هو المستعان

یہ دو کتب مستطاب

یعنے پنچی باجا المعروف منطق الطیر

و منگلن معہ فرہنگ جو حقیقتاً اسرار الٰہی و

رموزاتِ نامتناہی کے گنجینے ہیں کاتبوں کے

سہو کے سبب سے ان کے اکثر مقامات میں غلطی واقع ہو

گئی تھی سو عاصی غلام حسین نے نہایت محنت سے مطابق ان کے چند قابل

و عمدہ نسخوں سے ان نسخوں کو صحت تک پہنچا کر بڑی

تحقیقات کے ساتھ مطبع [illegible] میں

غلام [illegible] کے خوشخط سے

میر باقر علی کے

چھپوایا ہے

سنہ ۱۳ ہجری

متن منطق الطیر — حاشیہ میں منگلن

داخلہ نمبر	۸۷۸۱
فن نمبر	ح ۲۵۱
کتاب نمبر	~~۱۱۸۱~~ ۱۲۹۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر
حمد سوں حق کی بلند آواز کر

شوق سوں اپنا اچایک چہچہا
جو ہے ترلوک کے عالم لہا

گلشن وحدت ہے تیرا آشیان
احدیت کا راز سب تجھ پر عیان

واحدیت کا تجھے اسرار بار
تجھ پہ ہی واحدانیت کا راز وار

تو جہ جام عشق کا ہے می پرست
تو لیا ہے لذت جام الست

کیا کہوں ایسا حبیب شیریں سلوک
جائے تیری بات سنتے پیاس بھوک

تازہ کر اب تک زبان توحید سوں
دور کر ہے شرک اور تقلید سوں

پاک دل سوں یاد کر اس پاک کوں
جو دیا ہے جی اس مشتی بھر خاک کوں

نیستی سوں ہست کیتا یہ جہان
سات طبقاں دھرتری نوں آسمان

خالق جان صانع ہر جز و کل
جسکی پیدائش ہے یہ سب خار و گل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خار بولینے تو بے علت نہین | گل کو دیکھنے تو بے حکمت نہین
دوزخ و جنت نہین بے مصلحت | خوب ہی معلوم اسکو اسکی گت
کھول انکھیاں دیکھ یہ سب کائنات | کیا یہ حیوان کیا جمادی کیا نبات
کیا زمین کیا آسمان کیا چاند و سور | کیا رین کیا دیس کیا ظلمات و نور
فکر کر دیکھے تو کوئی بیکار نین | نین ہی ایسی شی جو پھر درکار نین
نا ہلے کوئی پات اسکے حکم باج | لیکن اسکو کیتی کچھ نین احتیاج
نا زن و فرزند اسکو نا مثال | ملک اسکا بے شریک و بے زوال
ہی منزہ رب سبحانہ پروردگار | نا دسے قدرت کو اسکے انت پار
بھیس مین تسکے کبھی دکھلائے دیس | دیس کا انسکو کبھی دیتا ہے بھیس
گرچہ ضد ہے اگ پانی خاک و باؤ | اسکی قدرت سون ہی جد دئین بھاؤ
او کیا جیکر سون آدم کا وجود | پس دلایا تس فرشتونسے سجود
جب ہوا نمرود مغروری سون مست | نیم جان مچھر نے کیتا اسکو پست
کیا عجب تیری سکت سون ای دھنی | ہو جنا سنگ سیہ نے اوتنی
تو دیا دو پھانک کر دریائے نیل | ہو گئی موسی کے لشکر کو سبیل
جب ابابیلان کو توں فرمان دیا | ابرہا کی فوج کو غارت کیا
توں کیا جب لطف سون اپنی نظر | اگ گلشن ہوئی خلیل اللہ پر
قدرت اپنی جب تو دکھلانے پہ آئے | گل گرے سو نا دھر کر جیو پائے

ی مطلق کو تون گویا کیا ۔ در سخن جتنی سب فصیحان نے لیا
بچارہ پچھی کات کریکھار کوٹ ۔ جی دیا جا رو نکوں نین یہہ بات جھوٹ
ای خدا تجھکو خدائی ساز وار ۔ جی ہے تیرے قدرتاں یوں بے شمار
کسکون اندازہ جو تجھ قدرت کو پائے ۔ آدمی یہاں ہوش و گوش اپنا گنوائے
کیا ہماری فکر کیا وہم و قیاس ۔ کیا گمان جو ہو سکین قدرت شناس
فکر اس کوچے منے حیران و دنگ ۔ عقل اس مارگ منے ہی کھنہ لنگ
کہاں یہہ ذرہ کہاں وہ خورشید منیر ۔ کہاں یہہ قطرہ کہاں وہ دریائے گھنیر
کہاں مچھر بچارہ اور سیمرغ کہاں ۔ کہاں زمین پاتال کی کہاں آسمان
کیا بچھتی اور کیا اسکی نظر ۔ ملک جم کا کیوں سکے اود یکھ کر
کیا یہہ قدرت نہیں ہی جسکو انت پار ۔ کس خدا کوئی کر سکے اسکا شمار
کیا زبان میری کہاں تیری ثنا ۔ آسمان بوستان سو کیونکر ماپنا
عجز بس ہے مجھ کو اس وادی منے ۔ وادی پر حیرت آبادی منے
عاقبت مین بندگی کی راہ سون ۔ پہنچو ہندہا ہون لا و الا اللہ سون
لا و الا اللہ کی برکت سون مجھ ۔ بہرور کر دین کی دولت سون مجھ
یا الٰہی لا و الا اللہ سون یہہ ۔ اس جہاں کا توشہ دے ہمراہ یہہ
لا و الا اللہ سون میری زبان ۔ کر کشادہ جس گھڑی ہو نزع جان
لا و الا اللہ کا دے مجھے سراغ ۔ نور مین میرے کہی جیون نور زاغ

کیا برا کلمہ محمد کا ہے تو / دست غیبی گنج سو جدکای تو

دے مجھے اس وقت سوں دستگاہ / جے تجھے دنیا و دولت پر نگاہ

لطف سوں ای دین و دنیا کے دھنی / کر مجھے گنج قناعت کا غنی

شوق میں اپنے مجھے سرگرم رکھ / دین اور دنیا میں میری شرم رکھ

بخش دے میرے گناہانکو تمام / بخشنا تیرے نزدیک نیں کچھ بھی کام

گرچہ ہیں میرے گناہونکو شمار / بس ہے تیرا فضل پاک ای کردگار

اُنکو میرے گناہان پر نظر / اُن نظر یارب اپس کے فضل پر

کیا سو ہیں ہوں رزق پروردہ ترا / صرف لی یک لگ پر گنہ پروردہ ترا

جیوں مجھے پالا ہی تیوں مت دے عذاب / نا دیا دے ہر وضع لکڑی کو آب

شیخ عطار آشنائے سوز و ساز / کیا کہے ہیں طرفہ نقل جان گداز

کس مسافر کوں ملیا کیں راہ زن / لوٹ لینکر اسکوں لایا گھر کدن

بعد ازاں لانے گیا بیگی سوں تیغ / تا سٹے سر کاٹ اسکا بیدریغ

از قضا بھوکا اتھا بیچارہ او / کادی روٹی اسے رہزن کی جو

ہاتھ لے کھاتا ہی روٹی جو لگن / لے کے آیا تیغ رہزن تو لگن

دیکھ کر پوچھن لگا رہزن کہ یو / کن دیا روٹی کہا تیرے مجھے جو

بعد ازاں او راہ زن شمشیر ست / پیش آیا عذر خواہی سوں نیت

کای مسافر جا تون اب آزاد ہے / مارنا روٹی کھلا بندا او جے

پس کہے ہین عاجزی سون شیخ تھا — ہای خداوند کریم مہربان

ہین تو تیرا رزق کھایا سب عمر — پس مجھے بھی فضل سون آزاد کر

یون دعا مانگے ہین گرچہ شیخ ابس — بخش دے وحید کون ای فریاد رس

در نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ای میرے پیارے پنچھی جیو کے سجن — بول میٹھے لب سون کچھ میٹھے بچن

ای شکر گفتار راوی بات کر — بات ہر یک جیون مٹھی یا بات کر

نعت سون احمد کے کھول اپنی زبان — پنچھی ہی وہ سیمرغ قاف لامکان

شاہ باز اوج ما زاغ البصر — ہدہد ایوان باغ ہشت در

بلبل گلزار فردوس برین — طوطی شیرین زبان طوبیٰ نشین

او رسول ہاشمی محبوب رب — سرور ملک عجم فخر عرب

صاحب معراج تاج انبیا — رہنمای اولیا و اصفیا

آفتاب شرع شمع بزم دین — نور عالم رحمۃ للعالمین

صدر عالم بادشاہ دو جہان — پیشوای آشکارا و نہان

بہترین و بہترین کائنات — سایۂ حق آفتاب نور ذات

جب پڑیا اُس نور کا روشن جھلک — صورت ہی لیا ملک و ملک

اصل موجودات انکا نور ہے — جس تی مخلوقات یو معمور ہے

نو ہین اُن کے ہے یو دونون جہان — سب یکندر یو جہان کیا او جہان

تو نبوت دو جہان کی اپو ہو نبی — الٰہی سر جہان کی اپو ہو نبی

پس ہوا واجب انھون پر حشر لگ — امتی کہلائے ان کے سب دو جگ

اج لگ ایسا نبی کوئی نین ہوا — گرچہ ہر جا ہر نبی ہر کین ہوا

حشر لگ ہوتا نہین ہے کوئی نبی — جسکی امت جز و کل ہوئی ہے سبھی

کوئی ایسا جی دو جگ فرمان تلے — ہر نبی ہر تھا ہر کین تھے و لے

تو نبوت ختم حق ان پر کیا — کی ہزاران معجزے ان کو دیا

جسکی انگلی کی اشارت سون چندر — ہو گیا دو پھانک نیلی چرخ پر

سو سیا دو نون کھویان کے درمیان — نقش تھا مہر نبوت کا عیان

دیکھ سیرت انکی اس امت منے — مسخ ملعون نین ہوا ملت منے

کافران پر بھی کیا نین حق عتاب — نین بٹھایا عہد مین انکے عذاب

گرچہ عیسیٰ قم باذن اللہ کر — گور سے مردے اٹھائے ہیں مگر

مصطفےٰ کے امتی بعضی فقیر — قم باذنی کر اٹھائے ہین جو جیر

کیا شرف یو جو کہے ہیں مصطفےٰ — عالم امت کے مرے ہین انبیا

حشر کے دن سب زبانان ای فلان — کوئی دینگے نا بجز انکی زبان

قرب کون انکے ہی او ادنیٰ مقام — کیا اچھے اس سے زیادہ والسلام

جان بچھیگا کس کا کسکون آسرا — آسرا ہے خواجہ ہر دو سرا

ای گناہگار امتان کے عذر خواہ — مانگ لے حق پاس میری بھی گناہ

8

جے جلا ہی بجھ تو بھی دو برح سوں ہوے — سرا و جدی کو ین بجھ باج کو ے

خطاب با ہدہد

واہ واہ ای ہدہد ہادے راہ — ہی تجھے معلوم ہر وادی کی راہ

ای صبا کے شہر پر تیرا گذر — لا سلیماں کو دیا توں خوش خبر

تا سلیماں کا ہوا توں راز دار — تو تجھے ہی تاجداری سبا زوار

گر ابس کے دیو کوں بیگی سوں بند — بعد از اں بت کر سلیماں سوں اثنہ

بند کرنا نیں جلگ اس دیو کوں — کب سلیماں سوں ملیگا جا کو توں

خطاب با موسیجہ

واہ واہ ای یار مشحم تجھ لے کنجن — ای میرے دل کے لگن جیو کے سجن

توں ابس کا جب سنا تا ہی گلا — ہو کے جاتا ہے مرا دل مبتلا

تا رسی اتی ہی ترا موسیچہ نام — تو کرے موسیٰ نمن حق سوں کلام

نفس کے فرعون کوں کر مار چور — آبتر ان میقاد سوں ہو مرد طور

پس کلام بے زبان دے بے خروش — کان سوں سن ہو سمجھ بے فہم و ہوش

خطاب با سعود

واہ واہ ای بھائی راد ین واہ واہ — ای مرے جیو کے اسادیں واہ واہ

واہ واہ پیارے تجھی طوبی النشین — تن پو حلہ گلیں طوق آ ہنین

گر ادل نمرود کوں اپنے ذلیل — پس لگن میں تیتھ جا کر جوں خلیل

تونہی ایسی شراب میں ہے

توں نہی ایسی آفتاب میں ہے

تو حیلہ دیکھ

نفس کے نمرود کوں توں چھوڑ کر	نین اگن کا ایک ذرہ تجھکوں ڈر
جب تجے اس نمرود سوں فارغ ہوئے	الکیوں نہ طاق آہیں تجھکوں ہوئے

خطاب باطوطی

واہ واہ ای مست کبک خوش خرام	واہ واہ ای عشق کے سرمست جام
مار اس پربت میں ایسا قہقہہ	جے پڑے ساتوں گگن میں چھچھہ
کاڑ اس پربت سے تن کو دکھ میں	تا بہتر سا دل ترا اتنی جنے
آوے جب وو اونتی تیر مندھر	کالویاں سوں پائیگا توں شہد و قند
بس خوشی سوں اونتی آگے چلا	تا کر صالح آئیں آگے پیشوا

خطاب باکبک

واہ واہ ای شاہ باز تیز خشم	بند کب لگ توں رہیگا تیز چشم
نامۂ عشق ازل کوں گل سوں بند	بعد ازاں کر بت سلیمان سوں اسند
عشق مادر زاد کر دل سوں بدل	تا ابد آوے نظر میں اور ازل
چار بھانسے اپنے تن کے توڑ ڈال	بعد ازاں جا غار وحدت کا سنبھال
جب ترا دل غار میں پکڑے قرار	صدر عالم ہوئے تجھکوں یار غار

خطاب باشہباز

خوش خوش ای دراج الست	جام سے قالو بلا کے مست
توں سنیا ہے جو کہ آواز الست	مست بلا کے نفس کا ہو زبردست

کم بجا بدنان امیں ہو آکوں جانی
کی جھلبد توں جن ربجا یحی جانا
ان کھاک فریدی دیا ہے
قی ذ سوں بؤ نوں نکار کیا ہے

تو بلا ہی تجھکوں گرداب بلا	اِس بلا سوں غوب ہے کرنا گلا
نفس کوں عیشی کے نمنی توں جلا	راگ سوں کدِل کے درپن جلا
جب کرینگا یوں جلا کر نفس خاک	پیشوا ادینگے روح اللہ پاک

خطاب با دُراج و بلبل

واہ واہ ای بلبل گلزار عشق	واہ واہ ای تیجھے بیمار عشق
شوق سوں دِل کے ذرہ مرغول اُٹھ	درد دِل میٹھے صدا سوں بول اُٹھ
ایکدم الحان داؤدی اُچا	جیو کوں جاگ کے کر اِس کا مبتلا
ذرہ داؤدی کا ہے خواہش اگر	اِس لوہے کے نفس کوں جوں موم کر
جب لوہا ہوئے موم نمنی ہوئے نرم	عشق منِ تو آوے جوں داؤد گرم

خطاب با طاؤس

واہ واہ ای مور زبان بہشت	غم سوں یکدم کیوں اُٹھ تو خوش سرشت
سانپ کے سنگ نے کیا ہے تجھکوں خوار	تا پڑیا ہے دور توں جنت سوں بھار
نفس نے کیتا ہے تیرا دل سیاہ	گم کیا ہے سدرۂ طوبیٰ کی راہ
جب لگوں ماریا نہیں اِس مار کوں	پائیگا توں کیوں خدا اسرار کوں
مار ڈالیگا توں جب یو مار زشت	پائیگا آدم کی سنگت سوں بہشت

خطاب با بتی

واہ واہ ای تیز رو تجھ تیر	ہی تیرا دل نور کے چشمے سوں سیر

بنیا ہمیں پوری زر بازار
جن کوں رکھیا ہی اوجہ بدار
کیتا ہی جی نہ جیونے سنسیر جن
اس بیار سوں آدمی کے اتین
نہ دکھایا ہے بانی
یو ذرت سے کیا چکر ہے معانی
تن کوں تلاو تن کو ملی
کھیلا اپنے اوزکار الٰہی

دھن سرکھنا بن ادنی ہے
جن کوں سر نیا تیا ہے
سیج کوں دانہ کل اٹھیا
اتن کوں آس کی بھانت

توں سو ظلمت کے کوئے میں بند ہے	تر زاند بھار اوز جان سرکند ہے
اس کوئے سوں نینگی اَبس کون نکال	تر ہے روحانی اجالے کا خیال
اس کوئے سوں بھار یوسف نمن	مصر میں یوسف سا اپنا کر وطن
ہوئیگا جب مصر کا توں بادشاہ	پائیگا مجلس منے یوسف کی راہ

خطاب با قمری

واہ واہ ای قمری دستانہ ہو	تجھ عجب تیرا ہی یو آواز ہو
ہونکو مغرور اِس آواز پر	دم پکڑ رہ جی پنے کون ترک کر
جب ہیگا دم پکڑ مچھلی نمن	کر سکینگا قعر دریا میں وطن
قعر دریا کیا ہے دنیا بیوفا	دیکھتا ہے جستی توں سو سو جفا
ہوئیگا جب اسکے موجان سوں خلاص	مونس یونس کرینگے تجھکو خاص

خطاب با فاختہ

واہ واہ ای فاختہ شیرین صدا	توں کرے ہت حق کا اتھر کو صدا
ہے تری گردن میں جو طوق وفا	بیوفائی سوں نکر کھلا جفا
گر خودی سوں ہی تجھے یک مو خبر	بیوفا سمجھینگے تجھکون سربسر
گر خودی سوں بھار بیخود ہوکے جا	بعد ازاں معنی طرف توں لے لجا
ہوئیگا جب تجھکون معنی میں ثبات	لا کو دیوینگے تجھے آب حیات

خطاب با باز سفید

Checked
1987

واہ واہ ای باز کے جلے واہ وا | رہے ہیں تیرے دلمین مولا کی ہوا
کسی سب چھوڑ دیے ہو سر نگون | درد سون کر اپنے دلکون غرق خون
کر تجھے ہی ہمت معنی بلند | دلکون اس مردار دنیا سون نہ بند
نا دنیا پر نا عقبا پر نگاہ | رکھ نبران سر پر بزرگی کا کلاہ
جائیگا دونون جہان سے جب گذر | بیٹھ ذو القرنین کے جا ماتھے پر

خطاب بامرغ زرین

واہ واہ ای مرغ زرین واہ وا | واہوا ای آتشین ساز و لوا
جو کچھ مانگے آئے دے اسکون صلا | مو تجھ کر چک جیوتی جگ سون کر گلا
جان دالیگا جو کچھ ہوئی ہے جب | حق کی معانی مانگے آدینگی تب
جب ہوا تون واقف اسرار حق | کر اسکون واقف درگاہ حق
جب ہوا تون کام مین حق کے تمام | تون نرہ سے حق رسیگہ والسلام

آغاز کتاب پنچھی باچا

یکدن سب جگ کے جاں جانور | مل کے بیٹھے جمع ہو یک ٹھار پر
شوق سون دل کے لگے مرغولنے | یک بیکستی راز دل کا کھولنے
ناگہاں باتو نمن نکلی بات یون | جے نکھیا تھا بادشاہ کوئی سوکون
ہی ہر یک فرقے مین ہر یک بادشاہ | مین ہمنکو بادشاہ نہ کیا گناہ
بادشاہ نین سو ہمین اسکے کدہن | کام اگر کچھ ہو دے تو کس پاس جانیں

یہہ جہان تو نین ہے بے خوف و خطر — الحذر خوف و خطر سون الحذر

کوئی زبردستی کرے تو بہانین کان — داد اپنے رنج و غم کا پائین کان

کیون بچے دکھوال بن بکریان ہند — باج مالی باغ مین پرتا ہے کھند

ای دریغا بادشاہ نین کیا کرین — ونیس اپسی کی زندگی کی کیون بھرین

اسرا نین سو کرین کیون زندگی — جکمین ہے یو زندگی شرمندگی

اسو خا بچھانے کیتے سب بچار — بول اُتھا ایسے مین ہُدہُد نامدار

ای عزیزان بات یو کرتے ہین کیا — دلمین جیبے سواس یو دھرتے ہین کیا

کئی پڑے ہین اسو خا غفلت منے — کفر ہے یو ملک اور ملت منے

کو سون توبہ کرو توبہ کرو — بادشاہ کی ذات مین شک نا دھرو

بادشاہ کو نین کنا کیا بات ہے — وو سو ہے قیوم اُسکی ذات ہے

وو تمہارے باج کچھ محتاج نین — بادشاہ کو نین کنا جائز نہین

بادشاہ کو نین کنا نین ہے روا — یہہ تمہاری بات ہے باد ہوا

بادشاہ کو نین کنا واجب نہین — وو سو ہے برحق ولے طالب نہین

گر نہین اس بات کی تمنا خبر — بات میری ٹک سنو جیکان دھر

مین بچھانا ہون اپس کے شاہ کون — ڈھونڈ کر پایا ہون اُس درگاہ کون

کئی مدت لگ مین سلیمان کے سنگات — صدق سون حاضر رہا ہون دیس رات

نین ہوا یک تل حضوری سون جدا — راز دان خاصکا ہوا ہون مین سدا

وو مجھے اپنا بندہ سمجھے مدام — مین اچھون اسکا سدا جی سے غلام
اور ہے ناباج تیرے یک نفس — مجھ سنگھی ہد ہد کون اتنا قدر اب
تو لئے ہین مجھکو پیک نامہ بر — مین گیا شہر صبا کون مار پر
مین سلیمان کا لجایا خط شتاب — لا دیا بلقیس کا پھر مین جواب
تو دیا مجھکون نشان اس شاہ کا — شاہ یعنے سایۂ اللہ کا
تو پوچھا ہون شہ کو مین تحقیق کر — بات یو دلمین رکھو تصدیق کر
کیا کرون جو کوئی مجھے ہمراہ مین — شوق سون میرے تو کوئی آگاہ نین
جے تمھین سنگتے ہین چلنے میرے سنگ — مین یہ حاضر کھڑا ہون بند تنگ
جے تمھین منگتے ہین شہ کی تو خبر — مین یہ حاضر کھڑا ہون بند کمر
تنگ مستعدی کرو چلنے بدل — جب لگون آئین گھڑی سر پر اجل
پردۂ غفلت سون آنا بھار آب — جیب سون کرنا ہی تک اقرار اب
بادشاہ ہی وو ہمارا اپنی خلاف — سات دریا پار یعنے کوہ قاف
ہی سچی سیمرغ اسکا نام پاک — عاشقان کا ہے گریبان جستی چاک
ہی کہ گرداں سون پرے در میان — نا اندیشہ جا سکے نا زکر دھان
نور اور ظلمت کے اسکون کی حجاب — یہ عجب جو ہے اپلے اوپلے نقاب
اسکون نا کوئی پائے بجز از جان پاک — عقل اس وادی منے ہی بہت ہلاک
عشق بن اسکا کوئی نا جا سکے — بے نشان کا کوئی نشان کیا پا سکے

ناکسے معلوم ہے اسکا کمال ۔۔۔ فکر عاجز وہم کون کیا ہے مجال

فہم اسکے بوجھہ مین حیران ہے ۔۔۔ عقل اِس کارک مین سرگردان ہے

عشق کے چھندو پھلی مین جیب پھرین ۔۔۔ لکی ہزاران سیس جون چندولین

بسکہ مارک بحرو برکا ہے دراز ۔۔۔ بو الہوس باتان مین ہوتا ہی دراز

سخت اُس مارک کون ہوتا شیر مرد ۔۔۔ جن کہی سو سب اجائے اِتنا رنج و درد

نا رکھے جو دلمین پروا جان کا ۔۔۔ وو سچا ہے مرد اُس میدان کا

جبو تو جانا باج کیا آتا ہے کام ۔۔۔ بات کیا زیادہ ہی کہتی والسلام

سوال کردن مرغان از ہدہد

بعد ازان سگلی پنچھی شیرین مقال ۔۔۔ ہدہد ہادی سون یون کیتے سوال

ہی اگر سیمرغ شاہ بے نشان ۔۔۔ بے نشانکا کیون نشان پایا جہان

مرغ زیرک نے دیا تب یون جواب ۔۔۔ ایک دِن کتن بادشہ عالی جناب

خوش اُڑا جاتا اتھا اسمان پر ۔۔۔ جھڑ پڑیا بازو سے اُسکے ایک پر

دیکھ کر اِس پر کون سگلی خاص و عام ۔۔۔ فکر سون تصویر کھینچے با التمام

بے تفاوت صورتِ سیمرغ سب ۔۔۔ جگ منے پیدا کئے نقشِ عجب

ایک پر کا یو سگل پرکار ہی ۔۔۔ نقش کا سیمرغ کے آثار ہے

دیکھ اُسے عالم ہوا ہی مبتلا ۔۔۔ ہی اجھون اسکا جہا نمین غلغلا

یو نبی کا قول ہے اِس دین مین ۔۔۔ علم سیکنا گرچہ ہووے چین مین

یہان تو دستاہی تمھاری عزیز ۔ یک ذرہ کرنا ہے تک فکر و تمیز

علم تو ظاہر نہ تھا اُس وقت پر ۔ صرف و نحو و فقہ و تفسیر و خبر

کون سا وہ علم ہے اپنا شعور ۔ ڈھونڈ بھیجے جانا جیسے اتنا ضرور

چھوڑ دے اسبات کون وحدی اتا ۔ بول تون اُنگے اپس کا مدعا

جیوں قصہ مدنے یوں ظاہر کیا ۔ بات کو اسبات پر آخر کیا

اے عزیزاں جو تھیں ہیں مرد راہ ۔ بات لگنا کچھ اگر ہے عشق شاہ

بعد ازان سگلی بھی اسبات سوں ۔ صبر ہوش اپنا گنوائے ہات سوں

ہر کسی کے دل منے بے اختیار ۔ عشق نے سیمرغ کا پکڑیا قرار

متفق ہو عزم کیتے راہ کا ۔ شوق پکڑے شاہ کی درگاہ کا

لیکن آخر دیکھ کر مارگ کٹھن ۔ ہیں دسیا حیلہ کیسے کچھ عذر بن

ہر جا در عذر ہر یک بات کا ۔ درمیان لانے لگے ہر صفات کا

عذر آوردن بلبل

سوں کیتی عذر بلبل نے اول ۔ ہے مجھے ہیں پھول بن یک لحظ کل

معتبر ہیں میرے بھی سچ گو گل ۔ بلکہ بال بال ہے سب تن ہیں گل

عشق گل سوں بندہی نت چت مرا ۔ ہیں ہے دوجی بات ہرگز مت مرا

جگ منے غوغا ہے میرے عشق کا ۔ کچھ عجب سودا ہے میرے عشق کا

نانک میری جگی ہے جو کدھن ۔ خلق میں مشہور ہے میری لگن

کسکون ہی میرے من سوں داے عشق — کون ہی مجھ ساز کا سوا اے عشق
ہی ہر ایک گلزار مجھ سوں پرخروش — عاشقاں کے دل منے میرا ہی جوش
عشق جب مجھ دل لاتا ہی زور — دل مرا دیدار من کرتا ہی شور
کان ہی داؤد جیسا مبتلا — جو سنا دوں ہیں اسے اپنا گلا
نغمہ داؤد سوں پاچون زبور — کر سکوں عشاق کا دل چور چور
ہی ہر ایک میرے سخن کا تازہ راز — ہوے ہیں سب رگاں جون تار ساز
حیف کوئی اس راز کا محرم نہیں — ساز اور آواز کا محرم نہیں
کان دھر آواز میرا جن سنے — مست و بیخود ہو اس کا سر دھنے
کھولتا ہی جب مرا معشوق لب — دل مرا سینے منے کھلتا ہی تب
باس اس معشوق کی ہیں پاؤں جب — شوق سوں پرواز کر جاؤں ہاں
جب گھڑی گلشن منے کھلتا ہی پھول — دل مرا مستی منے تب جاتا ہی پھول
جب نکل جاتا ہی گلشن سوں بہار — جیو مرا تب غم سوں ہووے داغدار
خوش نہیں لگتا مجھے پھر بولنا — زہر دستا ہی مجھے لب کھولنا
گل بہا لب کھولتا مجھ نا سہائے — راز بلبل گل بنا کوئی کیونکر پائے
چھوڑ کر ہیں پھول بن جاؤں کہاں — ڈھونڈھ کر سیمرغ کوں پاؤں کہاں
عشق گل مجھ ناتوان بلبل کو بس — کیا مجھے سیمرغ کی لایق ہوس
ہیں کہاں سیمرغ کی درگاہ کہاں — مجھ کوں اس کی بارگہ لگ رہے کہاں

در صفت معراج

طی کروں میں کس طرح راہ دراز ۔ کہاں سوں پاؤں بات کا مین برگ ساز

برگ میری بات کا صد برگ بس ۔ دیکھنے جسکو پڑے دل میں ہوس

بس ہی میرے جی کوں عشق ہوئے گل ۔ مغز میں میرے ہی کافی بوئے گل

جواب دادن ہدہد

بعد ازاں ہدہد نے یوں دیتا جواب ۔ عشق نے گل کے کیا تجھ کوں خراب

جانتی نیں توں کہ گل ہے بے وفا ۔ بیوفا سوں جیو لگانا کیا نفا

خوب تر ہر چند ہی گل کا جمال ۔ لاکن اسکوں آئے ہفتے میں زوال

حسن میں جسکے خلل آوے شتاب ۔ کاملاں کو عشق اسکا نیں صواب

چھوڑ دے ای نام گل جے ہر سحر ۔ تجھ کو خوش ہنستا ہی ہو کر جانور

عاقبت گل دکھ دکھاویگا تجھے ۔ عشق یہ گل کا رلاویگا تجھے

حکایت درویشی کہ بر دختر بادشاہ عاشق شدہ بود

نقل کرتے ہیں کہ تھا کوئی بادشاہ ۔ ایک بیٹی تھی اسے جوں رشک ماہ

خوش لچھن سندر نہایت صاحب جمال ۔ زلف دل کا دام اور دانہ سو خال

فتنہ غمزہ میں رہزن نک ادا ۔ عاشقاں ماریے جیتی سدا

لب میں امرت مکھ منے آب حیات ۔ بات سوں اسکے گلے شرمنوں نبات

سور سے مکھ کی تھی جب روشنی ۔ ہو رہے تب خلق عالم درسنی

از قضا ایک روز او خوش سازنار ۔ شہر کوں نکلی اتھی کین ہو سوار

ناگہاں مارگ منے کوئی یک فقیر — دیکھ کر اسکوں ہوا اِسمیں اسیر

چاند سی مکھ کی نظر آئی جو حور — ہور ہا درویش لیوے اسکا چکور

ہاتھ میں روٹی اتھی آدھی سوکھی — گر پڑی اُس ہاتھ سوں دیکھے وقت کیں

یہ نہ سُند رمکھ دیکھ اُسکا سکتا — جلد تر اُنگے سوں گئی گھوڑا دو تا

اُس نبی کوں دیکھ کر او بے نوا — دُکھ لیو دِل کا اثر سمجھا نوا

عشق کے بس میں پڑا آزاد مرد — ہور ہا یکبارگی سُد بُد سوں فرد

نیم جان جو تھا اُسے اور نیم توت — ہاتھ سوں دونوں گنوا ڈالا تُرت

پھاڑ کپڑے سٹ دِیا تن کی رلجا — ڈھول اُسکے عشق کا جگ میں بجا

غم منے جھڑنے لگا نت رات دیس — تج گیا تن بدگئی سرپر کی کیس

نا اُسے کھانے کا اور پینے کا ہوش — یاد کر دھن کوں کرے نت تجھ خروش

یوں چہ گندرے دکھ میں اُسکو سات سال — سوکھ جا کر تن ہوا اُسکا تری مثال

مدعی اُس راز کا سُنکر خبر — سیس پر درویش کے باندھا کمر

ناگہاں یہ بات دھن پر ہوئی عیاں — تو گدا کوں اُن بلا لیتی نہاں

کانمیں اُسکے کہی ای بے نوا — میں کہاں اور توں کہاں ای واہ

اُٹھ ابا توں بیگ جا یہاں سوں نکل — میں تو تیرے جی پہ آیا ہی خلل

اب رقیباں ناگہاں کیں سعی ملائیں — کاٹ سر تیرا تجھے لہو میں نہلائیں

بعد ازاں دیا گدا نے یوں جواب — میں ابا کچھ زندگی سوں مجھکوں لاب

دھوستا ہوں میں تو اس دن جیوں دست	دیکھ کر تجھ کوں ہوا جس وقت مست
اب مرا یک عرض ہے سچ بول توں	کیوں نہیں سچی اس روز میرا دیکھیوں
جواب دیتی بعد ازاں وو لب شکر	میں نہیں ہے تیرے خیال خام پر
ہے کہاں میں شاہزادی توں کہاں	جب گنوایا ہاتھ کا بھی قوت جان
یہہ سخن اس سنگدل کا جوں کہ تیر	لگا سو یلیں جی دینا فقیر

عذر گوی دن الطی

ایتا لیتن بعد ازاں وو لب شکر	تن پو بانا سبز گل میں طوق زر
چونچ جن یا قوت لب جوں پانچ جوش	رشک کھاوے جسکے پرسوں پانچ جوش
لعل سوں اپنے سیتا گوہر بکھیر	شہد سے لبھن کیا شکر کی ڈھیر
عذر خواہی سوں اول درپیش آ	پس کہا ہدہد کوں توں ای پیشوا
کیا کہوں میں تجھ کہا جاتا نہیں	چپ رہوں تو چپ رہا جاتا نہیں
بولتا ہوں تو رکھیں پنجرے میں ڈال	دم بکڑ رہنا تو دستا ہے محال
گرچہ ہے مجھ خضر کا تن پر لباس	خضر کے چشمے کی لی ہوی مجھ کو آس
پائیگا جس دن مجھے آب حیات	آرزو دو لگا لگیگا مجھکوں بات
پائیگا جس روز او چشمہ مجھے	سوں میرے جی کا سب اس دن بجھے
بس ہے مجھ کو خضر کے چشمے سوں آب	کاں مجھے سیمرغ کے ملنے کی تاب

جواب دادن ہدہد

بول لیا ہدہد کہ ای نامرد توں / دل اپس کا کیوں بندھایی نیہ سوں

جی تو جانا باج کیا کام آئیگا / کیا نفع اس جیو نے کا پائیگا

جان فدا جاناں پہ کر مرداں نمن / تن منے کب لگ کریگا جیو جتن

وار سٹ اس جیو کوں یک پر یار کے / رکھ نہیں کچھ جیو کوں بن دلدار کے

حکایت سوال و جواب خضر علیہ السلام و مرد دیوانہ

ایک دیوانہ اتھا عالی مقام / خضر اس سے یوں ہوئے کین ہمکلام

شوق ہی کچھ سنگ کا میرے تجھے / ہچ نے بولا یو تو نا ہونا مجھے

تم پیے ہیں نیر امرت کا رکچھل / اس کرنے ہیں بہت جیسے بدل

ہیں تو اپنے جی بولایا ہوں اُدھار / کب کرونگا جیو کوں جاناں پر نثار

تم منگے کرنے اپس کا جی جتن / ہیں منگوں ہونے شہید بے کفن

پس مجھے تمنا سوں اب دوری بھلی / بلکہ یہہ دوری نت یوری بھلی

عذر آوردن طاؤس

مور آیا بعد ازاں اپس سنوار / جسکے ہر یک پر منے لکی نقش و نگار

ناز سوں پکیک انگے دھرنے لگا / جلوہ عاروسی نمن کرنے لگا

او جو ہدہد کے اول آیا نزدیک / یاد کر فردوس کوں رویا ادیک

بعد ازاں بولا کہ مجھ سوں یک گناہ / بہشت میں صادر ہوا ہے آہ آہ

بھار ڈالا ہے مجھے تس تی ہنوز / ہی مجھے اس فوز سوں سینے میں سوز

گرچہ ہین جبریل ہون پنکھیان کیرا — شرمندہ استی ہے اب لگ جی مرا

یاد جب فردوس کا آتا ہے باغ — جان و تن ہوتا ہی سگلا باغ باغ

کان سون ہین یاری لگایا مار سون — جو پڑا ہون دور حق کی پیار سون

جو چھپیا ہی اتھر سون میرا وطن — رات و دن روتا ہون آدم کی نمن

ہی اتا یہہ آرزو میری بدھان — جو مجھے لیجائے کوئی میرے ٹھکان

ہین اتا سیمرغ کا پروا مجھے — بس ہے جنت بیچ یک گہ جا مجھے

جواب دادن ہدہد

بس کہا ہدہد کہ سن رے ای گنوار — بادشاہ کے گھر ہین تو منگتا ہی ٹھار

کیون ملیگا گھر تجھے جب شاہ کا — ہوویگا کیون محرم اس درگاہ کا

جا اول تون بادشاہ کا ہو نفر — بعد ازان جا دیکھ اسکا دار و گھر

گھر دھنی کے باج کو کیا کام آئے — کوئی خالی گھر ہین کیا آرام پائے

کیا بڑا گھر کیا ہتا کیا جزو و کل — ہین دھنی کے باج یو سب بےوصول

کیا ہی جنت ایک گھر خالی پڑا — گرچہ دستا ہی تجھے خالی پڑا

گھر اگر ہوتا تو جا دھنڈلے دھنی — پاک مطلق نام ہی جسکا غنی

تو بہشت اسکا ہی یک ادنی مقام — گرچہ نین ہی کوئی مکان اسکا مقام

کیون عبث ڈھنڈتا ہی جنت مین گھر — کرنکو اعلی سون ادنی پر نظر

حکایت

ایک شاگرد تھا کہیں جا کمال
وہ کیا استاد سون اپنے سوال

حضرت آدم تھے حق کے خاص جیون
بھار ڈالے انکو بہشت سون کیون

پس کہا استاد نے شاگرد ست
اصل مین تھی ئی بزرگ آدم کی ذات

جب تھے فردوس پر تک سا نظر
غیب کی ہاتف نے یون بولا خبر

غیر کون جو کوئی لوے مجھکون چھوڑ تو
مکھ پس کا لیویگین استی مرد تو

چھین لیون جو کچھ اچھے سو بیدرنگ
ہی میری غیرت منے ناموس ننگ

جسکون میرے باج کسکا دم اچھے
اسکون دکھ دیون گرچہ آدم اچھے

ہین اگر جنت مین میرا راز دار
سر پہ اسکے لاستون غم کے پہاڑ

جا جانا سون ملالے ای سجان
بلکہ ستھ جانان یہ اپنا آجان

عذر او مردن بدخ

ائی بط تھا دھو کے پانی سون نکل
یہین کپڑے پاک تر اچھے اجھل

بات کاری جواجو نلک ہے کہان
تجھ سر رکھا پاک دامن جہان

سب نکھیاں ہو میں ظاہر پاک تن
پاک جامہ پاک جا کہہ پاک من

مین چلون جیون اولیا پانی لب
گر کرامت کوئی کرین تجھ سون طلب

فیکر پانی سو تجھ ہے میرا جنم
تا رہیون پانی بنا مین ایکدم

کچھ اگر غم دل مین میرے آئے جب
دیکھتے پانی کون ہو جاتا ہے سب

تازگی پانی سون ہے مجھ کو مدام
مین چلون جیسے کی پکتین ای نیکنام

الکیا ہی کام تجھہ کون نیر سون ‌ ‌ نیر بن تو جیو رکھون کیون دھیر من
نیر سون بیشک ہے عالم کا حیات ‌ ‌ کیون ستون اُس نیر سون نیں دھوکے ہات
نیں بیابان پر مجھے چلنے کے پک ‌ ‌ چل سکون مین کسو خا سیمرغ لگ
جسکون ہووے ابتدا سو حال یون ‌ ‌ اور کہو سیمرغ لگ آبے سو کیون

جواب دادن ہد ہد

پس کہیا ہد ہد کہ ای پانی میت ‌ ‌ ابو بندھی ہوا سو جا پانی سون پیت
چھند کیون پکڑے ہے توں پانی کر ‌ ‌ نیں رہا مکھہ پر ترے پانی ذرا
گند ایس کا ہر کوئی پانی سون دھوے ‌ ‌ تجھ کون اُس پانی سون اگلا گند ہووے
گھٹ بھری بندتی ہیں پانی سات دل ‌ ‌ گھٹ بھرا توں ہے تو جا پانی سے مل
پاک پانی کے نمن توں کو لگوں ‌ ‌ گھٹ بھرونگا کب تلک دیکھینگا موں
گر نہیں باور تو ٹک کرنا قیاس ‌ ‌ ابون گندی مچھلی نمن تیری ہے باس

حکایت شخص دیوانہ

ایک دیوانہ جسے سکھا کی گت ‌ ‌ کوئی پوچھا اسکون تو کیا ہے جگت
جواب دیتا وہ کہ یہہ دھرتی فلک ‌ ‌ عرش کرسی آدمی جن و ملک
ایک قطرہ کا ہی یہہ نقش و نگار ‌ ‌ ایک قطرے سے ہوا سب آشکار
ایک بند پانی سو ہے سب کا جماؤ ‌ ‌ ایک بند پانی سے ہے ساتون دریاؤ
کیا ہے یہہ دھرتی سو پانی پر نگار ‌ ‌ نقش کون پانی کے نیں کچھ اعتبار

سخت بے بنیاد ہی یہہ نقش آب | ہو ویگا یہہ نقش ایک پل مین خراب
تون نکو دل باندھ اِس کا آب سون | کر حذر اِس بات کی اِسبات سون

عذر آوردن کبک

کبک خوش رفتار آئی بعد ازان | دل سون حزم و مکھ سون جیندان اشادمان
لعل جیسی چونچ جگ مانگ یمن | بات کرتے جھڑ پڑے مکھ سون رتن
ناگہان پربت سون خوش آئی اُتر | پس کہا ہدہد سون ای عالی گہر
ہی مجھے دراصل گوہر سون لگن | لعل کے عشقون ہوا ہون کوہ کن
رات دن مجھکون ہی گوہر کی تلاش | راز میرا ہو گیا ہی جگ مین فاش
لعل کی آتش تری ہی دل منے | سنگ گل جاتا ہی جستی تل منے
کیا ہی میری بھوکھ جون یک دو کنکر | بس ہے میری پیاس کون آب گہر
اِس اُپر یا ہین جکون الیاقوت ہے | کیون مجھ خون رگ یاقوت ہے
جب سون گوہر کا پڑیا ہی حلین تاب | دین کون بنلا دے مجھ آفتاب
تو گہر ڈھنڈھتا ہون مین رات دن | مین ہی جکون صبر یک تل ایک چھن
نہات گئی ہی بھوکھ اور اُڑ گئی ہے خواب | دل ترا ہی کشمکش مین جون طناب
عشق کا گوہر اگر نین جس کسے | وو نو مجکون جسم بے جوہر دسے
جسم بے جوہر کہو کیا کام آئے | زندگی ناچیز ہے اُسکی تمام
مین تو ہون عشق گہر کی می سون مست | جانتے ہین مجھ کون سب گوہر پرست

نین ہے گوہر باج مجھکون جستجو	جیب پر میرے ہے نت یہہ گفتگو
غم سون گوہر کے ہی یہہ جیو مبتلا	جی کے دکھ سون دل ہے یک لہو کا ڈلا
اب ہی مجھکون لعل و گوہر کا خیال	کر چیا سیمرغ کا توڑن وصال
نین کہان سیمرغ کی درگہہ کہان	ہر گدا کون بادشاہ لگ رہ کہان

جواب دادن ہدہد

بول اتھا اس بعد ہدہد بید رنگ	کیا سبب کرتا ہی اتنا عذر لنگ
کیا سبب کھاتا ہی یون خون جگر	رنگ گوہر دیکھ کر ای بدگہر
کیا ہی گوہر اصل مین رنگین کہان	رنگ سے تون بھول مت ای ناپیجان
جو کہین جا دے نکل کر استی رنگ	سنگ کا آخر ہیگا تجھ کون سنگ
طالبی تو رنگ کون ڈھونڈتا نہین	جوہری تو سنگ کون ڈھونڈتا نہین

حکایت حضرت سلیمان علیہ السلام

سن جہان مین ایک او گوہر اتھا	جو سلیمان کی انگوٹھی پر اتھا
جو کدھن جسکا پڑیا تھا جگ پہ تانگ	سو نگینہ اصل مین تھا پاؤ دانگ
جب سلیمان پائے او انگشتری	آئے سب فرمان مین جن و پری
تخت کی فرسنگ کا حاضر ہوا	حکم سون ان کے چلے نت بر ہوا
بعد ازان وو بادشاہ نامدار	دیکھ اس عظمت کون یون کیتے بچار
سب کرامت اس نگ تی ہی سمجھے	جو نگون سون ہووے حاضر شی مجھے

گر ہوتا پاس میرے او کنکر کان سون ہوتا مجھکون اتنا کروفر

کیا کرون مین اِس کنکر کا اعتبار تا دِسے مجھکون تون ہرگز پایدار

یہہ کنکر مجھکون تو سیتی نا بچھائے مین جسے سیوت سواد کیا کام آئے

کام نا آتا دِسے یہہ ملک مال دے تجھے یارب تون ملک بے زوال

باوجود بس خوف کے اُس شاہ کون دولت دُنیا نے ماری راہ کون

تا سگل پیغمبران کے بعد آئین پانچ سو برسا تکون جاوے بہشت مین

یہہ گہر جیون سنگ ہے تیون سنگ نکو جان جانا باج بھی کچھ منگ نکو

کیا گہر کون تون کریگا ای عجب جوہری کا دِلمین دایم دھر طلب

تو کنکر اُس شہ سون جب ایسا کرے پس کہو تجھ کیک سون کیسا کرے

عذر آوردن ہُما

بعد ازان آیا ہُما با کرّو فر چھانون جسکی بادشاہانکا چھتر

تو لنے لاگا کہ ای پنچھی ہون مین لالچی بھی کس پنچھیان کے سار نین

اصل مین دھرتا ہون مین ہمت بلند گوشۂ عُزلت مین کرتا ہون انند

نفس کون اپنے رکھا ہون خوار کر تو دِیا عزت مجھے حق پیار کر

جب منگے یہہ نفس یک دو روز آر جانکر اُسکون گنا دیتا ہون مار

ہے ذمن اُسکون سمجھتا ہون ذلیل بس ہے مجھکون یہہ بزرگی کی دلیل

جانتے ہین جو ہما میرا سے نانون پس ہما تون کیون نہوے میری چھانون

ار فریدون ہی وگر جمشید شاہ	چھاؤں سوں میرے ہوئے ہیں بادشاہ
سایہ پرورده ہیں میرے سب ملوک	کب لطافت سوں ہوئے میرا سلوک
بادشاہاں خوش ہیں میرے نام سوں	بادشاہی پائیں میرے چھاؤں سوں
ہوئے کب سیمرغ کا پروا مجھے	کیا سبب اسکا اچھے سودا مجھے

جواب دادن ہُد ہُد

پر کہا ہدہد نے ای نفس غرور	چھاؤں اپنی دور کر جا یہاں سوں شتر
کیوں کتا تجھ صاحب دولت اقبال	ہی گتے کے ہمنی تون ہدہد خوشحال
نا پڑے یہ چھاؤں تیری کسی آج	کاشکے ہوتا تجھے ہاروں سوں لاج
فرض کیا میں کہ جگ کے بادشاہ	ہووے تیری چھاؤں سوں عالم پناہ
لیکن آخر بادشاہی کے سبب	جا پڑینگے دکھ منے محشر کے سب
کر ہوتی چھاؤں میری کسپو آہ	کیوں بلائیں جاکے پڑتے بادشاہ

حکایت سلطان محمود

رفعا محمود سلطان کوں سِرِنے	ایک نے دیکھا کہیں سپنے منے
پس پوچھا استی اُنے رازِ نہان	کیا ہے ای سلطان تیرا حال یہاں
جواب دیتا اُن کر مجھ دکھ دے نکو	نا توں سلطان کر کے میرا لے نکو
نو لتے ہیں یو عبث لوگاں غلط	مجھ بچارے کو جو جپے سلطان غلط
نو لنا سلطان اسے ہی سزاوار	سلطنت ہی جسکی دایم برقرار

میں تو یک بندہ پریشان تھا سون آج
نام سلطانی سون ہے لی مجھکون لاج

بہت پر دو دو سلطنت چکا حساب
جواب جو دنیا لگیا ہی در عذاب

کہ تا شکے دنیا میں میں ہوتا گدا
تا رہتا آرام سون یہاں آ سدا

خاک تھی سب سون بہتر ہے مجھے
یا چھتر اور تخت یہہ افسر بسے

جاؤ جلکر اُس ہما کے بال و پر
جو ستیا سایہ تو میرے سیس پر

عذر آوردن باز

بعد اُسکے باز ایا سر فراز
پس لگا کہنے کون اپنے دل کا راز

سر بزرگی سون اُس کے لاف مار
سروری کی بات کا رہا ہون بہار

ہی مجھے شاہاں کے ہاتھاں بہات سیت
مدتے مجھ بیٹھا ہون انکھیاں جاک سون اچھت

آج میرا ہے کلہ داری سون ناون
ہاتھ پر شاہاں کے میں رکھتا ہون پاؤن

اسکو میں محنت کیا ہون روز و شب
نفس کون اپنے سکھایا ہون ادب

تا اگر کوئی شاہ سون مجھکون ملائے
خدمتی شہ کا مجھے شایستہ پائے

میں کدھر سیمرغ کون ڈھونڈتا پھرون
جب بھٹکیا بات میں دکھ سون مرون

بس ہے طعمہ مجھکون شہ کے ہاتھ سون
کیا مجھے در کار ہر کب بات سون

لار لا سلطان کا جو کوئی ہوئے
تن دیوانہ جو ڈھونڈے اور کو

در دو انیچہ ہے مجھ کون اقبال
جد رہون نت شہ کی ہمدمی میں خوشحال

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ اے دیوانہ باز
کیوں ہوا ہے تو نکر تنا مجاز

بادشاہ اوہی نیں کہ وو تیسا اور کوئی
اس خراب آباد میں دنیا کے ہوئے

ملک شاہ اوہی جو ہووے بے مثال
بادشاہی کوں تجھے اسکے زوال

بادشاہ نیں او جو کوئی گھنبیر نیں
کیوں کنا شہ اسکوں جسکوں دھیر نیں

بادشاہ تو ہے سچی سیمرغ آج
جو نہیں کوئی بادشہ بھی اسکے باج

نیں اس دنیا کے شاہاں میں وفا
کام انکا ہی سدا جور و جفا

نیں جو کوئی ان سے سوا نزدیک تر
ہر دوں اسکے جیو تو ہے سو سو خطر

صحبت ان شاہوں کی ہی آتش مثال
الحذر آتش سوں ای صاحب کمال

جب اٹھی آتش اوڈا کر چینت کر
جل ہو مخم جاوے پلیں زار و گھر

تو کہیں تجھ پیش کے سب ہدہدا
یعنے آگے سوں نکل جا ہوشیار

حکایت بادشاہ و غلام

ایک تھا کوئی بادشاہ والا گہر
تھیں ہوا عاشق الیس منے اپر

سب غلاماں سوں کرے لی اسکوں پیار
جو نہ دیکھے اسکوں تو ہوئے بے قرار

لیکن اپنے جیو کے ڈر سوں غلام
ہو رہا تھا زرد رنگ اوتھا تمام

ایک دن کوئی اسکو پوچھا یک مرد
کیا سبب تجھ ان تو ہوا ہے رنگ زرد

بادشاہ کا تجھ پہ اتنا اچھے پیار
اس تھا میں کیوں ہوا ہی زرد و زار

کہا افسوس کھا کر او غلام
ہی تجھے کیا بات کی دہشت مدام

رہاں پر مرد سوں نیں رضامند
نی بجھی کوں ان کے پاس رکھنا
ادسی کوں نکر پاس رکھنا

شاہ میر اجر کے بھاری پڑا پے	دور سوں مجھکوں کھڑا کر انکے
سر پہ میرے سیب دکھ تدبیر سوں	پھر اڑا دیتا ہی اسکوں تیر سوں
ہی مجھے اسبات کا نت جیو میں ڈر	جو مبادا جائے سینے سوں گذر
سیب کوں لاگے تو تحسین شہہ کی ہوئے	اور لگی مجھکوں تو پھر بولے نکوئے
دل مرا اس غم سوں بیچا بیچ ہے	شاہ کے نزدیک تو یہہ سب ہیچ ہے

عذر اوردن بوتیمار

بعد ازاں مسکین بگلا آنیا	عذر مسکین کا اپس دکھلانیا
ای عزیزاں ہو مجھے تو نیر بن	ہین صبوری ایک پل اور ایک چھن
تھا رہے خوش تر مجھے دریا کنار	نا نکالوں مکھہ سوں کب آواز بھار
بیٹھ کر دریا کنارے دردمند	جھکڑ رہتا ہوں جیوں غمگین دردمند
آرزو سوں نیر کے گھٹتا ہی دل	ای دریغا کیا کروں پھٹتا ہی دل
ہین تو دریائی نہیں ہوں جانور	خشک لب ہوں نت لب دریا اپر
گرچہ دریا کوں ہی سو شوبھات جوش	ہین نکر سکتا ہوں اتنی قطرہ نوش
عشق یک دریا و کا ہے مجھکوں بس	پھر رکھی عشق کا نین مجھ ہوس
ہی یہہ جو غم دل منے میرے نہان	اب اپس سیمرغ کے غم کی کہان

جواب دادن ہدہد

یوں کہیا ہدہد اے ای بے خبر	ہی دریا تو پر نہنگ و جانور

نیر اسکا کب ہے کڑوا لب سے شور | جوش اسکا شور ہی اور لب ہی دور
حال اسکا ہر گھڑی ہر طور ہے | تلملنے کچھ اور بھی کچھ اور ہے
چھوڑ اپس کا تھا آگے آئے کب | پھر کے دیکھے لگ تجھے ہٹ جانے کب
ہی عزیزاں کے دبایا وو جہاز | جی دیے ہیں کئی عزیزاں با نیاز
جائے گر غواص دریا کے بھنور | غم سوں جی اپنے دم کو پکڑے کھینچکر
جو گئے دم چھوڑ دیکھے اس میں لب | مردہ ہو پانی پر آوے جو کہ خس
اُستی کسکوں کچھ وفاداری نہیں | کام اسکا جز جفا کاری نہیں
جو لگوں دریا سوں جن نا بھار آئے | خوف ہیگا جو مبادا ڈوب جائے
وو سو تو توں دوستی کرتا ہی خوش | جو کبھی مستی اسے کب ہے خروش
وو جو ڈھونڈتا ہی اپس کا کام دل | پائیگا کیا اُستی تو آرام دل

حکایت سمجھے کہ یاد دریا سو اگر

کوئی پوچھا دریا کو مرد حق شناس | کای دریا کیوں ہے تیرا نیلا لباس
بس دیا اس مرد کوں دریا نے جواب | ہی مجھے حق کے فراقوں اضطراب
جو نکہ نامردی سوں تیں ہی مرد راہ | نیل میں کپڑے رنگا ہوں میں سیاہ
اسکے امرت کا جھر لیں پاؤں گر | ایک بند سوں جگ میں ہوتا ہی امر
ورنہ مجھ سے کئی ہزاراں خشک لب | راہ میں مرتے ہیں اسکی دھر طلب

عذر آوردن جعل

دعائے پادشاہ دین پناہ
سلطان اورنگ زیب غازی

بعد ایا چغد دیوانے یمن — پس کہا جو تجھ ہے دیوانہ وطن

کہ مین دیکھا ہون کئی آباد گاؤن — جمعیت کا کین نہین پایا ہو ٹھاؤن

جمعیت جو کوئی منگے اس دور مین — نین اسے حاصل خرابی طور مین

تو خرابی مین کیا ہون اختیار — اس خراب آباد مین پکڑا ہون ٹھار

ہی ازل سون دل مین میرے عشق گنج — گنج خاطر یہاں ہوا ہون رنج سنج

گنج کی آتی ہے ویرانے مین باس — تو پکڑ بیٹھا ہون مین استھار اس

عشق سیمرغ اج تو افسانہ ہے — کون اسکے عشق کا مردانہ ہے

مین نہین ہون مرد اسکے عشق کا — عشق گنج آخر تجھے ہینگا بجا

جواب دن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ ای شیدائے گنج — فرض کیا مین جو تجھ کون پائے گنج

عمر تو گئی عشق مین اسکے تمام — عمر گئی پر وہ تجھے کیا ائے کام

کفر ہینگا عشق گنج و عشق زر — گر عاقل آرزو زر کی نہ کر

ہی پرستش زر کی آخر کافری — ہو نکو تون زر کے بدلے سامری

دل مین جسکے عشق زر لاوے عمل — صورت اسکی ہووے محشر مین بدل

حکایت

ایک مرد زر کار تھا کوئی گا تر — پس چھپا ایک روز او دنیا کے اتر

سال کے بعد از کئے اسکا پسر — خواب مین دیکھا کہ او ہی پدر

کھوس کی صورت ہو پھرتا ہی وہان
کاتر کر نور سون دکھاتا اوجہان

پس کیا فرزند نے اُستی سوال
کیتون تو یہان پھرتا ہی ایا یو احال

جواب دیتا او یہان ای نازنین
مال گاتا تھا سو دستا نین کہین

پس کہا تون گھوس کی صورت ہی کیون
او کہا جس تیرکی الفت ہی نیون

صورت اُسکی گر تون میرے سون تیاس
پند سُن لے ای پسر مجہ باب مین

عذر اوردن صعو

بعد ازان ایا مجن زار و نزار
سر سون پگ لگ مثل اُرّس بیقرار

راز دل ہا کہنے لگا ہد ہد سو یون
مین چلون سیمرغ لگ تجہ ساتہ کیون

مین تو پیسے بہار کا ہون جانور
نا مرے بازو کو بل نا زور پر

ایک ہون جتنی سین سُرت ناتوان
گرد ش سین چلکے جاؤ نمین وہان

مجہ سون عالم یک جہان خایق را چھے
وصل اُسکا کب مجھے لایق مجھے

مین منگون اُسکی طرف جانے اگر
مرترون مارگ مین یا جل جائین پر

پس ہے پانی کے کوئے مین مجھکو ٹھان
تا الیس کے یوسف معنی کہن پاؤن

مین کوئے مین گم کیا ہون ای عزیز
یوسقا یا صاحب عالی تمیز

گر سیر تاہے مر ایوسف نے مجھے
دل خوشیکی بات کیا کون مین تجھے

آسمان کون جا لگے میرا دماغ
آرزو کا دل سون بجھیا جائے سُراغ

جواب دادن ہدہد

لیا ہد ہد کہ ہمہ تیری جو ہستی ۔ مرگ دکھلاتا ہے سو تو سرمستی

مکر فن سوں جب تکو کریوں سخن ۔ مَیں سمجھتا ہوں ترے سب مکر و فن

چونچ اپنی موچ لے اُڑ اُٹھ چل ۔ کر جلینگے سب جنا اور تون بھی چل

فی المثل گر ہوئیگا یعقوب تون ۔ نا ملینگے تجھکوں یوسف ای یون

آگ غیرت کی بھڑکتی ہے مدام ۔ عشق یوسف کا ہے عالم پر حرام

حکایت حضرت یعقوب علیہ السلام

جب پتر یعقوب کے یوسف ہوئے ۔ سب گنوائے نین کا اور دو نور

مارتا تھا موج جا سن بحر جیوں ۔ ہورتا تھا وردِ یوسف جب کوں

بعد ازاں جبریل آکر یوں سنائے ۔ گر زبان پر نام یوسف پھر کے لائے

نام تیرا انبیا سوں جائیگا ۔ مرسلاں میں تھا اُن کیں نا پائیگا

جونکہ حق کا امر آیا اس ہوا ۔ صبر کر اُن کے لئے راہِ رضا

نام یوسف جو زبان پر تھا مقیم ۔ سو محبت سوں ہوا اُسکا ندیم

ایک شب یوسف کوں سپنے میں دیکھا ۔ جو سنگے اپنے انگے سینے بلا

یاد آیا و نیچہ اُو امرِ الٰہ ۔ بعد ازاں جب رہ کو نا مارے ایک آہ

جاگ اُٹھے جب نیند سوں ہو کر جدا ۔ جبریل آکے کہتا ہے خدا

نام یوسف میں لئے تو کیا ہوا ۔ آہ کا تہ یکدم پیدا ہوا

جانتا ہوں میں تمہاری آہ کوں ۔ آہ کوں توڑے ہیں اس توبہ کوں

عذر آوردن پنچھی

بعد ازاں سب جانور آتے چلے ۔ عذر کچ کئے بھانت کا لاتے چلے

ہر یکس کوں عذر ہر یک دھات کا ۔ سر نہ سیوت یا کوئی جس بات کا

گر کہوں میں تجھ کوں ہر یک بات راز ۔ داستان معنی کے ہوتے ہیں دراز

ہر یکس کوں چپ اچھے یوں عذر لنگ ۔ مل سکے او کیونکر اس عنقا کے سنگ

جس کوں ہمت کا نچھے یکذرہ مل ۔ او کہو سیمرغ لگ کیوں جا چل

مرد ہونا سخت اس مارگ منے ۔ درد ہونا عشق کا رگ رگ منے

جو ترے دل کوں نہیں ذرے کی تاب ۔ کیوں سکیگا دیکھنے کوں آفتاب

ایک بوند پانی سے جب یوں ڈوب جائے ۔ تھا ؤں دریا کا کہو تو کیونکر پائے

لائق درگاہ مرد خام نئیں ۔ وھاں تو کس ناپاک رو کا کام نئیں

سوال کردن جملہ مرغان

سب پکھیاں نے جو سنے یو قیل و قال ۔ تب کئے ہدہد سوں مل کر یوں سوال

کہ ای مبارک تجھ کوں تاج سروری ۔ پیشوائے راہ ملک رہبری

ہیں ہمیں تو سب ضعیف و ناتوان ۔ بے پر و بے بال اور بے جسم و جان

کیوں پہنچ سکتے ہمیں سیمرغ لگ ۔ کدھی کبھی پہنچا تو حیرت لاگی جگ

کیا ہمنا اس تی نسبت ای فلان ۔ ہم کہاں اور ذات پاک اسکا کہاں

کچھ بھی ہمنا نسبت اچھتی اس طرف ۔ بیش یا کم رغبت اچھتی اس طرف

ؤ سلیمان ہم شو ہو چمتی ضعیف / او لطیف پائی او ہم سب سیف

ہم کو یے ؤد نگے ہیں ہیں چمتی نمن / کیتون نظر سیمرغ کے پہنچی کدن

بادشاہی کیوں کرینگا او گدا / پیٹ بھر کھاتا نہیں جستی سدا

جواب دادن ہُد ہُد

پس کہا ہُد ہُد کہ ای بیچارہ صلاف / عشق کے لایق نہیں ہی کاہلان

کیا لیے ہیں اسو ضا بے ہمتی / تو نلے یو لاج یتی تمنا رتی

مرد ہو تا عاشقی کے فن منے / عشق نامردی کیتو کیونکر بنے

جسکون ہے کچھ بھی پچھانت عشق سات / غیر سون دھرتا ہے بغیرت عشق سات

عشق سون جن یکدل و یکراز اچھے / خوش خوش اس ٹھار کت منصور جاتا اچھے

جب کہ او سیمرغ اچاتا ہی نقاب / تب نکل آتا ہے مکھ جیون آفتاب

ڈالتا ہون سب یہ اپنا خاک پر / پھر کے اتس سابے یو کرتا ہون نظر

پس جہاو ر اس جہان کے سر بسر / سایہ سیمرغ ہیں ای بے خبر

جب تو معنی تجھکون سمجھا جائیگا / نسبت اس حضرت سون اپی پائیگا

جب تون یون سمجھا رہا تین پھر تلاش / پس نکو کر ہرگز اپنا راز فاش

جن ہوا یون اسکو مستغرق سمجھ / گو ہے گر تون کریگا حق سمجھ

در حقیقت مذہب کفار ہے / جو کہے ہیں کیکون او او تار ہے

گر تون سمجھیگا ایس کون سایہ کر / ہیں علامت کچھ تجھے ای بہرہ ور

نیو نا جگ میں سیمرغ ای مثال ۔ بیشک اچھا سایہ بے نام و نشان

پوچھ اس عالم منے پیدا ہے شی ۔ اول اسکا اس جہا میں سایہ ہے

گر تجھے نین دیدہ سیمرغ ہیں ۔ دل ترا جیوں آرسی روشن ہیں

جیونکہ کوئی دیکھ سکتا او جمال ۔ اینہ پیدا کیا ہے ذوالجلال

کیا ہے او آئینہ میں تجھکوں کہوں ۔ دل ہے تیرا او لمین اپنے دکھہ موں

حکایت بادشہزادہ دیکھ دیوانی ہو کر رائید

ایک تھا کوئی بادشاہ صاحب جمال ۔ حسن کے عالم میں بے مثل و مثال

صبح صادق لمعہ از روے او ۔ روح قدسی نفحہ از بوے او

مصحف اسرار محبوبی اتھا ۔ حسن اسکا آیت خوبی اتھا

اسکوں یو طاقت کہاں کسکی تجال ۔ جو بجھاوے انکھ بھر اسکا جمال

حسن کا اسکے جہاں میں غل پڑیا ۔ عقل کے دامن سوں ہاتھ یو کھل پڑیا

جب نکلتا بھار کین ہو کر سوار ۔ منعہ پہ اپنے ڈالتا برقعہ سنوار

پس او برقعہ پر جو کوئی کرتا نگاہ ۔ کاٹ سٹتے سر کوں اسکے بیگناہ

نانوں کوئی لیتا جو اسکا سب سوں ۔ کاٹ سٹتے ترت اسکی جیب کوں

وصل کا اندیشہ کرتا کوئی تو ۔ ہو رہتا سدھ بدھ گنوا دیوانہ خو

او جنے کوئی دیکھتا اسکوں اگر ۔ چھوڑ کے جیو پلین پڑتا وہیچ مر

یہہ عجائب دیکھ کر مرنا اُسے ۔ زندگی سوں بہتر و خوشتر ہے

کوئی دن خالی نہ جاتا تھا کہیں — بیچ نہ مرتے تھے ہزاراں پاک بیں

نا صبوری کسکوں اُسکے باج آئے — تا اُسے کوئی دیکھنے کا تاب لائے

یو بچہ مرتے تھے طلب میں اُسکے سب — و حضور بے حضوری صد عجب

دیکھنے کا تاب اگر ہوتا کسے — مُنہہ دکھاتا شاہ اپس کا جب اُسے

لیکن اُسکے دیکھنے کا کسکوں تاب — اُسکوں ہسکو خلق ہوتا بہرہ یاب

جو تھا کوئی مرد تس دیدار کا — پس کیا یو فکر شاہ یکبار کا

رو برو اپس کی محارت کے تلار — پیشہ سوں آئینہ کیتا اُستوار

جب کسے دیدار دکھلانے تو آئے — جھرکے محارت پر او آئینہ بچھائے

خلق عالم آئینے میں دیکھ کر — شاہ کی صورت سوں ہوتے بہرہ ور

کیا ہی او آئینہ ای فکرت شعار — دل ہی تیرا دیکھ لیں رو بے یار

دلکوں روشن کر جمال یار دیکھ — بے جلا جیوکوں جلال یار دیکھ

بادشاہ تیرا ہے محارت پر بلند — جستی او محارتی ہے روشن تیر بلند

بادشاہ اپنے کوں لیں دیکھ توں — عرش کوں دیکھیں پہچان لیک توں

جیسے اس جگ میں ہستی کا لباس — سایہ سیمرغ ہے ای رہ شناس

سایہ ہے سیمرغ سوں ہرگز جدا — گر کہیگا توں جدا تو ہیں ردا

ایک ہے دونوں ولے ای پاکباز — چھوڑ ہے سایہ کوں جا صد حیل راز

تم تکو یو سایہ میں ای بوالعجب — گر تجھے سیمرغ کی ہی کچھ طلب

ہوئے گا جب لگوں تیرے تیج باب — پائیگا سائے منے کئی آفتاب
سایہ عیب خورشید میں گم پائیگا — توں اپنے خورشید ہو کر آئے گا

حکایت سلطان سکندر

بت گھر آ اسکندر صاحب قبول — بھیجنے منگتا اگر کیں کوئی رسول
تو رسولاں کی یمن شاہِ جہان — کر لباس اپنا آپے جاتا وتان
بعد ازان کرتا اپس مطلب کوں پیش — جو سکندر نے کہا ہی اس روپیش
کوئی سمجھ سکتا نہ تھا ہرگز کہ یو — ہی سکندر بادشاہِ راز جو
اشنا یں ہوا سے کیا جانتا — بے پچھانت کیتوں آسے بھیجا تھا
توں تجہ بی ہر دلیں رہ اس شاہ کون — لیکن رہ میں ہے دل گمراہ کون

حکایت مریض ایاز سلطان محمود

ناگہانی جب ہوا رنجور ایاز — یس سنیا خدمت سوں تھی دور ایاز
یو خبر سنکر شاہِ جہان — ایک خادم کی طرف کر کر نگاہ
جا کہیا در حال نزدیک ایاز — اور بول اسکوں ہے عاشق نواز
یسکہ میں تیرے نزدیک سوں دور — غم سوں تیرے رنج کے رنجور ہوں
جب سے توں رنجور ہے بس میں بھی میں — جانتا ہیں توں دکھی ہی یا کہ میں
گرچہ تن میرا ہی دور ہی ہم نفس — جیو میرا اشتاق تیرے پاس بس
کا لگی کس بد نظر کی تجھ نظر — جو کرے ہی مجھ کوں بیمار ہی اثر

ایس نپٹ جیو جگت سون جوت تجھہ ن
سر پاچ آسر دیجے یو نپٹ جھ ن
نپٹ نپٹ نزدیک ہیں جا سر دیکھا
یک پیار سون پاچ سر دیکھا

یوں کر یوں بس کیا خادم کوں جا | جلد جا جیوں برق اور بارا ہوا
کر نکو کین بات مین یکدم درنگ | نین تو ہونگی زندگی میرے پو تنگ
دیکھ خادم اڑ چلا مانند باز | سو جھتا آیا پن مین نزدیک ایاز
دیکھتا کیا ہی کہ سلطان اس کنے | ذوق سون بیٹھا ہی خوش بایان سنے
ہو رہا خادم ایس کے دلمین درنگ | ین تو آیا دوڑتا یون بید رنگ
شاہ کیونکر کت سون آیا یہان | ای دریغا موت آئی ناگہان
مین تو آیا بات مین کین نا اٹک | شاہ لیے کس بات آیا یون جلک
پس کیا شہ نے کہ ای خادم کہان | جانتا ہی تون مرا راز نہان
ہی مجھے اس کی طرف یک چور بات | جو مین یون آتا ہوں پلمین براہ کات
ہر گھڑی آتا ہو تمین چوری سن یہان | تا خبر کس کوں نہ ہووے در جہان
چور باتان کی طرف سون ہی مجھے | او نہیں معلوم کس کوں نا تجھے
حق تعالی کوں بھی یون ہی چور بات | راہ سون دل کی نپٹ نزدیک گھات
گر طلب کرتا ہوں باہر سون خبر | بے خبر تین اس سون باطن کے بھتر
جب الگ مین بھار ہون بیگانہ ہون | گھر منے جب آؤن مین یگانہ ہون

سخن گفتن مرغان با ہدہد

جو سنے پچھانے ہدہد کے سخن | فہم کیتے رمز و اسرار کہن
سب کوں ہوئے سیمرغ کی نسبت درست | سب گئے دین سیمرغ کی رغبت درست

ہر تن کوں لال تن جیون جیون ہی من کی
پون منکوں لگن دکھن لگن کی
ہر تن مین جو جیو بون ذات سے جا
ہر جیو مین جیون کھوٹ دیا
در نیک ابت ذوق نکالا
ای بھائی بیٹا برابر ہو مین صدی ہی
نیکی کو دا بدی بدی ہی

اس ناؤ کون نت پون کی درات
حکم اسے جگت کی اگر تون سن
جیتا ہو دم سون دل جگت کا
یوں ذوق سات دسن ہی کا

سب یو باتان سنکو آئے راہ پر — سب ہوئے ہمدرد واپس مین سر بسر
بعد ازان پوچھے کہ ہی ہا دے دین — کیونکہ جاوین چلکو یو وادی ہمین
شاہ کا تو ہے صحی عالی مقام — جا کے پہنچین ہم ضعیفان کیون تمام

جواب دادن ہدہد با حضرت سیمرغ :

ہدہد ہے سبر نے بولا بعد ازان — عاشقان دھرتے نہین پروائے جان
جن کرینگا ترکِ جان عاشق اچھے — خواہ زاہد خواہ او فاسق اچھے
دِل ترا دشمن ہے جیو کا جیو سو گھات — آس جیو کا چھوڑ دے آسان ہے بات
جیو تو ہی راہ کا اٹک جیو کر نثار — کھول دیدہ دیکھ لے دیدارِ یار
گر تجھے بولین کہ ایمان چھوڑ دے — یا کہین تجھکون کہ ای جان چھوڑ دے
تو دہین یکبارگی دونون کو چھوڑ — جان اور ایمان سون لے مکھ مروڑ
عشق کا برتر ہے دونون سون مقام — عشق کون نا کفر نا ایمان سون کام
اگ سون عاشق کے سب عالم جلے — دم نہ مارے سر پر گر آرا چلے
درد خونِ دِل ہے لازم عشق کا — قصۂ مشکل ہے سالم عشق کا
عشق کون تو درد ہونا پردہ سوز — پردہ درجانا کبھی کب پردہ دوز
عشق کا ذرّہ دو جگ سون خوبتر — ذرّہ دردِ عشاق کا محبوب تر
عشق مغز کائنات آیا ہے جسم — لیک نین ہے عشق بے درد و الم
قدسیانکون عشق نحچ اور درد نین — دردکون بن آدمی کوئی مرد نین

عشق میں جسکا قدم محکم ہوے | کفر اور اسلام سوں گذریا ہوے
عشق لا کر کفر میں بھاری تجھے | فقر راہ کفر دکھلاوے تجھے
کافری کوں عشق سوں خوشی اچھے | کافری سوں مغز درویشی اچھے
جب تجھے نا کفر نا ایمان رہے | نا یو تیرا تن رہے نا جان رہے
ہوئیگا تب مرد توں اس راہ کا | مرد اس اسرار کے پیغام کا
دیکھ قدم مرداں یمن اور ڈرنکو | کفر و ایمان کا تو پروا کرنکو
توں ڈرینگا کو لگوں طفلاں یمن | ہوئینگے جوں شیر مرد اے جان من
گر تجھے ناگاہ کچھ اوکل پڑے | ڈرنکو مرد اچھ پر مشکل پڑے

حکایت شیخ صنعان رحمتہ اللہ علیہ

شیخ صنعاں تھے عجب صاحب قدم | وصف انکا جو کروں سو ہوے کم
تھے مکے میں گھر بگھر برس پچاس | چار سو انکے مریداں آس پاس
جو مرید انکا اتھا سو روز و شب | بے ریاضت ہوئے نا آسودہ کب
صاحب علم و عمل تقوی شعار | شیخ وقت و مقتدائے روزگار
حج بجا لائے اتھے و بیس و دس | عمر سگری میں کتی تھی صرف بس
حد سوں گذرا اتھا نماز و روزہ بی | کوئی سنت نیں کئے تھے سو نہیں
دین کے اسوقت جو کوئی تھے امام | دیکھ کر انکوں رہیں بیخود مدام
کسب انکے کشف و کرامت میں قوی | صاحب اسرار و مرد معنوی

زہد مین صرف انکا روزگار — رات کون بیدار دنکون روزہ دار

جونکہ انکے پاس کوئی بیمار آئے — دم سون انکے تندرستی پلمین پائے

خلق کون غم اور شادی مین مدام — مقتدا اسب حال مین تھے والسلام

ناگہان سمجھین اپس اصحاب جیون — دیکھے وے تین راتان خواب جیون

جو لیے ہین روم مین اور تنکو ایک — سجدہ کرتے ہین سمجھ کر کلم نیک

جو یو دیکھے خواب بیدار جہان — حیف کھا دلمین کہے ای دوستان

سخت مشکل مجھکون درپیش آچھی — جیو یو میرے کیا بلا یو لائی ہے

ہین سمجھ اس غم سون جان کیونکر بچے — سہل تر ہے جان کیون ایمان بچے

اس وضا مشکل کیسے ہے درجہان — جو پڑے ہین دل منے میرے نہان

کر یو مشکل بھاچہ ہوے مجھکون حل — نین ہے میرے جیو کو وھان خوف و خلل

اور نہین کھلتی اگرچہ یہان گرہ — خوف ہے وھان کا مجھے بیشک شبہ

پس مجھے تو روم کون جانا بھلا — عاقبت کا مجھکون غم کھانا بھلا

جاکے دیکھون خواب کی تعبیر کون — خواب کی تعبیر سون تقدیر کون

بعد ازان کیتے وو ہین عزم سفر — چار سو سنگ لے مریدان معتبر

جونکہ پہنچے روم کون تیون ناگہان — یک چھجے پر کیا انچھا دیکھے تو وھان

ہے سندر یک پاک صورت رشک حور — دلبری کی آسمان پر جیونکہ سور

دختر ترسا و روحانی صفت — دین روح اللہ سون جسکی معرفت

رشک کھا کر سورج اُس رخسار کا / ہو رہا تھا زرد عاشق سار کا

کر بھجاوے زاہد اُسکے نین مست / کیا عجب جے بلمین ہووے بُت پرست

نین اُسکے فتنۂ عشاق تھے / دو بھوان خوبی کے میانِ طاق تھے

جن خیال اُس زلف کافر کا لیا / جا نوا اپنے گلے مین بھا لیا

زلف مشکین چین لیکن تابدار / مکھ سو آتش پارہ اما آبدار

بات کون تو اُس دہن مین رنج تھے / جن دہن بولیا سو اُ آگہ تھے

تنگ تر نا کہے بھون سوئی کے اودہن / لب منے اعجاز عیسی کے ثمن

آرزو اُس نقش لب کا جسکون آئے / پانون دھر بات ہن سر کو گنوائے

بو العجب سیمین زنخدان کا کُوا / کوئی پریا نین اُس منے جے نین مُوا

کی ہزاران جانِ عاشق دردمند / جونکہ یوسف ہو رہے تھے مستمند

بال سکے برقعۂ خورشید تھے / بال سون کالا مگر یک بھید تھے

روئے یعنے گوہر خورشید و ماہ / تِسپہ برقعہ سایۂ زلفِ سیاہ

جبکہ او برقعہ اُچا لیتی نگار / شیخ کے دِلکون کیتی اپنا شکار

جبکہ برقعے سون دِکھاتی کھول مون / بند ستی دِل شیخ کا زنار سون

گرچہ شیخ اپنی نظر کیتے تلار / دِل ہوا سینے مین لیکن خار خار

عشق کی آتش اُٹھی دِل سون بھڑک / عشق کا مایہ لگیا جلنے تڑک

بود تھا سو ہو گیا نابود سب / خانۂ دِل ہو رہا برباد سب

رب جیو سلے کی بھلا ہی سرنا / شیخ ہی جو بے اجل ترنا / تجب جو تن سکے تھا ت تشنہ کام / بے نور شیخ سے مات بھٹ گیا

اس کھال کون ڈال جیو جانا / ست دیدیر وصول دن لیسانا / ای خاک کھون جل کے بیچ ہل جا / ای جل تون آگن مکھ بیچ جل جا

ای آگ تون بھاگ جیو نکھ یارا / ای باد سے جیون آگن کیا را / ای کھول آنکھ سر اپنا کاس / اس پانچ کے کار دل سو وسواس

ای نفس تون نفس کا پیا جھل / تجھی سون اوکیا تو مرادل / ای جیو جھکار تون تن سون نمنا / ای کیان اشک نین سون نمنا

در وعظ و نصیحت

خود سون بیخود ہو گنوائے سد سگل
ناتھ سون جا گر پڑے یک سون نکل

عشق نے دعن کے لیا جان لوٹ کر
زلف کے کافر نے ایمان لوٹ کر

عشق کیتا جان و دل پر گھات سو
جان اور دل سون ہے بے آس ہو

پس کہا جے دین کیا تو دل بی جاؤ
جان پر آفت جو کچھ آتا سو آؤ

جو مریدان ان کو دیکھے اس صفا
کوئی نہ سمجھا کیا ہے یو سر قضا

سر بسر تس کام مین حیران ہوئے
فکر غم سون جیو مین سرگردان ہوئے

پند کرتا سو نہ تھا کچھ سود مند
عشق کون کان سود مند آتا ہے پند

پند کوئی دیتا تو کر جاتے گلا
جانتے اس پند کون جیو کی بلا

پند کوئی دیوانہ کب خاطر مین لائے
درد درماں سوز درماں کیونکر پائے

یو نچہ سارا دیس اس دن زار زار
چک جھجے سون لاہے تھے منہ پسار

جب یو کالی رین پڑے سون سیاہ
بھار آئی جیو نکو دود ظلم آہ

گھن یو تارہا نکالگے روشن چراغ
شیخ کے دلکون ہوا ہر تازہ داغ

عشق انکا ایک جا کر سو ہوا
شوق سینے مین کرو جو ہوا

دل اپس تی اور عالم تی اچائے
ماتمی ہو غم سون سر پر خاک بھائے

ایک پل نا نیند تھی نا کچھ قرار
دل تڑپتا نین روز وروز زار زار

پس کہے اس نس کون گو یار وزنین
یا مگر شمع فلک کون سوز نین

نین جو راتا نکی ریاضت مین وہین
رنجہ دیکھا ہوں و لیکن یون نہیں

کہ نیت اول اپسکی نیت
آپ کی سنبھال اور نیت
اسن جیب سون جھوٹ سون نگہ رکھ
کا مے نین کا رکسون نہ رکھ

شمع کی سوزش ہی مجھکو خوب اب باج — نین کلیجے مین رہا خون اب باج
نت جلن مین مجھکو دابی جونکہ شمع — دنکون مارین نسکون جاگین جونکہ شمع
نسکون ہردم مجھ یون یون شبخون چھپے — کام سے نسدن جگر سوزی اچھے
یون ہی یو نس آج کی ای آہ آہ — بلکہ روز غم ہی میرا یون سیاہ
کیا مجھے اول سون در روز ازل — لائے ہین دنیا مین اس نسکے بدل
نین سمجھ پرتی مجھے اس نسکی راز — زلف سون ترسا کے جی ہووے دراز
کیا کہون یو کس علامت کی ہی رات — یا مگر روز قیامت کی ہی رات
اسو ضا کب لگ رہون در تاب و تب — صبر کان ہی تا کرون دن شب
عمر کان تا رات دن زاری کرون — یا الہس مین آپ غمخواری کرون
عقل کان ہی تا رہون اب مین سنبھال — علم کان ہی عقل کا پکرون دنبال
بخت کان ہی مددگاری کرین — مجھکو میرے کام مین یاری کرین
ہاتھ کان تا خاک اپنے سر پو بہاون — پانون کان تلیار لگ مین چلکو جاون
چشم کان ہی تا کہ دیکھون روے یار — یار کا ہی تا کہ ہووے سازگار
زور کان ہی نالہ و زاری کرون — ہوش کان ہی تا خبرداری کرون
عقل گئی اور علم بھی اور صبر و ہوش — یک بیک یا رب نکل کر گئی خروش
ناصبوری ہی مجھے نا وصل یار — کچھ عجب ہے عشق کا یو کاربار
بعد ازان سب یار دلداریکون آئے — شیخ کا غم دیکھ غمخواریکون آئے

نت کھون اگر جو کھون لیا ہی
بت کھول جو سارخ جو لیا ہی
یک جیون سون دو جہان لرزتا
دھرتی سون ول آسمان لرزتا
لعنت کی اتی چو جیو ابلیک
اپس کے نی لو نفس کا سکر
اپس کے بدوے نون اپس حسد کون
رہ دو لیتن جیون جنسا کرا اپنے حدکون

بچشن کون برار عطا کرتا
بجہت تا ونفس حرص ہا
اور دیکھ جی دو جیون
پر تن کون رحم دیکھ اپنی

ایک نے بولیا کہ ای روشن گہر / چھوڑ دے وسواس اتھ کر غسل کر

شیخ نے بولے کہ ای صاحب نفس / غسل مجھکون آج خون دل سون بس

بھی کنے بولیا کہ ای تسبیح خوان / ہے تمھاری آج او تسبیح کہان

شیخ بولے کیا مجھے تسبیح سون / دیو میرے ہاتھ لا زنار کون

بھی کنے بولیا کہ ای پیر کہن / تو نکر اس بات سون سن لے بچن

شیخ نے بولے کہ مین توبہ دیا / ننگ اور ناموس سون توبہ کیا

بھی کنے بولیا کہ ای دانائے راز / چل شتابی اتھ یہان سون کر نماز

بھی کنے بولیا کہ کب لگ بات یو / اتھ خدا کون سجدہ کر ای نیک خو

شیخ بولے کان ہے محراب بھوان / جو نمازا ہی گذارون جا کو وہان

شیخ نے بولے کہ ہے او بت کہان / جے اسے سجدہ کرون مین جا کو وہان

بھی کہا کن کیون پشیمانی نہین / یک ذرہ تجھکون مسلمانی نہین

شیخ بولے مین پشیمان ہون تون / جے اول سون نین ہوا عاشق سنو کیون

بھی کنے بولیا کہ شیطان راہ زن / بات کا تیرے ہوا ہے بے سخن

شیخ بولے راہ زن شیطان ہے تون / جا کہو یکبار سون سو بار اجھون

بھی کنے بولیا کہ نین ہے کچھ عجب / جے کہین گمراہ تمنا خلق سب

شیخ بولے کیا مجھے ناموس ننگ / شیشہ ناموس پر مارا ہون سنگ

بھی کنے بولیا کہ یاران نام نام / ہے دیکھے تمنا سون اور رہیہ سب تمام

شیخ نے بولے کہ او ترسا نگار — خوش اگر ہی تو اچھو ہرگین بھی یار

بھی کنے بولا کہ چل ای نیک ذات — جائین ہم کعبے کون ملکر آج رات

شیخ بولے کعبہ نین تو دیر ہی — جان میرے دل کا گذرا اور شہر ہی

بھی کنے بولا کہ لے بنگی سون راہ — جا کے مین ہو گنہ کا عذر خواہ

شیخ بولے جو کہان تجھے کو جاؤن — کیون نہ دھن کا آستانہ دیکھ آؤن

بھی کنے بولا کہ دوزخ ہی انگے — کیون طرف دوزخ کے تو جانے لگے

شیخ بولے کان ہی او دوزخ کہو — تا کہ میری آہ سون جل جائے او

بھی کہا کوئی تجھ کون ہونا گر بہشت — توبہ کر اور چھوڑ دے تو کار زشت

شیخ بولے گر بہشت روئے یار — ہی مجھے تو بس ہی او ای دوستدار

بھی کنے بولا خدا سون شرم کر — الحذر اس کام سون ای الحذر

شیخ نے بولے جو یو میرے گلے — حق نے بھایا ہی سو او کیونکر تلے

بھی کنے بولا کہ ای مرد خدا — صدق سون مومن ہو بھی ایمان لا

شیخ بولے جانتا ہی سب جہان — جن ہوا کافر اُسے ایمان کہان

جب سخن کس کا ہوا نین کارگر — سب ہے آخر عزیزان نار کر

دل مے کرنے لگے سب ہائے ہائے — جو نہ جانے عاقبت کیا پیش آئے

جب یو ترک روز با تیغ و سپر — ہندوئے شب کا ستا سر کاٹ کر

رد شنائی کا ہوا جگ مین ظہور — جوش کھایا سورج چشمے سون نور

شیخ بیٹھے سو وہان سیوں اٹھ چلے
آئے اپنے یار کی مھاڑی تلے

خاک کوچے کی اٹھا کو سر پو گھال
کر ستی تن کون اپس کے پائمال

منہہ پو اپنے جیوں سناسی لا بھبوت
دل دنیا سون توڑ کر پکڑے سکوت

ایک بھیجنے لگ رہے اس ٹھا راو
بے خور و بیخواب بیدِل دا راو

عاقبت بیمار ہو مرنے اڑ سے
تن سون طاقت جا کو بیطاقت پڑے

بعد ازان انجان ہو کر اونگار
شیخ کے نزدیک آئی ایک بار

بات یون کرنے لگے سبھی سبھ
کہا سب بیٹھا ہی یہاں ای یا سبح

کیون کرے ای شیخ فانی خود پرست
زاہدا کو تجے مین ترسا کے نشست

شیخ نے بولے نکو ما نو برا
لے گئی ہی تون سو میرا دل چرا

یا مرا دل مجھ کون دے یا مجھ سون مل
نین تو یہان مین ہو رہا ہون پا بگل

ای بتِ ترسا نکو ترسا مجھے
مینہہ اپسکے وصل کا برسا مجھے

ای جفا جو یار بے ترسی نکر
آ میرے سینے سون لگ ترسی نکر

دل دیا ہون تجھ کو نین ای سنگدل
بند اپس کے لطف سون مجھ سنگدل

ای چمن آرائے سرو نو نہال
آ مرے بر مین مجھے کر تو نہال

دور لگ آ مرے انکھیان مین بیٹھ
درد دل کا دیکھ میرے دل مین بیٹھ

نا مرے دل کون نہ انکھیانکو ہے چین
دل ہی پر غم دیدہ پر نم دیس رین

کیا کرون کا جاون بولون کس کنے
نا مین دلبر مین نہ دلبر مجھ منے

شوق تون ہو تمام لطفا ہو سے
لعبد ہو نونی بتا ہو سے
سب لیکن کھیل کون لگا دیے
انجان تن لگا وکیا سے اور سے

باقی سکی صفت جس سبہی باقی
تا پیچ ہوا صفت کون ساقی
اسے جیو سون معرفت کے سرون
سب کام دیا متی بین تد سون
تو سول تو نو کرم سگلی جیو
تو پیچ جیو اونت جاتی ہو
علی جیو کون یک پیادی لسنی
گر اسکی دیا ہی گاہ و دستی

ہوا جو بیٹ تو ہو چہ
تو معرسین بین معرفت سے
وحدی سکی لکے انون سارا
تو بیت سے سونسد چہ بیا ا
بو و کی

بسکہ تیرے غم سوں ای دلبر نگار
دل گنوا کر ہو رہا ہوں خاکسار

مہر سوں کر سرفراز اس خاک کون
خاک سوں پہنچا مجھے افلاک کون

بعد ازاں ہنسکر کہی او مست ناز
ای بوڑھے بیہوش ای پیر گداز

سر ہوا ہے جوں ترا کافور سا
فکر کر جا اب کفن کا فور کا

گر ترا دم سرد جوں کافور ہے
عشق کی گرمی سوں توں معذور ہے

توں سو اپنے قوت کا محتاج ہے
گر تجھے روٹی ملی تو راج ہے

کان تو میرے وصل کی شاہی کوں پائے
میں کہاں اور توں کہاں ای آدمی

شیخ نے بولے نکو یہہ بات کر
ہو رہا ہوں میں تو تجھ گل کا بھنور

عاشقی کوں کیا بڈھا کیا نوجوان
کیا گدا کیا بادشاہ کیا کامران

عشق کا جس دل منے ہووے گذر
گرد کھاتا ہے اس کا دھان اثر

بس کہے دعوی کر تجھے میری ہی چاہ
تو مسلمانی سوں اپنے ہاتھ اٹھا

ہیں جو کوئی ہم رنگ اپنے یار کا
رازداں ہیں عشق کے اسرار کا

شیخ بولے جو کہی توں سو کروں
مر کہی تو ترت اس ساعت مروں

اب ہوں میں تیرے کہے میں ای نگار
خواہ میرا جی بچالے خواہ مار

بعد ازاں بولے کہ ای مرد بکام
مرد اگر ہے توں کہے کر چار کام

سجدہ کر بت کوں جلا قرآن کوں
پی شراب اور چھوڑ دے ایمان کوں

شیخ نے بولے کہ پیتا ہوں شراب
بھی نو باتاں میں ہیں سو بیحساب

پس کہی اچل شراب لعل پی — ہونیگا اپس لی تیرا سب پوجی

اُٹھہ چلے پس شیخ اُسکے ساتھہ ہو — تا مغان کے دیر لگ چل اُسے سو

دیکھتے ہین کیا تو مجلس ہی عجب — وصحن خوشدل ہین مغان اور خوش ہین سب

شیخ گئے سو سب ہوئے شادان مغان — یہان مریدان ہو رہے زار و فغان

عشق کی آتش نے لے گئی آب شیخ — زلف نے ترسا کی لے گئی تاب شیخ

جو نکہ دلبر لائی مے کا جام بھر — شیخ خوشوقتی سون ہوگئے بیخبر

سر بسر اپنا گنوائے عقل و ہوس — بیخود و بے جوش کیتے جام نوش

جیون ہوا ایک جا شراب و عشق یار — شوق یکتھا سو ہوا چندین ہزار

دیکھہ کر اس شیخ لب کا نوش خند — ہوگیا دل زلف کے پیچان مین بند

بار دیگر بھی طلب کر جام نوش — نوش جان کیتے سو آیا دلکو جوش

سو کتابان جو انھیان تصنیف کیان — قابل تعریف اور توصیف کیان

حفظ قرآن جو کئے تھے بسر — سب گئے یکبارگی دل سون بسر

کچھ رہا نین یاد غیر از عشق یار — یار سون سر تا بہ عاشق بیقرار

ہاتھہ جو ستنے منگے شیخ اس اپر — بول اُٹھی تب یار سون اوسیمبر

کای فلانے عشق کا دعوی نکر — جھوٹھہ ہی تیرا یہہ دعوی سربسر

عاشقی کا چپ نکو تون لاف مار — عاشقی بن کفر نا ہوئے سازوار

ہی اگر تون عشق مین ثابت قدم — مذہب ترسائیان کا مار دم

کھو مجھہ زلفان میں حیسا رکر　　مین تو جا اپنا عصا لے ہر کدھر

شیخ جیون سیترے تھے اسکے دایم　　ہو رہے حیران ایسکے غم مین

جب نہ تھا کچھ ان کون مستی کا اثر　　گم کئے تھے اپنے ہستی کی خبر

اب تو مے پی کر ہوئے سرشار مست　　عشق زور آور پڑا ہو زیر دست

ہر نہ اگر عشق سون رسوا ہوئے　　ترس حق کا چھوڑ کر ترسا ہوئے

پیر کہنہ کہنہ مے تازہ لگن　　یار حاضر پس رکھے کیسدھات مین

عاقبت او شیخ مے سون مست ہو　　بول اٹھے اس سنگدل سون بات یون

مین تو تجھہ کون دل دیا ہو دین بھی　　کیا اپنا باقی رہا سو بول بھی

ہوش سین گر مین ہوا مین بت پرست　　بت پوجون جالون مین قرآن ہو کے مست

پس کہی او ترس بیے ترسا بچی　　جو اتھی تیری لگن اول کچی

اب مجھے تون عاشق صادق دسیا　　بے تفاوت عشق کے لائق دسیا

جیون سنے یو بات ترسایان تمام　　سب ہوئے دل مین اپس کے شاد کام

دیکھ پیچا شیخ کون دیول منے　　جانو ابھائے گلے مین بت کنے

جیون گلے مین شیخ کے زنار بچائے　　خرقہ شیخی کون درحال آگ لائے

دین و ایمان سب گنوا کر ایک بار　　یار سون بولے کہ ای ترسا نگار

تون جو کچھ مجھ سون کہی سو مین کیا　　چھوڑ کر شیخی کون رسوائی لیا

وصل اپنا کب مجھ کون دیتی سچ تو بول　　راستی سون دل کے اپنی گانٹ کھول

پس کہی او نازنین کاں شیخ پیر / مہر میرا ہی بہت توں ہی فقیر

جا اِپانا توں مہر کی کچھ فکر کر / نا بہت سا مال و دھن او سیم و زر

پس کہے شیخ اُسکو ای دھن ہوا / خوب اپکا عہد بلائی بجا

مین تو تیری بات سب سر پر لیا / کام نا کرنا تھا سو سب کیا

یار میری تجھ سون رو گرداں ہوئی / دوستی دنیا و دین و جاں ہوئی

توں سو پھر [illegible] / جو سب [illegible] کر و تمین [illegible]

کیا کروں مین تجھ تجھ کو جاوں / جو نہیں جا گہ مجھے دونوں جہاں

مجھکون تیرے باج ای نیکو سرشت / خوب تر دوزخ ہی نا سا توں بہشت

بعد ازاں او سیم تن شکر سخن / [illegible] سون بولی کہ ای [illegible]

گر سکت مین مہر کا مجھکون اتاں / [illegible] خوک کا [illegible]

شیخ نے لاچار کیتے خنبار / خوک بانی کون دے دل پر قرار

عاشقی کی کچھ عجب ہے رسم و راہ / تا مجھ مین آئے اجالا تا سیاہ

یہاں تو نا اُس شیخ کی کچھ خوک تھی / ذات مین ہر کس کے سو سو خوک ہے

نفس کے خطرے مین کیا خوکاں سو کم / پرورش مین جسکے ہی تو دمبدم

جب تلگن حق کی راہ مین آنے منگے / لکھی ہزاراں خوک و سگ دیں انگے

دسے جلا یو خوک و سگ ای دینا / بلکہ سوا کر اپس کون شیخ سار

الغرض جیوں شیخ تر سا ہوئے / رو کے لوکاں مین یوں رسوا ہوے

نتھا کچھ تھا ہی انصاف
محبت کون بند ہی ایمان
انصاف اپنے ہی طاعت
انصاف سو عشق ہی عبادت

یاران کے اس گرفتاری کون دیکھ — خاک سر پر بھالے خواری کون دیکھ

بعد ازان سب مل کئے عزم سفر — تا پچھاڑین وو مسون منھ پھیر کر

پس مرید یک شیخ کے نزدیک آ — عرض کیتا کای ہمارے پیشوا

ہی ہمارا قصد گر فرمان پائین — جو نکل اس تھار سون کعبے کون جائین

یا ہمیں بھی ہووین ترسا جو نکہ تم — سر بسر کیدھرتی ترسا جو نکہ تم

یا کہ تھا ایکلا نا دیکھ سک — جانو اچھالین گلے مین یک بیک

شیخ نے بولے نکو تم دیر لاؤ — جان تھین جاتا ہی سو بیگی سو جاؤ

مین تجھ یہان گت کر پڑا ہون بند مین — اور دیوانہ عاشقی کے پھند مین

ہی جنگ جو تو لگ اس دیول مین تھار — بس ہے مجھکون او بت ترسایان نگار

کیا ہوا تھا جو کچھ معلوم نین — تم گئے نین عشق کے پھاندے مین کین

کر تمنکون بھی کہین اچھنی لگن — ہو کے رہتے بیدل و دین مجھ منین

ای رفیقان جاؤ تم اپنا سون ال — نین سمجھتا مین انگے کیا ہوسے حال

گر میرا احوال پوچھے کوئی تو — تو حقیقت سر بسر اسکون کہو

جو بچارے شیخ پر تو تھی ہی — چشم پر خون اور منھ پر زہر ہی

کوئی کافر بھی کرے نا اس وضا — جیونکہ او پیر طریقت از قضا

دیکھ یک رہزن کے جادو گر نین — کھو دین و دل گنوایا بے سخن

عشق ترسا کا [illegible] کر سلسلا — مذہب ترسا سے جا کر ملا

کیا ظلم کیا اپس یہ ای لالان
جو پچھوڑ اپسکے لالان کی چال
اسی بار کیتے ہوای لٹ پٹ
سب عمر اپسی ہا سچ مین کی گونٹ
اسکون کرے قبول شاہان
اس نادان کو ہے دیوانہ نادان
اس نادان بدل اچھے نہ بیرا
ہر اک کو بیان سون اپر کرو

کر مان [illegible] نین نا [illegible] کہی
پیار سنتو [illegible] کی
جان سون [illegible] نان پتیا
[illegible] دو پتیا

عشقبازی ہونا کو بیان
از زنان بی بہتر بین تو و رحال
اشکون ہوئی دو جنون کی بکی
از کیا شیخ سے جا نان ناری

جو کرے میری کبھی ہم گوشی کوئی
پس کہو تم عاشقان پر یو جہ پڑی

بعد ازان روز دکھو یاران مار آم
شیخ کون ست کر گئے کعبے کی راہ

جیونکہ انپترے آگو ہر یک اپنے تہام
شرم سون چھپ چھپ رہے گوشے مجھار

از قضا تھا شیخ کون کوئی ایک مرید
سب منے صدق و ارادت سون مرید

جب مکے سون شیخ گئے تھے روم کون
او سو حاضر وہان تھا ای روز سون

جیونکہ آیا گھر کو اپنے پھر کو او
ان سون ملنے کون گیا مشتاق ہو

پس اپسکے شیخ کی پوچھا خبر
سب کہے یاران حقیقت کھول کر

وینچہ او دل مین اپس کے حیف کھا
بول تھا یاران سون یون لازم تھا

جو تمھین وہا شیخ کون یون چھوڑ آئے
کیا خطا کیتے ہین بدتر ہائے ہائے

دوستان تو دکھ منے ہووین شریک
سکھ منے تو ہووین بیگانہ نزدیک

یہہ تمھاری کیسو خفا یاری اتھی
کس روش کی یہہ وفاداری اتھی

جیون لئے تھے شیخ نے زنار ہات
تم گلے مین ہالکے لینا تھا سنگات

او کئے تھے جیونکہ ترسائی قبول
پس تمھین بھی وینچہ لینا تھا وہول

او سو عاشق ہو گئے بدنامی لئے
تم جدا ہو ان سون کیون خامی لئے

عاشقان تو سر بسر بدنام اچھین
جو نہ دین تباسون سو خام اچھین

بعد ازان یاران کہے ای نیکو لقا
یہان تو ہرگز نہین ہمارا کچھ گناہ

بار ہا ہم شیخ سون لاگے رہنا
جو ہمین بھی ہووین کافر اسو رضا

یار سنی جی تو سب سنی ہو
پڑیا جی پتنگ یا ہی ہو
یا ہی ہو ہوا ہین از کیہ جان
تو یا کر ہا ہوا ابسا
یا پچ مین ہی گھوسے کی گت لے
اسی پچ مین پھر نا گمستا
نا دو ذرہ ذات کون گمستا ہو
جیون جیون کی دھونڈ نا ہم تون

جب کچھ نہین ہوا اوس کی جان
اسی شیخ لیے بیا پیشان
ہے یکا آگے ست لیا ارس باب
اپنا ان بدل کے تجون

لازم

چھوڑ کر اسلام ترسا ہوؤ نہیں — روم میں یکدھری رسوا ہوؤ نہیں

شیخ سوں سب بات کوں نادان کر — کیسکوں اپنے کام کا نا جان کر

اینکباری سبکوں فرمائے ضیا — تو ہمیں لاچارتی پائے رضا

بعد ازاں بولیا او مرد معتقد — گر تمھیں اسلام میں ہوتے بجد

شیخ سوں جسوقت پائے تھے نیا — وین لجانا تھا خدا سوں التجا

جو خدایا بخش دے اس پیر کوں — درگذر کر پیر کی تقصیر کوں

کون اس درگاہ میں آیا نہیں — جن ایس کا مدعا پایا نہیں

جب سنے اس مرد سوں یو بات یاں — ہور رہے آپس منے یوں شرمسار

پس کہے اد یوں خجل ہونا ہی کیا — اداب بھی کیا ہوا کچھ نیں گیا

جائیں سب مل روم کو اس یا بھی — عجز و زاری سوں وہاں بیٹھے بھی

ہو ویں متوجہ ہمیں حق سوں تمام — تا کہ اپنا مدعا ہاتھ آئے کام

کیا عجب ہے لطف سوں وو بے نیاز — ہو وے بے ہم بیچارگاں کا کارساز

بعد ازاں یہہ بات سن سب ملکو یار — روم کوں پھر آئے ہوا امیدوار

ہر یکیس نے یکطرف لیکر مقام — کر لئے اپنے پو اُپر پانی حرام

رنج و غم سوں ایک کم چالیس روز — عجز و زاری یوں کئے باصدق و سوز

جب فرشتیاں کے گیا دل سوں قرار — قدسیاں رونے لگے سب زار زار

عالم بالا فغان سن کلبلا — عرش والا جیف کھا کر تلملا

ایسن جہلم کون وو صادق مرید — کشف کی از غیب سون پایا کلید

دیکھتا کیا ہی کہ یون انکھیان پسار — صبح کا بارا چلیا ہی مشکبار

آئے ہین حضرت محمد مصطفی — جلوہ گر مکھڑے پہ نور باصفا

عنبرین گیسو ستے ہین کھول کر — رخ مبارک شادمان ہنستے ادھر

و شیخ اٹھ کر یو مرید پاکباز — جا قدم لگ یون کیا عرض و نیاز

کای گنہگار امتان کے عذرخواہ — ہین ہمین تو غرق دریائے گناہ

دستگیری کر کے ہمنا بھار لا — شیخ گمراہ کون ہمارے رہ دکھا

بعد ازان فرمائے حضرت مصطفی — آفرین ہی ای مرید باصفا

جب کیا تون اسو ضا ہمت بلند — پیر کا اپنے چھڑایا قید و بند

شیخ اور حق کے درمیانے غبار — آپڑیا تھا کفر کا ڈونگر کی سار

عجز سون تیرے کیا مین اسکو دور — کر دکھایا ہون شفاعت کا ظہور

شیخ کا گرچہ گناہ تھا بے قیاس — مین اُسے بخشا لیا ہون تجھ کے پاس

جانتا نین ہی کہ لاکھان سون گناہ — بخشتا ہی پلمین رحمت سون الہ

یو بشارت جونکہ پایا وو مرید — سوچ یاران پاس آیا او مرید

بحر کون احسان کے جب آتا تھی پور — سب گنہ جاتے ہین ڈوب کر بالضرور

کشف کا احوال سب کیتا بیان — پس ہوئے سگلے عزیزان شادمان

بعد ازان سب ملکے آئے پیر پاس — دیکھتے کیا ہین تو پیر حق شناس

ہیں نپٹ سوز جگر سوں بیقرار
سینہ پر پاں ہیں گریاں زار زار

جانوا دالے ہیں گھاندر پسو توڑ
ست دئے ہیں چور کر ناقوس پھوڑ

پھین اپر تکے ہیں ترسائی کلاہ
پھاڑ کر ڈالے ہیں او چوغا سیاہ

دیکھ کر یاراں کو اپنے دور سوں
آشنائی تازہ پائے نور سوں

شرم سوں تن پر کے کپڑے کو چاک
عجز اور زاری سوں بھائے سر پو خاک

کب دگت رو رو کے لیویں نیں بھر
کب سو بیٹھے دلکوں سمجھیں تلخ کر

کب اگن سوں آہ کی جالیں ٹنگ
کب السمیں ہو رہیں حیرت سوں دنگ

حکمت توحید و قرآں کی خبر
جو گئے تھے بسر دل سوں بسر

یاد آئی پھر کے سب یکبارگی
گئی نکل کر جہل اور بیچارگی

جب اپس کے حال پر کرتے نظر
دو نیچہ سجدہ جا کے روتے ہیں ہم

جب انجو لاتے انکھیاں ہیں سوز سوں
لہو سوں تر کرتے زمیں خشک کوں

جو دیکھے شیخ کوں یوں بیقرار
یار بھی رونے لگے سب زار زار

پس کہے ای شیخ اب مت ہو ملول
جو تمہیں بخشائے ہیں حضرت رسول

چھوڑ دے دل سوں اتا افسوس غم
جوش میں آیا ہی دریائے کرم

شکر کر ای جام غم کے دردست
بت پرست روم ہیں سب حق پرست

یو خبر خوش سنکے او شاہ جہاں
صد ہزاراں شکر سوں کھولے زباں

پہن خرقہ غسل کر باندھے کمر
پس کئے کعبے طرف سب مل سفر

کیا سے نہ بول اور گت سے
معلوم کوں مخفی معرفت کی
پیو میں جگت کے گلی کیتاں کوں
بوت تج سنگل سعادتاں کوں

در طلب خوب مطلق

از قضا او نار ترسا یک بیک — خواب میں دیکھی کہ خورشید از فلک
ہاتھ میں آکر گیا ہی بھی نکل — کھل ترے ویسے میں انکھیاں کنول
فکر میں تعبیر کے ہی جب تلک — شیخ گئے کر لوگ بولے تب تلک
ویسچہ تلملنے لگی با سوز و تاب — ہاتھ سوں میرے گیا کر آفتاب
چاک کر ڈالی گریبان گل نمن — غم سوں نالان ہو رہی بلبل نمن
لوٹنے لاگی اگن پر جوں کباب — مست غمگین ہوئی اجھو کا پی شراب
سنبلستان کرتی بالوں کو نوچہ — کر دکھائی گلستان گالاں کھروچہ
بسکہ کھینچی نرگس اپنے تی گلاب — کرتی یکبار نرگستان خراب
جوں پپیہا پیو پیو کرنے لگی — یاد سوں اس پیو کے دم بھرنے لگی
غم سوں رونیکوں لگی طاؤس جوں — سوز دل میں لے رہی ققنوس جوں
عجز سوں کہنے لگی ای بے نیاز — نین ہی میرا تجھ سوں کچھ پوشیدہ راز
راہزن ہوئی ہیں تو اس دیندار کی — کاہی پایاں کوئی دھن تجھ سار کی
مرد کوں تجھ راہ کے میں گمراہ کری — کیا خطا میں ہائے بے آگہ کری
اس گنہ کا کس وضا میں دیوں جواب — توں اپا مجھکوں دکھا راہ صواب
بسکہ کیتی اس وضا جوش و خروش — تا دیا اسکوں ندا غیبی سروش
ای بلا ماری دکھیاری پاپنی — کھول انکھیاں دیکھ تقصیر اپنی
جس وضا اس شیخ کوں رسوا کری — دین سے کھو کر اسے ترسا کری

سنے ویس ہیں سب ہے پیو بھوت
اس جھیں بت بیاں سوں جھو ہے
وہ پیو ہی جیو اپس کا
جیوں ہی بل اپس گنس کا
وہ پیو جیو نو اجل نو اولد کار
انک طور سوں اپس کیا بار

تہ پیو پیا پیا بی نگل سوں
بے پیو کوں سر سر ہے جو جمنون
جہاں پیو پیا سوں سکہ متو ہے
پیو پیا ہیاں کوں چھوڑ ہے
اس

تس وضاب کفر سون دل توڑ سٹ | دین کون اپنے پکڑ لے جیو سوں گھٹ
پاک دل سوں توبہ کرای دھن خراب | شیخ کون دھوند کر مسلماں ہو شتاب
جوں اُسے گمراہ کری تھی تو اول | راہ میں اُسکے اتا تو ای چنچل
گرچہ تھا اُس شیخ کا عشقِ مجاز | توں حقیقی عشق سون ہو سرفراز
دینچہ یہ دھن دل منے ہشیار ہوی | کفر سون یکبارگی بیزار ہوئی
سر کھلی اور پگ ننگی ہو گھر سوں بھاگ | شیخ کون دھوندتی چلی بے اختیار
نا سمجھتی ٹھوکران رہ کے نہ خار | ما جہت نا وقت سون تھی ہوشیار
عشق سون اسلام کے ہو مست وار | سینہ بھاری چاک سون ٹھوکی دھا
تو لگوں وھاں شیخ کون ہوئی آگہی | بات سون جاتے ہیں اُتھے سبھی
یار سگلے بھی ہوئے ہیں دردمند | شیخ نے سنتے مگر ہلا چہ چھند
بعد ازاں سب کو ہیں سمجھائے شیخ | ساتھ لیکر سب دھن پاس گئے شیخ
دیکھتے کیا ہیں او دھن جیوں رنگ زرد | بھر رہی ہے سیس کے بالاں میں گرد
پگ ننگی اور چاک ہے سب پیرہن | پڑ رہی ہے خاک میں مردے نمن
جیونکہ دیکھی شیخ کون او یک نظر | ہو گئی بے ہوش تھی سدھ بسر
شیخ اسکون دیکھ کر بیہوش تاب | اشک سون افسوس کے چھنکی گلاب
تو تنیجہ انکھیاں کھول کر دیکھی نگار | سو چھ انجو دھل چلے بے اختیار
عشق کی از بسکہ تھی تس تکبکی | اُٹھ کے بگی شیخ کے پگ سو لگی

اول تجھے اوج میں لیو اسے
سلطان کی فوج میں اتارے
دسے چھوڑ ار پس ہشی شانا
کیا یا نو تون پیٹ پایا جانا
ارپی یو الیس کی زندگانی
پیکر کیا ہے جو جمہ پیی
دل کے نوشر کے لے ابنی بوس
دے جاہ کون اسے ابھار دیں

دولت سون خدا کی نا امیدی
رکھتا ہیں اگر جو تون نہ جیری
تون کون نہ لیا ہو تیا جانا دے
برعکس تون اپنی پچھان بار سے

ہونا ہے جو کچھ کرم بتا سے
تذ ذات نذ او نی صباحے
یا جو لچھ ہر انک حال جو خیال

بس کہی تسخا مجھے نہیں تاب اب — زندگانی سون نہین کچھ لاب اب
گر مجھے تلقین اِسن کا دین اب — دین کا سب رسم اور آئین اب
بعد ازان کلمہ پڑھائے شیخ اُسے — دین کا مارگ دکھائے شیخ اُسے
جونکہ لذت دین کا او نا رپائی — شوق کی گرمی سون اُسکو تاپ آئی
شیخ کون درحال بولی بے نزاع — الوداع ای شیخ عالم الوداع
بخش مجھکو مین جو کچھ کیتی گناہ — لطف سون تو ہو وینگا میرے گواہ
و نیچہ اتنی بات کر خاموش ہوئی — اِس جہان فانی ستی رو پوش ہوئی
ایک قطرہ ہی مجازی کا سو وو — گئی حقیقت کی دریا سون ایک ہو
جون گئی او بتون ہمین بھی جائنگے — پھر کے اِس دنیا منے نا آئینگے
عشق کا تو ار سو ضا کا ہی دھندا — شیر مردان کا کتے اُسکون پھندا
اِس پھندے مین اَپڑے او شیر مرد — جسکون ہووے عشق کا کچھ رنج و درد
جانتا ہی کیا بچارہ ناسمج — جو پڑا ئین کیتی پھندے مین وو اولنج

یکجہت شدن مرغان و رفتن بحضرت سیمرغ

جو سنے ہد ہد سون یہہ قصہ ہنچھی — شوق سون دل سب کے تڑپے جون پچھی
عشق سون سیمرغ کے بے اختیار — ہو رہے دل مین اپس بے قرار
متفق ہو عزم کیتے راہ کا — شوق پکڑے شاہ کی درگاہ کا
بعد ازان کیتے اپس مین فکر تب — بات کا سردار کرنا کسکون اب

ہونا ہی جو کچھ تو او بیان ہی
بوجھ ہی نیچ نہ سکہیان ہی
اِس کچھ مین تو ای سر شیر سو
اس کچھ مین ہی جیو کو و مقصود
ہلاکم عمر تری ہی ایک مٹھی روز
سو ذوق بھی بھاگ گئین جن بوز
یک عمر ہزار ہی غنیمت
یک دم ہی بے شمار قیمت

اپنے کون تو خود ازار کیا
پیچھے پلا وو نہ پچھتا
تجھ بس ہو مثنوی ای تکم
دار سون بوکر ودیبا سمیر
باکین

کیون سون ہمت لائیا ہے
سچی بات تیری سنو یا یا ہم
یا یا پ نجف سون کچھ وراثت
ایسی رحمن سون آئی

کام جز سردار تو بنتا نہین
بھاتو کے اسکوں کوئی بھی گننا نہین

مصلحت یون ہی کہ سب کے نام سون
قرعہ ستنا دیکھ کر اس کام کون

نام سون جس جانور کے قرعہ آئے
سرور و سردار سب کا او کوائے

ہی سزاوار اسکون تاج سروری
اسکی سب ملکر کرین فرمان بری

تا مگر سیمرغ کون پاوین ہمین
ذرہ ہو خورشید لگ جاوین ہمین

جون بچار بات کون سب اسوضا
قرعہ سب کے ناؤن ڈالے لس وضع

ناگہان قرعہ پرا ہدہد کے ناؤن
پس کیے اپنے پرانکی تس یو چھاؤن

حکم مین اسکے ہوئے سب جانور
اسکون سمجھے بیشک اپنا راہبر

داعی شدن مرغان بپیش امدن وادی ہیبت ناک

جون دئے ہدہد کو سب مل سروری
سر پہ اسکے لا رکھے تاج افسری

کی سراوان جانور سنگ ہو چلے
شاہ کے مشتاق یکرنگ ہو چلے

جونکہ آئے راہ کون دیکھے انگے
بن بیابان دیکھ کر سب ڈگ گئے

دلمین سب کے یکبیک ہیبت پری
خوف ہو لرزیون اگر تپ چری

فکر کرنے بات کی سب آئے باز
بوجھ بھاری راہ تو دیکھے دراز

بات مین آتا نہ جاتا کوئی دسے
خیر و شر بھی نا نظر آوے کسے

کچھ نتھا وھان چارہ چپ رہنیکے باج
جز صبوری کچھ نہ دیکھے لاعلاج

تب کہا ہدہد کو یک پنچھی ہنے یون
اسوضا خالی ہی یو مارگ سو کیون

یا قول پیا ی دسے کچھ بیکام
یا کام اپر دیا کن انعام
یا کوئی کی سی آتش سے کہم
نا کی تو سنیا کچھ مر کر او پر

یو کھرکین بی ذون کہین ہم
ایسی کچھ قدر نہین ہم
یو کچھ ترین لو رب اوپر
یہ بات کچھ رب اوپر

اسکا نون نہ نون منع جیونکی
انعام دیا ہی کچھ
بالک تو نہین بڑھا ہوا ہی
بڑ تجھ سا مین تو نہ کیون ہوا ہی

پس کہا ہدہد کہ ای حیران راہ | یہہ صلابت پر ہی اس سینکے گواہ

حکایت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

بایزید یک نس شہر کے بہار آئے | شور اور غوغے سوں خالی جگ کو پائے

چاندنا چھٹکیا ہی روشن جوں کہ روز | نور سوں جسکے ہی نس عالم فروز

شیخ جیتا پھر کے دیکھے سب جنگل | کسکے ہل چل کا دسیا نین دوان سنجل

پس کہے حیرت سوای پروردگار | کچھ عجب دستا ہی تیرا کاروبار

یہہ تری درگاہ عالی اچھکے یون | سو خالی ہی مشتاقاں سو کیون

ہاتف غیبی نے تب لایا ندا | بادشاہ لگ راہ پاوے کیون گدا

ہی مری درگاہ کون عزت غرور | تا ہین نا اہل غافل مجھ سوں دور

عمر لگ کرتے ہین مرداں انتظار | تا ہزاراں سوں یک آدا پاوے بار

رفتن مرغان نزدیک ہدہد و سوال کردن ایشان

بعد ازاں راہ کا پکڑ پیچھان نیک | ہور ہے دل مین اپسکے دردناک

بات کون دیکھوں تو سیوت تا دسے | ہیچ راہ ایسا جو دار و شین جسے

باد استغنا کی یون چلتی ہی وہان | جو کہے تو جائیگا اُڑ آسمان

پس کہو دھایو نہ کچھیر و کیا کرین | دیکھتے جیو کا زیان کیون پک جھپن

وہین آئے چلکے سب ہدہد کنے | کچھ سو دل امید مین کچھ ڈر سنے

پس لگے کہنے کو ای دانائے راہ | جانتے ہین کیا ہمین آداب شاہ

حکایت

تون رہا کئی دن سلیمان کے نزدیک
قرب ہیگا تجکون سلطان کے نزدیک

جانتا ہی رسم و آداب ملوک
راہ کا معلوم ہی تجکون سلوک

ہی عیان خوف و خطر کا تجکون تھا
تون پھرا ہی بر و بحر و دشت و کوہ

تون ہمارا راہ کا ہی پیشوا
پند دے ہمنا کہ ہی تجکون روا

چل اتا منبر اوپر چڑھ کر وعظ بول
جو گرہ دل مین ہمارے ہی سو کھول

کر بیان شاہان کی خدمت کا طریق
ہی جواب اسکا جو کچھ پوچھین رفیق

کھولدے دل سون ہر یک کس کے گرہ
تا لگین جمعیت خاطر سون راہ

بسکہ ہی در پیش یو راہ دراز
خوب ہی اول سون ہونا چارہ ساز

برمنبر رفتن ہدہد و وعظ گفتن او مرغان را

بعد ازان ہدہد کے یک دو نگر یو چڑھ
خطبہ پڑھنے کون لگیا منبر اوپر چڑھ

دو طرف باز و کبود و مقری ہوئے
تون سوا و بلبل و قمری ہوئے

خوش صدا الحان سو دو نون آ جائے
قدسیان آواز سن حالت مین آئے

یکطرف سون ہو رہے مدہوش سب
سد صد بسر جا کر ہوئے بیہوش سب

بعد ازان ہدہد سخن کیتا شروع
جان و دل سون لائے سب پنچھی رجوع

سوال سائل اول جواب ہدہد

بول اتھا ویسے مین یک پنچھی اول
ہی مجھے بھی ایک مشکل کر تون حل

تون سو یک پنچھی ہمارے سار ہی
کیا سبب ہمنا یو تون سردار ہی

پچھ جھو ون نظار ابو ہر ہم
پونچا بھلا ہی بہا تون جم جم
ہی باد شہمن ...
پتیرا ہو کیا سوڈ اہی یار
دستور و درا اصل بھایا سبا
کہ ایک بیودہ یا جواب دانا
ای شاہ تیرا دیا جیا ہارے
جو دو نجیم ایو دیا تیرا دے

سلطان بوتس پکارتا نا
تجون جھونے کی نادھم جھم انا
نہیں رنہ ہوا جو میں پا کیا
بہی بھا طریبزادیا کیا

کیا سب تجھ کوں ہما ہی تو شرف — تیر رہے ہیں کے ہمین سب ایک طرف

پس کہا ہدہد اُسے ای بے خبر — تو سلیمان کے نظر کا ہی اثر

نا مجھے زر مال سون دولت بخت تو — نہ مری طاعت عبادت سون ہی تو

کیا یو دولت کسکوں عت طا سون ملے — بلکہ یو بخت سعادت سون ملے

گر کسے طاعت سون آیا ہاتھ یو — سب سون لی بھی طاعت [illegible] ہمیں تو

بات اتنی ہی کی طاعت کون چھوڑ — ایکدم طاعت سون منہہ کو مت موڑ

رات دن طاعت منے رہنا سدا — لیکن اُسپر تکیہ مت کر ای گدا

ایک پل طاعت سون مت کر دور گذر — تا پڑے تجھ پر سلیمان کی نظر

جب توں منظور سلیمان آئیگا — دولت دنیا و عقبی پائے گا

حکایت سلطان محمود کہ با پسر ماہی میگرفت

ایکدن سلطان محمود از قضا — اپنے لشکر سون پڑا ابن مین جدا

ایکلا گھوڑے پو جاتا ہی تلک — ایک چھوڑا دیکے آیا تو تلک

جو کنارے پر ندی کے وال گل — فکر سون بیٹھا ہی کملا جون کنول

شاہ گھوڑے سون اُتر کر اُس کنے — چل کے پوچھا کیون ہی توں یون غم منے

بس لگا کہنے کون چھوڑا ای امیر — سات بھایان ہین ہمین سات اون فقیر

مان ہماری شہر مین ہی ایک رانڈ — مین تو یہان بیٹھا ہون اپنی شست باند

صبح سون تا شام کرتا ہون شکار — کوئی مچھی سنبرے تو دلکو ہوئے ادھار

جب عمر تون جو طفل نہ اہی
او در پس کہا پچھا ہی
شہ تو ہمت ہا تیرے عمل سون
سنجھ اب دنیا تیرے کمل سون

پس کہا شہ نے کہ ای طفل رکیک
مان لیتا شاہ کی چھوڑنے بات
شاہ کی برکت سون سہدِن سو مچھیان
دیکھ کر چھوڑنے نے اُن مچھلیان کو سب
پس کہا شہنے کہ یہہ تجھکون شکار
بولکر اپنا چلا شہ وھان سون جب
بعد ازان بولیا اُسے شاہِ جہان
ہے سچا یہہ آجکا تیرا شکار
دوسرے دن شہ اُسکے گھر کون جا
لیکے بیٹھا اُسکون اپنے تخت پر
جو برابر ہوکے بیٹھے یک رکیک
نہین قبولا جسکون رد کرتا نہین
ازقضا پوچھا کِنے اُس طفل کون
پس کہا اُسکون او طفل باخبر

آج کے دِن تجھکون کرتاہی شریک
پس سنیا دریامین گل شہ اپنے بات
ہاتھ آیان ایک یکستی اچھیان
بول اُٹھیاہی آج میرے بخت عجب
کیون نہ ہوئے جو شہ ہوے تیرا حصہ دار
حصہ لے اپنا کہا او طفل تب
آج کا لے حصہ تون مین لیون صبان
جو صبان ہوئیگا سو میرا شکار
بھیج کر اُسکون لیا چھوڑا بلا
پس کہے لوگان کہ یہہ نہین خوب تر
شہ کہا کوئی بھی ہوے ہے شریک
پس کہا اُسکون برابر کا ہون مین
اپنی دولت کا ف سو یو پایا ہی تون
صاحبِ دولت کیا مجھ پر نظر

رکھہ اپنی التفات عنایت
کہ تم ہمراہ مجھ رعایت
اور تون بھی ہوا سو سب کیجئے
کرتا ہون جو مین ہون حال

پس با ب نہین شہ سچا پر سنیا
ان عمرت مجھ تیرا پر سنیا
پس عمر نہین کہاں سون لایا
جو کر اسکون یو کہا

حکایتِ مردِ خونی صوفی او مرادر خواب دید

ایک خونی کون سنیا شہ عارفین
جو ہے او فردوس مین خندان و شاد

خواب مین دیکھا اُسے ایک شخص دین
پس کہا او شخص اُسے ای بد نہاد

در حکایت درویشی
پس ادا سے سون در گذرنا
ناظم جو چھ طالب دانش

تون تو جوئی تھا برا بدکار زشت — کیا سب تجھکون ملیا ہی یہ بہشت
بد خونی نے دیا اسکون جواب — تون جو کچھ کہتا سو ہیگا پر ثواب
پیر پر تھے فعل میرے دوزخی — لیک گذریا تھا پیر پر یک سخی
مار کر ڈالے مجھے جب بر زمین — وھان گذر کیتے جب اجھی
بس کیے رحمت کی او مجھ پر نگاہ — تا مجھے فردوس مین ہوئی جاےگاہ
یون مجھے تشریف ہوئی استی یاد — حق دیا اس یک نظر سون سو مراد
جس پو صاحبدل کی پرتی ہی نظر — اسکون یو ملتی ہی دولت سربسر
پیر کی جب لگ نہین پرتی نگاہ — عاقبت کی نین سنپرتی کسکون راہ
تون سوا اندھا اور گواہی یا تمین — بے عصا کیون جایگا اس ہاتمین
پیر ہونا پیر ای مرد خدا — تا تجھے دکھلائے او راہ ہدا
جا ارتا تون پیر کا سایہ پکر — جو تجھے ہات آیگی دو وقت سنپر
جب کرے تجھ صاحب دولت قبول — خار تیرے ہاتھ مین ہوجاے پھول

حکایت یاری دادن سلطان محمود بر خارکش

ناگہان محمود نکلیا تھا شکار — سو پریا کین چوک کر لشکر سون بہار
وھان لکریان لاد سیا اس نمین کین — خار لکریان خر پو لادیا تھا سو وین
گر پری اولاد ہور خر تھا کھرا — اور دھنی بن مین مکدر تھا کھرا
شاہ جو چل کر گیا اسکے نزدیک — فکر مین حیران اسے دیکھا ادیک

پس کہا یو جا اتھا دیون ہین تجھے
گر مدد کرتا ہی مجھکون ای جوان
ہی تیرے مکھڑے پو خوبی کا جمال
پس اُتر گھوڑے سے شاہِ کامگار
لادے یو جا گدھے پر بعد ازان
پس کہا یون فوج کون اوشہریار
ہی پچھے آ تا گدھے کون ہانکتا
گھیر کر جب لاو میرے لگ اُسے
بعد ازان او فوج جا کر باندھ صف
او سو بیچارہ نپٹ حیران رہا
جیونکہ آیا چل کے سلطان کے حضور
پس لگا کہنے کون دِل مین ای اللہ
او تجھ پوچھا شہ کہ ای پیرِ کہن
عرض کیتا او کہ آتا ہی عجب
بعد ازان شہ نے کہا سچ بول اِتا
پس کہا اُس نے کہ لے سستا ہے مول
پس کہے لوگان کہ ای بے عقل ود ائے

ان کہا لئی ایسا نوازش ہی تجھے
ہی مجھے تو فائدہ نین تجھ زیان
کیا عجب جو تون کرے مجھکون نہال
گل سے ہاتھون سے اُچا کر سخت خار
آ ملا لشکر سون اپنے شادمان
یک لکڑ ہارا گدھے پر لاد خار
راج مارگ کون شہ کے جا ہانکتا
ہی کدھر چھوڑ و نکو مارک اُسے
لے چلے اُسکون وہین شاہ کی طرف
کیا یو ظالم فوج ہی دلمین کہا
دیکھ کر شہکون پچھانا بالفرد
مین کیا حال اپس کا بادشاہ
کون ہی تجھ ون کہا ہی تیرا کسب و فن
جان کر شاہ پوچھتا ہی کیا سبب
مول کیا ہی اِس گدھے کے لاد کا
دس ہتھنی بھر کے زر دے مجھکو مول
پھر تو دو جوڑے سے اگلا نا بکائے

ن تج بچارا وکی ادھلگت کی خوی
اس کو نین ہی دو خلگت کی خوی
ور وپش کون بنی تو وصف بول
اسکی دونین دسا دروغ نیز بول

تو عجب کوئی ہی یہی اندان فروش | نین سمجھ پرتھا کہ تیرا کان ہوش
تب کہا اوپیر سب یہ کر نگاہ | ہت لگایا ہی اسے تو بادشاہ
جو کہوں مین قول سو کم ہی ہنوز | خوب سمجھو بات میری دلفروز
شاہ سن کر یہہ سخن ہو شاد شاد | جو منگیا اوسکو بخشا بر مراد
خادم اسکے یکبیک سب گل ہوے | آفرین خون لوگ سب گل ہوے
اب کہاں او لوگ کان او شہریار | بات انکی رہ گئی ہی یادگار

عذر آوردن سوال سائل وجواب دادن شد

دوسرا آیا سنجھی شیرین مقال | پس کہا میرا تو چلتا ہی مجال
نا میرے بازو کون بل نا زور پر | بات سوہی اِس وضا کی پر خطر
کئی اگن کے درمیان لگتے ہین گھاٹ | کون چل سکتا ہی ایسی سخت بات
سر گنوائے ہین کتنے اِسبات مین | جل گئے ہین کئی اگن کے گھات مین
کام اِس ہارک مین ہر کسیکا نہین | آپ ترو نگا مین تو چپ نا گہہ کہین
پس کہا ہد ہد کہ ای نامرد تون | کیا سبب جے اِس وضا دل سرد تون
جب تجھے کچھ قدر دنیا مین نہین | تو موا تو کیا جیا تو کیا کہین
یو دنیا تو ہی نجاست سر بسر | خلق مر پرتے ہین اس مین بیشتر
جیونکہ کیڑا گوشتی کا بند مین | خوار ہو رہتا ہی جیون سرگند مین
گر ہمین مرجائین اِس ہارک مین زار | خوب ترہی تا کہ اِس دنیا مین خوار

اسکو کون ہی دو کنیز عیب
اسکو کون ہی دو غلام وار ب
اسکو کون ہی دو سب آرستی مین
جان لگن جو چمکن مین
سب دار و دنیج نرسی مین

حکایت

بلکہ جو فقیر پک کنول مین
نہ تجارت جب سے چل گی

سیجھیان سون گر اوس تو زبان
با جا تو اسے بات کا بیان
کیو دوست تو دیکھ تھوبیا یا پنگ
جھاکر تو بہا ریا خنی تیب
را دو

کی وضع کچہ مین جہانمین پیش ور — عشق کے پیچھے سون کوئی نین بیہتر
عشق مجھکون گرچہ بدنامی مین بھائے — خوب ہے اُستی جو حجابی مین بھائے
رہزنی کوئی کرکے سولی پر چڑین — کوئی چوری کرکے جا بند مین پڑین
کوئی دھوبی ہو پھرین اور کوئی حجام — کوئی گھر گھر بھیک مانگین خوار زار
توں ایسکے تھار کچھ انصاف کر — عشق ٹھہریا کہ یہ کچھ کسب دِگر
گر کہین کچھ آکے لوگان مجھکون سب — کون وہان پہنچا جو پہنچیگا توں اب
بولتے ہین بات یو لوگان گھنے — بات کھولی ہوئی لیکن کسنے
مین بھی لئی بانان سنا ہوا سو خدا — بات کون کسکے سنا نین کسو خدا
جبتلک یو جی گیا نین خلق سون — نین خلاصی ہر وضع اِس خلق سون
خلق مین جِن کوئی جیتا نین موا — راز کا محرم کہین او نین ہوا
راز کا محرم سو جانِ پاک ہی — رزق کا محرم سو جِسم خاک ہے
رزق کا دھندا اچھے جیو پر ستم — جسم مین جیو بھی لگون نا ہووے کم
گرچہ ہی رزاق مطلق حق و لے — رزق دینا نین جلک ہونا گلے

حکایت شیخ توفانی علیہ الرحمۃ

شیخ خرقانی ایک شہر سون — گئے پیادے چلکے نیشاپور کون
بات کی سختی سون ناگہہ چیر کر لنج — ہو پڑے بیمار دیکھے درد و رنج
بتر ہے گوشے منے کین اور دلق — بیت خالی اُن سون اور یانی سو خلق

در فضیلت انسان

ایک ہفتے کون جو ہوئی فرصت دار | بھوک سون تنگ آیا ہوا دل گھابرا
پس کیے دلمین مناجات اے اِلٰہ | ایک روٹی دے کرم کی کر نگاہ
تب ندا آیا فلک سون دور کا | جھاڑ جا سیدان نیشاپور کا
نیم جو زر پائیگا وہان تجھکون سو | لیکے روٹی پیٹ بھر کہا سکھہ سون سو
پس کہے یارب تجھے ہے سب عیان | جھاڑنے کون ٹوکرا جھاڑو کہان
جواب آیا پھر کے وین بار دِگر | مانگ لے ہر کستی اپنا کام کر
بعد ازان لاچار گئے تب شیخ وین | نیم جو زر جھاڑنے مین پائے کتین
شاد ہوکر جب گئے روٹی خرید | سخت بار اغیب سون آیا پدید
شیخ نے وہان دم لئے مین لگ ودرا | اور چلیا بار سون جھاڑو ٹوکرا
گھابرا ہوکر چلے بارے سنکات | حیف کھا ملنے لگے اپسکے ہات
یا الٰہی کیا کرون کیا کر لیون | ٹوکرا جھاڑو کہاتاون کا سو دیون
وینچہ پیچھے دو ترتے جا ہتین لگ | پلئے جھاڑو ٹوکرا بن مین ہلک
پس کہے خوش ہوکے دلمین ای ارلا | یو جہان مجھ پر کیا یون کیون سینا
زہر کیتا نان مجھ پر جان بھی | لے اپسکا جا یہہ اور نان ہی
پس یا یا ہاتف ندا ای نامراد | ملنے بن ہوگی روٹی بے سواد
مین دیا یہہ دکھہ تجھے سالن مگر | یو عطا منت سمجھ ہور شکر کر

حکایت دیوانہ برہنہ و جزو خوش او

ایک دیوانہ ننگا آزاد دل / خلق کون کپڑون دیکھا شاد دل

پس کہا یارب مجھے بھی کچھ آزار / کانپتا ہون ٹھنڈ سون مین زار زار

تب دیا ہاتف نے اُسکو یون ندا / دھوپ مین جا بیٹھ ای مرد گدا

سُنکو دیوانہ دیا اُسکا جواب / کیا نہین کچھ تجھ کنے بن آفتاب

بھی ندا آیا کہ دس دن صبر کر / جو مقرر ہے صبوری کون ظفر

تو ندا سن او دیوانہ چپ ہوا / آس کر تا ٹھنڈ بارا سب سہا

تا کہ دس دن بعد بخشا ایک ردا / گودڑی جو نے نوی تھگلے لگا

پس کہا دیوانہ یارب آج لگ / خرقہ سینے مین رہا تھا کیا بلک

یا خزانے مین نوے کپڑے نتھے / یا گنوانے گئے سو سب کپڑے تھے

جو جنے تھگلے سیا ہی اسو ضا / کچھ عجب تیرا قدر ہے اور قضا

تو جو ہے تیری عنایت پروری / کان سے سیکھا تھا تو یہ درزی گری

کام حق کے دیکھ ای درویش بھان / ایکدم دم مارنے جاگا کہان

کی عزیزان آکے اس درگاہ مین / سوختہ ہو کر گئے ہین راہ مین

تو سی تو محنت کر کے منزل کو انپڑ / کھوئے ہین مقصد کون حیرت مین سنیت

حکایت حضرت رابعہ بصری بکعبہ رفتہ بود

رابعہ بی بی کعبے کا کر خیال / لوٹتے گئے تھے زمین پر سات سال

راہ طی کر جب حرم کے پاس آئے / حج ہوا اور ہی کلر جب دیکھین لائے

جیسی بی بی ہمن تو بین روح ان
بیان تو ہوئے ای عزیزان
جیسن بھی ہوا الست نازل
جیسم ہون تو بین کل منازل

ار تضا ایا مگر جون زار ج
عذر دائم کا ہوا پیدا اسپج

حیف کھا دلمین کہے اے ذو الجلال
لونشتی مین اسی بہوین پرسا سال

پھالگون جب اکو پہنچی خار ہو
لا سستا میرا نگے تو خار یو

یا مجھے دے تون ایس کے گھر مین بہار
یا میرے گھر مین مجھے دے چپ قرار

کان سمجھتا ہے کسے یو واقعہ
جب تلک عاشق نہین جیون رابعہ

اس دریا مین کی دضا سوای فضول
ای نسدن موج در موج قبول

گرد کھاتے ہین کبھی کعبے سون بہار
لب کرین دیول مین خفکار از

جب تو اس گرداب سو بہار ائیگا
ہر نفس جمعیت دل پائیگا

گت رہی جب لگ اس گرداب مین
خوار و سرگردان رہیگا آب مین

کسو ضا نا ہو سکیگا تو سکھی
جب پریشان تجھکو کرتی ہی کہی

حکایت دیوانہ گوشہ نشین

ایک دیوانہ اتھا گوشے مین
دیکھ اسے بولا عزیز مصر مین

کچھ عجب دستی ہی تیری حالیت
خوش ہے اس گوشے مین تجکو جمعیت

یس کہا دیوانہ جمعیت کہان
تو رکھاتے ہین مجھے مچھر مکھیان

دنکو دیتا ہین مکھیان مجکو عذاب
راتکو مچھران سو نین آتی ہی خواب

کیا سو او نمرود کون آدھا مچھر
جو گیا یک پل مین سارا مغز چر

مین تو نین نمرود لیکن اے حبیب
سو مکھیان مچھر ہوئے میرے نصیب

اس بعد پنچھی سب بل جو پایا
شہر کا اپنے نظر جیسا آ پایا
اسی سوں آئے ہوش میں ان نے آو
سب پنچھی کے راہ پر دیکھا بھاؤ

سوال سایل سیوم و جواب دادن ہد ہد

تیسرا پنچھی کیا اکر سوال
پاک جا گا کیا گناہ آلودہ جان
ہی مکھی آلودہ توں اسکو ضرور
میں تو بندہ شرمندہ ہوں پر گناہ
پس کہا ہد ہد اسے ای ناشناس
نا امیدی کی نہیں درگاہ یو
کیا تجھہ اگر تو اسو ضا یک ترا ہے
آشنائی توبہ کر ای پر گناہ
ہی اگر توں پر گنہ ای نامراد
گر نہ ہو ناکس کی توبہ کوں قبول

میں گناہاں سو بھرا ہوں بال بال
حضرت سیمرغ کو کیا مکھہ دکھاؤں
پاک لوگاں اسکو رستے ہیں دور
کاں ملیگا مجھکو قرب بادشاہ
ہور نا ہی اسو ضع سو کیوں نراس
عاجزی کی عذر کی ہی راہ یو
کیا کریگا حشر میں ای بے خبر
عاجزی سوں ہو گنہ کا عذر خواہ
میں ہی کیا دروازہ توبہ کا کشاد
حکم توبے کا بھی نا کرتا نزول

حکایت از تایب کہ توبہ شکستہ بود

تھا گنہ گار ایک لئی سا نابکار
پھر کے اسکا نفس زور آور ہوا
بعد ازاں شرمندہ ہو سر بر آن
غم کوں بسرنگا کہا تو ہی محال
ہر وضع سوں فکر بے حاصل وہی

توبہ کیتا ول سو ہو کر شرمسار
بھی گناہاں کا وہیں شیوا لیا
دل کیا افسوس حیرت سو گران
توبہ کرتا ہو تو نیں دستی مجال
دل سو درد و غم سو لا یعقل وہی

اس بات میں کو جب کیا تھی
ان کی بڑی بدن کو دیکھی
کر ان سیں ابی جگت کو فانی
دکھلائے جہاں نو جوانی
آیا تھے جو آج پیر
اس پنچھی انت جگت بجا پیر
تو عین جمال اچ ہے بلا لی
ذوق خاص جلال ہے جمالی

ہیں وو خرد دیس ہوا ہیں
اس ان بڑے کر بٹھا لیا
وہ نور ہوا قدیم حاصل
سوں یوں سیں سی بے تقال

اس بعد پو بندہ جیا ابادسے
اس بعد از تحقیق بن برادوس
او توبہ تنی کے پار ہوشیار
اس وقت مین ہی عمرا دیتا

سوز سون تپنے لگا دِل رات ار | جون تپی ٹھکرے پو دانے بیقرار
ناگہان ہاتف دیا آواز اُسے | لطف سون رب کے کیا ہمراز اُسے
جو تجھے کہتا ہی معبودِ جہان | تون کیا توبہ اول جب ایقلان
مہر سون اپنے کیا توبہ قبول | رکھ لیا تجھ کون غضب سون ای فضول
پھر کے توبہ کر کیا جب تون گناہ | نین کیا تیرے گناہ پر مین نگاہ
ہی ابا پھر غم سون جو تون رازدار | باز آ ابھی ای پریشان روزگار
باز آ جب لگ ہے دروازہ کھلا | تون گنہ کرتا بخشتا نین بھلا

حکایت شنیدن حضرت جبرئیل آواز لبیک از حضرت باری

کین سنے سدرے مین جبرئیل ایک شب | غیب کے پردے سنے لبیک رب
پس لگے کہنے کون دل سون کر خطاب | کس دلی کون حق یہہ دیتا ہی جواب
ظاہر اکرتا ہی بندہ کوئی یاد | نین سمجھتا کون ہی او نیک ذات
جھوٹھ نین جو خاص بندہ ہی سچا | نفس مردہ دِل سون زندہ ہی سچا
ونیچہ جبرئیل امین اُسکا نشان | ڈھونڈھ دیکھے جا ساتون آسمان
سات طبقا دھرتری سب ڈھونڈ کے | سات دریا کی لیئے جا کر خبر
ڈھونڈھتا ہر یک طرف سون بحر و بر | کین نپائے کس ضا اُسکا اثر
بھی الکے پس تھا رجون آئے شتاب | ونیچہ تھا لبیک کا پھر کر جواب
دوسرے باری گئے ڈھونڈھنے بدل | سب جہانکا سیر کر آئے نکل

اس بعد پو کھال عنصری ڈال
تنتیا ہے یہ پر سکس کی چال
اس بعد جہان مین جنونکے ڈھانے
اس بعد ایک کے اصل پر آئے
یون روز کرے تمام اپنا
اس دہات درست کام اپنا
اس بندین باوجود تن کے
کر باد سبھی بزم سات گھن کے

اس تشنج مین کر لک یو نیست ہونا
اس کے دموا کے طلب ہونا
کہیکا جو سب اپنے وطن سی
بیک کی ثنا ال اس جینی
گلگشت

پس اسے نا دیکھ بولے ای خدا
مجھکو او اپنا بندہ خاص آ دکھا

حق تعالیٰ نے کہا جا روم کون
دیکھ لے دیول مین نا معلوم گون

و پہنچ گئے جبریل لے اسکے کنے
بت اگے روتا دسیا دیول منے

بعد ازان جبریل اسکا دیکھ حال
عرض کیتے ای خدائے ذو الجلال

یہان تو حیرت کا مجھے دستا ہی حال
راز اسکا کر تون مجھ پر آشکار

او سو گم ہو بت کون کرتا ہی خطاب
تو عنایت سون اپے دیتا جواب

پس ندا آیا کہ سن ای جبریل
مین دکھاتا ہون تجھے اسکی دلیل

او سو ہرگز جانتا نئین دل سیاہ
جو غلط اپنی کیا ہی شاہ راہ

گم کیا ہی راہ او نادان غلط
جان کر مین کیون کرون سبحان غلط

اب اسے منگتا ہون دکھلا نیکو راہ
لطف میرا بس ہے اسکا عذر خواہ

پس کشادہ دل ہو اسکے رہ گیا
تا کہ اسنے ناؤن اللہ کر لیا

کام یہان تو مذہب و ملت سون نئین
فضل کچھ اسباب اور علت سون نئین

حق تعالیٰ جسکون لوری سو صحی
جسکون تون سمجھے نہ کچھ کچھ ہی وہی

حکایت شہد فروش و مرد صوفی

کوئی یک بغداد مین دوکان کھول
بیچتا تھا شہد کون تو بات بول

ای عزیزان شہد خالص ہی بنت
بیچتا تو شہد سون وا ہی بھوگت

بات سون جانتا تھا صوفی مگر
اسکون بولا نہی بھوگت سو تو اگر

مین ہون بھکّا دے بھکت شہد مجھے	شہد کا گر دیو شہد دونگا تجھے
پس اُسے بولا دوکاندار اے عزیز	تو بھی تو دیا ہے بھگت بھگتا نکو چیز
پس دیا ہاتف نے صوفی کون ندا	آ ادھر مجھ پاس اے بھکّی گدا
مین بھگت دیتا ہون تجھ بھکّی کو شہد	شہد سو کیا جس سیتی ہیرا ہووے قصد
رحمت حق جان مثل آفتاب	جسکی برتی ہے ہر یک ذرّے پو تاب
رحمت حق کی دیکھ جو کافر بدل	اُسنے پیغمبر تو کیا عزّ وجل

عتاب حق تعالیٰ با موسیٰ بجہت قارون کرد

حق تعالیٰ نے کہا موسیٰ سنگات	بولتا ہون مین تجھے سن ایک بات
تجھ کون ستّر بار قارون زار زار	عجز و زاری سون پکاریا مانگ کار
کیون ہوا نہین اسکا تو فریاد رس	رحم اسپر نین کیا کیون سو برس
گر مجھے یکبار او کرتا خطاب	مین بچا لیتا نکرتا کچھ عذاب
کاٹ دیتا اسکے دل سون شرک سب	دین کا دیتا اُسے ذوق و طرب
تون کیا اسکو عذابان سون ہلاک	خاکسار یمین کیا تس غرق خاک
گر کیا اچھتا تون پیدا اسکے تین	دکھ نہتا مجھ کو عذاب اوس کے تین
دیکھ انکھیان کھول کر تو اے عزیز	لطف حق کا گر تجھے ہے کچھ تمیز
اس خدا کی جسکو بخشایش اچھے	کیا اُسے کس شی تی آلایش اچھے

حکایت وفا کردن موے مفسد و نماز نکردن زاہد بزور

ہوئی ہوا تھا مرد مفسد پر گناہ — لے طے تھے ہمکو رسانگی راہ
ایک زاہد اُستی کر کر احتراز — یوں اُتھا امیر نہین کرنا نماز
رات کون سپنے مین اوزاہد مگر — شادمان دیکھا اُسے جنت بہتر
بعد ازان پوچھا کہ تجھ کو ای فلان — کیا سبب جنت مین پایا تون مکان
تون تو دنیا مین اتھا لئی زشت کام — مہربان تجھ پر ہوا کیون کردگار
پس کہا زاہد کون او ای نیک پی — رحم حق تیرے پہ بیرحمی سون ہی
جب کہا تون اسیونا کرنا نماز — تب ہوا حق مہربان و کارساز
جانتا ہی کون کیا حکمت ہی یو — کیا ہی او انکار کیا رحمت ہی یو
بولتا کوئی طفل کون دیوا لینا — باؤ کون کہتا ہی جا دیوا بجا
بعد ازان آپلے ڈراتا ہی سبھے — کیون بجایا تون دیوے کو ای بچے
تو بچے کی مان بچے کون اِس سبب — مہر ولیکن اچھکے کرتی ہی عتاب
کام حکمت کے سمجھتے ہین کسے — جو چھپا ہی غیب مین سو کیون دسے
ہی ہزاران پل مین حکمت کر دکھائے — بوند کون دریائے رحمت کر دکھائے
رات دن گردشنہ یو سات آسمان — ہین سبھے تیرے پہ خاطر ای فلان
دوزخ و جنت اگر ہی کچھ تمیز — جان قہر و لطف اپنا ای عزیز
جزو و کل کیا ہی سو تیرا یو وجود — قدسیان کیتے ہین سب تجکو سجود
تون تکو دیکھ تون حقارت سون ایس — تون ہی دنیا مین تیرے سون سرس

جسم تیرا جز ہی اور کل ہے جان	جز سوں کل اور کل سوں جز ہے بیان
کل اتھا سو جز تیرا پیدا ہوا	جز اتھا سو کل ہوا تون شیدا ہوا
نین ہے جیوں تن سوں جدا اور تن سو جیو	دیکھ خوبی ہو سو جیو ہے جیو سو ہو
جب احد کو نین ہے اس میں عدد	جز و کل کہنا نہیں ہے تا ابد
ابر رحمت نین برستا جوں لگن	شوق دل کا نین ابلتا تو لگن
باغ میں ہوتا ہے جب گل کا بہار	او سو تیرے کاج ہے ابد و ستار
یو فرشتیاں کی عبادت سر بسر	ہے سگل تجھ کاج ای روشن گہر

حکایت خبر دادن عباس رضی اللہ عنہ

نقل ہے عباس سوں جو حشر کون	ہونینگے کالے گنہ گاران کے مون
ہو رہینگا خلق سب حیران و دنگ	دل پریشان ہول زیادہ حال تنگ
حق تعالی تب طلب کر کر ملک	جو اچھینگے اس زمین تا فلک
کی ہزاران سال عبادت انکی سب	لیک بخشیگا گنہ گار انکو تب
پس کہینگے او فرشتے ای الہ	مارتے ہیں کیوں ہماری خلق راہ
حق تعالی ان سوں بولیگا ہزار	کیا نفع طاعت سو تمنا کو نہ یان
خاک کیا نکا اس منے ہوتا ہے کام	ہے بجا بھو کیان یو دینا طعام

سوال سایل چہارم و جواب دادن مرشد

پس کہا جو تجھ پہنچنے اگے بات	جو ہے میری اصل میں نامرد ذات

مجھ عجب دستا ہی میرا مجھکو حال | ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم ہی خیال
کب سو زاہد کب سو رند و کب سو مست | کب سو عاقل کب سو نادان خود پرست
کب سو یارو مین خراباتی ہون مین | کب سو گوشے مین مناجاتی ہون مین
کب سو شیطان مجھکو ہووے راہ بر | کب فرشتہ مجھکو لاوے راہ پر
مین سو دونو مین چلے حیران ہون | فکر مین آپس کے سرگردان ہون
پس کہا حد حد کہ سچ یہہ بات ہی | طبع کیسکے سب جنم یکدھات ہی
یک طرف سون پاک اچھتے گر کبھی | انبیا آتے نہ بندیان پر کبھی
پس تجھے طاعت کی رغبت آئی جب | تھہر کر جب دے لکون اس رغبت مین تب
سب جنم کرتا ہی تو نگر سرکشی | لیکن آخر پائے آرام و خوشی
گر خیال آتے ہین تجھکو رنگ رنگ | ایک رنگ مین تھہر ہو کر دے نہ رنگ
کیا ہی تیرا نیت غفلت کا غرور | آرزو جسکو ہی روتی کی ضرور
کیا ہی روتی پیت بھر نکار دل | کیا ہی رونا ین بھرا اسرار دل
پرورش اس نفس کی ناچیز ہی | جن کیا یو پرورش سو ہیز ہی

حکایت گم شدن در بغداد شبلی رحمۃ اللہ علیہ

گم ہوئے بغداد سون شبلی اگر | دھونڈتے لوگاں لگے وین گھر بگھر
یکطرف سون دیکھتے سب تھارتے | ہیجڑون کے گھر منے ناگاہ پائے
دیکھتے کیا ہین تو شیخ رو رہا | خشک لب اور زین تر تن زار

کبھی ہوس ہی مغز بیشو تو ہی
مشغول ہی منتظر سو بو ہی
اول بھی بہا ہی بلکہ آخر
باطن بھی بہا ہی بلکہ ظاہر

بیچ آج سو کال تھا نہ تھا اور
تھا کال سو آج ہو رہی طور
یہ ساق مین جو تھا سو آج
ہو ہوتون جا ہی عجب ہی

ابھی سون یہ بچ
تو بات نہ ابتدا و ناہ
نا سو سوسی یک نہ تھیر ہونا
تک بات ہو یک ہا دو جونا

اول کیا تو دھنی کی او صورت
ن ہی نہ تو قدیم دلکی صورت
اول کیا اوطلسم ہی عجب
یو بچبوت جسم ہی عجب

قاضی کوں و سے مجھ بجا نہ
نیم ایسکا جھوا یجھا سے
پچھ بول نا ہو و سر انجان
دل کیا تو جو لیکاں ای سمجھ جان

بعد ازاں لوگاں نے بولے ہے عجب | شیخ کا استھار آنا کیا سبب
جواب فرمائے کہ ای تم دامناں | ہے عجب فرقہ نہ مرداں نازناں
مین بھی رہ مین دین کے انکے ہین | نا مثال مرد نا مانند زن
جب جوانمردی سو میرا دل ہے | لاج آتی ہے کلاہا مجھکوں مرد
جنکوں توں ہے راہ مین مولا کے غم | جانتے ہین او اپس کوں کم سو کم
گر تجھے بھی کچھ ہے اس غم کا اثر | خودنمائی اور خودی سو در گذر
بال بھر مین ہوں نکر سمجھے جو توں | خودنمائی مین گئی تیری اجوں
خودنمائی کیا سو تیری دل کشی | خواری و عزت سو دلگیری خوشی
اس خودی کو توں اپس کا بت نکر | ہو نکو بت گر اگر ہے کچھ خبر
بندۂ حق ہے تو مت کر بت گری | مرد دین ہو رہ نہ مرد آزری
جانتے ہین بات یہ سب خاص و عام | بندگی سوں کوئی نین برتر مقام
بندگی کر بندگی مین رہ سدا | غیر سوں عزت نکو منگ ای گدا
ہین ہزاراں بت جو تیرے دل مین | مت کلا صوفی اپس کو خلق مین
ای مخنث نین ہے تو مردانہ جب | جامۂ مردانہ تجھکوں کیا سبب

حکایت خصومت دو صوفی در پیش قاضی

دو جھگڑتے آئے قاضی کن فقیر | قاضی انکو لیکو جا گوشے کے دھیر
بندسوں کہنے لگا آہستہ یوں | جو تمین درویش ہو لڑتے ہین کیوں

جانے تو بیچی بچی ایچ نا کی
کاکل مین انچھ کیاں سو پاکی
یک اب بنی الرگت ہی دو جا
ابن دھوئے سو دست نین ہی دوجا
یو تو نجس او پلید ہے جین
اس دو سوں بڑا دی کے اپین
چنانچی پلید سے پلیدی
یو بات بچے یا سب بات شہیدی

سمجھنا اسکوں سب انچھا دی
خرم ... نا امرا دی
شادی ... عم کے سیاے
... علم سے سیاے
ارما

مردہ ہو کر پہن بیٹھے ہیں کفن
کیون عبث لرتے ہو تم زندیاں سن

ہی اگر کرنے پو دل جنگ و جدل
یو کفن پہنے ہیں کیون جیب بدل

مین تو قاضی ہون نہیں مرد فقیر
اس کفن کو دیکھ شرماتا ہون پھیر

جو ہی تمنا اس رضا کبر و منی
اوتر بیٹھو سر پو اپنے دامنی

جب تلک نین فقر کا کچھ عشق و درد
عارفان کن او نہ عورت ہی نہ مرد

عشق کا دعوی اگر ہی تجھکو کچھ
جا گذر کر جیو سوت منگ جیو کی بچ

جھوٹھ کے دعوے منے سرمت اچا
جگ مین رسوائی سون اپنے کو بچا

حکایت عاشق شدن گدائے بر بادشاہ

مصر مین کوئی بادشاہ تھا نامدار
پس ہوا کوئی اسپو عاشق زار زار

جون خبر عاشق کی پہنچی شاہ کون
وین بلا اس عاشق گمراہ کون

کامین آہستہ بولیا بات یو
تون اگر عاشق ہوا ہی مجھ پو تو

دو بچن کہتا ہون کر یک اختیار
یا کردن سر کو جدا یا بھاؤن بہار

نین زیادی بات ہی یو مختصر
سر کٹا یا چھوڑ جا میرا نگر

جو نہ تھا او عشق مین ثابت قدم
شہر سون جانا قبولیا ایکدم

جب منگیا او شہر ست چلنے کو بات
شاہ نے بولیا کہ ڈالو سیس کات

پس کہے لوگان کہ ای عالم پناہ
کیا سبب سر کاٹتے ہین بیگناہ

پس کہیا شہ نے کہ او عاشق نہ تھا
عاشقی کی راہ مین صادق نہ تھا

راسے کچھ عشق کا اچھتا اثر — وین کھرے رہتا کہ کا نوس کر
جس کوں سر معشوق ہے پیارا اچھے — عاشقی کے بینت سون نیارا اچھے
سر کتیا تا گیو و کرتا اختیار — مین ایس کا اسپو کرتا جیو نثار
جب نہتا عاشق او دعوے دار تھا — سیس اسکا کاتنا درکار تھا
یو کیا مین بات یون ای نیک جے — نا اچھتا دعوی کرے نا اور کو سے

سوال سائل پنجم وجوا دادن ہدہد

پانچوان پنچھی ہوا یون عذر خواہ — جو ہی میرا نفس دشمن آہ آہ
کس وضا سون مین چلون تیرے سنگات — راہ کے رہزن کون لیکر اپنے سات
مین کیا یو نفس کب فرمان بری — اس کتے سون مین ہی مجھکو جابری
لاندگا ہوگا جنگل کا اشنا — یو کتا گھر کا ہی ہیت نا اشنا
مجھکون تون لی سا عجب آتا ہی یو — اشنا کو کاٹ کیون کھاتا ہی یو

جواب ہدہد

پس کہا ہدہد کہ ای نفس کمین — ہی کتا بدخوے اور لاغر یقین
گر سر اوے کوئی تجھکو جو تھہ موت — فرہی کی اس کتے کو پائے لوت
دیکھ ایس کے عمر کا سارا حساب — مین پن تیرے سو تینون بھی خراب
طفل پنے مین ہی تجھے نادانگی — اور جوانی پن منے دیوانگی
بتصیفے مین ناتوانی کاہلی — ہی تجھے ہیترن منے بے حاصلی

عمر تو نا چیز ہو گئی اُس سو ضا — پھر کو نا آہ ہستہ ہوئے اُسو ضا

اِس گنتے کے ہیں جہانمین کی بندے — خیف اُسکے دلہین نین لاگ گندے

مر گئے ہیں کی ہزار عالم وہین — یو کتا کافر نہیں مرتا کہین

حکایت عباس رضی اللہ عنہ و گورکن

کوئی مرد گورکن تھا کہنہ سال — پس کیا ایک شخص نے اُستی سوال

کئی ہی گوران کھودتے تیری عمر — کچھ عجائب تجھکون آیا ہی نظر

گورکن بولیا کہ دیکھا ہی عجب — جو ہی ستر سال نفس بے ادب

کھودتے گوران بجھا کر نین موا — ایکدم طاعت مین حق کے نین موا

حکایت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک دن عباس مجلس مین کہے — یو جہان گر کافران سون بھر رہے

اور دنیا کے ہین جہان تک بوالفضول — صدق سون اپنے کرین ایمان قبول

ہو سکے یو بات اما نفس یو — پائے نا ہرگز مسلمانی کی بو

کئی ہزاران آئے ہین پیغمبران — معجزے دکھلا ہین کئی کئی بران

نفس کافر سون مسلمان نین ہوا — مارنے سون بھی نگی نین موا

سخت کافر ہی یو نفس پر غرور — مارتے بھی نا مرے نا ہوئے دور

بسکہ کافر پرور یمین ہین ہمین — نفس کے فرمان بر یمین ہین ہمین

دل تو یک رہوار کا اسوار ہی — سات اُسکے نیہہ کتا مُردار ہی

دو تر امید اہین ہی اوچھا / سمات اسکے الف تو رہا ہی دو تا

سوار کون چلتا ہی جتنا گھوڑا / پیمبر بھی ہو جاتا ہی اسمبر چھوڑا

اس گتے کون جن کیا مردی بند / جگ کے شیران پرستا ہی او کمند

اس گتے کون جن نے عاجز کر رکھا / نعمت حق کا اُنے لذت چکا

اس گتے کون باندا الا ہی جو کونے / اگر کے پھاندیان سون او بی بڑا سو گے

حکایت تکبر ہونن بادشا و جواب دادن گدائے

ایس گدا پر بادشاہ کیتا گذر / اس گدا نے نین کیا شہ پر نظر

پس کہیا شہ اسکون ای مفلس گدا / دیکھ آخر تون بڑا ہی مین بڑا

جواب دیتا بعد ازان مرد فقیر / بات یوں مت پوچھ مجھ سون ای امیر

گرچہ ایس کا سر جھانا خوب نین / بات پر تیرے کتا ہون بات مین

جب نہیں تون راز دیکھا راز دار / خوب تر تیرے سون ہو مین لاکھ بار

حکم مین جس نفس کے تون ہی جنم / او سو خر میرے سواریکا ہی جم

دو سو تیرے چڑھ کے کھاندے پر مدام / نت پھراتا ہی تجھے دیکر لگام

مین سو اسکی پیٹھ پر ہو کر سوار / لا رکھا ہون حکم مین رانا تلار

جب گدھا میرا ہی تیرے پر سوار / مین بڑھایا تون سو کہہ مجھ ایکبار

ہی گتے سون نفس کے تون آشنا / نین ہی یہ راہ دین سون تون آشنا

نفس کے منگتے سیتے مین ہی خوشی / طبع خاکی کون کیا ہی آتشی

دو چار ہین نفس کین ہین آ رکھ
دو دو پیچ ہین دل کے ہت کا بت
خوش ہوئے سچا اپنے حال کے مست
جیون اوڑنے نیل و نال کے مست

ہین رہی اس الستی شہو سون آب	آ گیا ہی لو دل سون تن سو تاب
ہو گئے ہین کان بو ترے نین دہند	سہو زیادہ ہوش کمتر عقل کند
گئی جوانی آئی پیری ای فلان	تو سو چپ بیٹھا ہے غفلت مین یہان
ہین سمجھ تجھ کون جو کیا ہے یو نشان	لشکر شاہ اجل کی ہی نشان
دن پو دن بیکار لگے آتے ہین چلے	تا کہ تا آئیگا شاہ اجل
جا پڑیگا تون ہزاران دل سے	تون کدھر کتا کدھر تیس دل سے
بھی تمہین یک تھار ہونے کے نہین	جا ملینگے پھر کے دو زخمین کہین

حکایت تنبیہ لومڑے

لومڑیا نکابن مین جو ترا تھا کمر	عیش سون رہتے تھے ملکر مادہ نر
ناگہان کوئی شاہ نکلیا تھا سوار	باز چیتے اور کتے سنگ لیکو شکار
جون لئے جنگل سے دونون کو گھیر	نر سون مادہ بولی تھا بیو سلون موسیر
جو ملینگے پھر کہان ہم مادہ نر	نر نے بولیا پونستی دوزان کے گھر

سوال سائل ششم وجواب دادن ہدہد

بعد ازان پنکھی لگے آیا پچھتا	راہ کی محنت سون منہ کر کو تھتا
بات کا راجو مجھے ابلیس تی	ہین خلاصی ایکدم تلبیس تی
رات دن لسکا لگیا ہی مجھکو کھوتر	نا مرا چلتا دسے تجھ سیو زور

جواب دادن ہدہد

آپ ہوئے نین جو غرض سون ڈوش ہیر آسر
طلب جاکر ہوں انفا جو ہوئی دیر
دو چار کون دیکھ ہون دفا
دو چار ہین اور ہو بے نہر ایک

آگی دیج کیا آب تک بھی نمانا
اور دیو بکھی جی نس سون زور دار
ایسی چار کون نے ایسی بکھ بل ہین
جیون بال بل آبستہ نفس ہین

پس کہا ہدہد کہ تیرا نفس سگ   ہے جہان ابلیس کا بین وان سلک
نا تو یہاں ابلیس نا تلبیس سے   آرزو ہر یک تری ابلیس ہے
ہوئے لگ یک آرزو تیری تمام   تجھ بین سو ابلیس پہنچے والسلام
یو دنیا تو تجھ عجب جاگیر ہے   سربسر ابلیس کی جاگیر ہے
تون نکو جاگیر مین ست اسکے ہات   تا کریگا او کبھی تجھ سون بات

حکایت مرید در شکایت ابلیس

کوئی کیا ابلیس کا جا کر گلا   پیر سون اپنے جو تھے اہل جلا
جو پڑا ہی دو یقین میرے دنبال   چھوڑتا نین کسو ضا میرا خیال
رات دن کرتا ہی مجھ سون مکر و فن   دیکتا میرے ہوا ہی راہ زن
پس کہے شیخ اسکون جو ابلیس بھی   دکھ تیرا اور دکیا ہے یہان کبھی
جو میری جاگیر ہے دنیا تمام   یون سو دہان کرتا ہے اکر دھوم دھام
پس کہوا اسکو کہ ای مرد گدا   چھوڑ کر جاگیر میری ہو جدا
مین بھی تیرا چھوڑ کر دیونگا خیال   پس بخت ہو دین کا مارگ سنبھال
نین مجھے کچھ دین کے لوگان سون کام   اصل مطلب یو ہی میرا والسلام

حکایت عیسیٰ علیہ السلام کہ ابلیس را دیدند

کین سوتے تھے حضرت عیسیٰ مگر   سرتلا اپنے ستے کی اینٹ دھر
کھلے ترے جب نین اسکے نیند سون   سامنے دیکھے کھڑا ابلیس کون

در بیان عرفان

پس کہے ای لعنتی یون بہاین کہان	جواب دیا اینت میری ہی جہان
یو دنیا اور سب یو دنیا کا متاع	کل میری جاگیر ہی ای بے نزاع
پاس جکے یو دنیا اور زر اچھے	دوستو میرے کام کا چاکر اچھے
جو سنے عیسی نے لعنتی بات یو	اینت اوست ورہے بہر ہوین یو
پس کہیا ابلیس نے عیسی کو دین	تم تجھے اب سنو رہو جاتا ہون مین

رحمت خواستن شخصی از حق تعالی و جواب دادن دیوانہ

کوئی منگتا تھا دعا وقت نماز	اے خدایا مجھ یو رحمت اور نواز
بول اٹھا دیسے منے دیوانہ ایک	کیون نہ رحمت پایگا جب تو ہی نیک
یو تری دولت یو دنیا کرّ و فر	یو ترا اسباب اور چاکر نفر
یو ترا ناز و تکبر یو غرور	یو ترے باندی غلامان در حضور
یو تری ایوان صوفی زرنگار	یو ترا دنیا منے عز و وقار
دیکھ اپس کون رہ طرف نیچا کہ پی	مستحق و رنج کا یا رحمت کا ہی
آ ادھر میرے نمن ہو جا ننگ	ابد از ان رحمت خدا کے پاس منگ
جو لگون دنیا سے دل توڑا نہیں	نقد دولت دین کی جوڑا نہیں
گر تجھے ہمت ہی کچھ مردان کی سار	سب سون اپنا دل پھرا لے ایکبار

تنبیہ

کیا کہیا ہی خوب کوئی مرد یقین	یو خلایق ہوش خشک کچھ نہین

خبر نین مردے کو رکھتے منہ پھرائیں — مغز بھی کون تو ہرگز کچھ نپائیں
کہا ہوا جو مکہہ پھرایا اب کنے — مکہہ پھرایا نین جو کوئی جیتے سنے
خشک ڈالی کو جو کوئی پیرے تو کیا — مر گئے پر کوئی مکہہ پھیرے تو کیا
زندگی مین جسکون ہی دنیا کی حب — عارفان کن اوہی ناپاک و جنب

سوال سائل هفتم

ساتوان آیا پنکھیرو بعد ازان — معذرت سون اسوضع کھولیا زبان
جے میرا دل تو بہت زر دوست ہے — عشق زر سون مغز باقی پوست ہے
جب لگون زر نا اچھے میرے کنے — تا اسون گل کے نمن گلشن سنے
عشق مال و عشق گنج و عشق زر — مجھ کون معنی سون کیا ہی بے خبر

حکایت جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد نے ای دنیا پرست — کیون ہوا ہی اسوضع غفلت سون مست
زر سو کیا ہی ایک رنگین زر و سنگ — تون سو خوش طفلان نمن ہی دیکھ رنگ
دیکھ کر زر کہون تو بسریا ہی خدا — دو دشو تیری راہ کاٹت ہی سدا
تا ترے زر سون کسے ہی کچھ نفا — تا تجھے اس زر سون ہیگا کچھ وفا
جب تون کچھ درویش کو دینے منگے — آزمایش اوس کی دین لینے سنگے
آئے تا خاطر پو تیرے عمر و زید — ایک جو دینے بدل ڈھونڈے جنید
زر کی پشتی سون اچھے تجھکو فراغ — او سو تیرے پشت کون دیتا ہی داغ

عشق مین زر کے ہوا یا سب عمر | رات دن جیو کو ترے زر کی طلب
فکر سون زر کے تجھے نت مشغلا | زر نہین تو جیو بو تیرے ہی بلا
اس وتعند مین کہون [illegible] | دین و دنیا ہلکو کہون تات آئیگا
ہی اگر تجھ دل [illegible] | خرچ کر سن زر کو اُسکی رہ مین سب
دیکھ جا مصحف [illegible] | لن تنالوا البر حتّے تنفقوا
تجھ کون جو [illegible] | بلکہ [illegible] سے جیو سون اپنے درگذر
جیو سون آخر [illegible] | کان ہے تیرا مال جب یو جیو نین
[illegible] | او بھی آترے آئی تیرے رہ مین
دے چلا اس [illegible] | جیو تو دے اُسکا ایس جیو سو خیال
نین چلا یا گر [illegible] | تب خلاصی پائیگا تون مار سون

حکایت حریصی یا پیرکے مریدی [illegible] بود اینکہ

تو مرید یک تھا مگر کس پیر کون | کچھ رکھا تھا زر چھپا کر پیر سون
پیر کون بھی کچھ اتھا [illegible] | بین کیا کب [illegible] سون اوہ باہر دلے
ناگہان آیا سفر در پیش کین | پس چلے ملکر مرید و پیر دو تین
آترے کین بن بیابان مین مگر | وہان سو یک مارک مود دا آئی نظر
بعد ازان پوچھا مرید تا یہ در | پیر سون اپنے کہ جانا اب کدھر
شیخ بولے ست کو اپنے قدر کی چیز | پس چلیا جا ہر کدھر بھی ای عزیز

مسلون جو کہین صفات ذاتی
پایا ذر صفات مین صفاتی
اس سبین [illegible]
اس گیا مین [illegible]
[illegible]

زر سو کہا جیو کا خطر ای مرد راہ — کہا دنیا کہا دین مین ہی آہ آہ

تو ہی زر کی فکر مین پسندیں مدام — کی ہنر سے مکر کے کرتا ہی کام

دین کے مارک سنے تو پڑ رہے — جیوں گدھا دلدل مین پڑ کر اڑ رہے

زر سو کہا ہی بات مین تیرے کوا — تو سو پابند اس منے پڑ کر موا

اس کو سے سون کر حذر ای سالکن — اس منگ نت حق سون پیشفے کمن

حکایت شیخ بصری سوال کردن از رابعہ بصری

شیخ بصری رابعہ بصری کے پاس — جا کہ پوچھے بات یون ای حق شناس

اونمن جو تم پچھنگے کین سنے — نا تمین بولے نہ بولیا ہی کنے

خود بخود جو دل سون ایچا ہوئیگا — او مجھے بولو جو برجا ہوئیگا

پس کہے بی بی کہ ای شیخ کبار — سو تمین کلنتے اتھے کین ایکبار

اٹھے دو دینار اُسکے مجھکو دین — مین لیتے یک تانخہ مین دونو کو مین

خوف سون آفت کے دلیں دیکھے رینگ — نا تمین ہر یک رکھے دینار ایک

نامیا دل کے دونون ایک تھار — واہ ذن ہو جائین میرے ایکبار

تون سو جو جو تر نا ہی زر مدام — نا حلال آتا ہی دلین نا حرام

مر گئے پردار تان اوکھائیں مال — سات تیرے آئے نا زر جز وبال

آج خوش دل ہی تو زر کے عشق سون — زر بدل بیچا ہی اب سیمرغ کون

راہ مین تجھکون جو وہان یکبال ہم — سات کیون نیجائیگا یو گنج زر

چال جھٹی کی پکڑ یہان ای عزیز	تا شکر کا گنج ہوئے تجھکون نصیب

حکایتِ عتابِ حق با عابد بے کرد

ایک عابد تھا جسے سب زندگی	چار سو برسان کیا تھا بندگی
خلق سون دنیا کے جم ناساز اچھے	حق سون پردیکے بھتر ہمراز اچھے
ہمدم اسکا کوئی نتھا جز یادِ حق	ہر نفس اللہ اللہ کا سبق
چار دیواری ہین اسکے یکدرخت	خوشنما تھا سبز تر جون سبز بخت
اسپہ گھر کر یک بنکھیرو دلنواز	شوق سون چہکے ہوا الحان ساز
عابد اس آواز سون دلین لوبھا	لار ناتھا کان یکدم جیتو بہا
حق پنے پر اس زمانیکے خطاب	یون گیا غیرت سون اس عابد کے باب
جو کہو یون جالکے اسکون ای عجب	یو جو تو طاعت کیا تھا روز و شب
اس مدت کا شوق اور سوزِ جگر	کیون دیا تون یک پنچھی کون بیچ کر
گرچہ لی ساتھا سیانا تون پنچھی	کیون ہوا آواز سون پنچھی کے چھی
مین خریدیا تجھکو تون بیچا اسے	کیا وفاداری دسی لایق تجھے
اس وضع ارزان فروشی بھی نکر	مین ترا ہمدم ہون تجھکو نا بسر

سوال سایل هشتم

بعد ازان آیا بنکھیرو اٹھوان	غم زدہ خاطر پریشان دلگران
پس کہا مجھکو تو یاد آتا ہی گھر	جیتو خرچتا ہون ہٹ سامال زر

خاص بھاری اور بچھے ہیں زرنگار — دل کشا و جان فزا جیون رووے بیا
ہووے جسکے دیکھتے دلکون فرح — کسو ضع اس گھر کوں دیوں طرح
بیٹھتا ہوں بادشہ میں ہکو وہان — بادشاہی چھوڑ کر جاؤن کہان
کان پھرون گھر چھوڑ کرین وار دآ — بات کا دکھہ سو سنا کان جاؤن بھا
باندھتا ہی گھر میرا جنت سون ہوڑ — کوئی عاقل جا کیون جنت کو چھوڑ

حکایت جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد اسے ای کم ہمت — کیون رکھا ہی بھارم ہو جنو کی گمت
کیا ہی دو زخ بھا کر زمی خراب — تو اسی مین حلکو ہوتا ہی کباب
گھر تیرا جنت اچھو یا خلد اچھو — ہی اجل کا تجھ بندی نہ سوا و
موت سون تجھکون اگر ہوتا امان — خوب تھا یو گھر تجھے اور یو مکان

حکایت قصر ساختن بادشاہ وپند دادن زاہدے

گھر بنایا بادشاہ کوئی زرنگار — مال و زر کر خرچ لئی سابے شمار
جب ہوا حاصل عمارت سو فراغ — کر دکھایا فرش سون تیں شکل باغ
لوگ ملکے ملک کے آنے لگے — راحت اسکو دیکھ کر پانے لگے
بعد ازان یک روز شاہ کا مگار — جشن فرمایا مجالس کو سنوار
سب وزیران اور ندیمان کو بلا — پس حکیمان اور امیران کون بلا
خرمی سون دل کے یون کینا سوال — یو محل کیا ہی سو بولو سب احوال

پچھیان ہی ہور پچھیان نانا
سچھیان پچھین گیان تین سمانا
ایک گیان بھون گیان اڑیچ چھپا
ایک گیان سون گیان پچھین پیا

حُسن وخوبی دیکھ کر چپ نا رہو | کچھ تو بھی یا کی اچھیکی سو کہو
بعد ازان سب ملکے بولے یکزبان | اس جہا مینٔ تو نہین ایسا مکان
اس لطافت کا محل کین بر زمین | کوئی نہ دیکھا ہی نہ دیکھیکا کہین
ایک زاہد نے سکو وین بولیا جواب | مین کہون گر شہ نکو لائے عتاب
اس محل کو گر نہوتا ایک کھوٹ | سچ اتھا فردوس ہور جنت کی جوت
شاہ نے بولیا کہ او کیا ہی سو بول | چپ نکو بیہودہ کیا ہی اپسو بول
پس دیا زاہد نے اس شہ کو جواب | اسکو عزرائیل یا دیکا خراب
ہوسکے تو دور کر یو کھوٹ سخت | نین تو کیا ہی یو محل یو تاج و تخت
گرچہ خرم ہی مکان سو جیون بہشت | موت آخر کو کرینگی تجکو زشت
یو خلل نچھتا تو خوش تھا یو محل | کیا کریگا تو جو باقی ہی خلل
اس محل پر کچھ بزرگی کر نکو | کسریٰ کا تاج سر پر دھر نکو
دیکھ کر شاہی تری اور تخت یو | کہہ سکے نا عیب تو کوئی نا کہو
دیکھ کر دولت کو تیری یو رچا | نا کہے گو عیب تو ہی واے وائے

حکایت ہمد رن معنے کو یہ

کوئی بازاری کیا گھر زرنگار | جب ہوا گھر حسن و خوبی سنوار
قصد دل پر میزبانی کا دیا | شہر کے لوگان کو جا دعوت کیا
دوڑ تا پھرنے لگا جب گھر بہ گھر | خلق عالم کو بلانے ہر کدھر

زر گرچہ گل پری ہی لالہ
یا بلبل جو یہ سی کون ہی بالا
فاسخ بو کیا قطبان سون
تم نشہ کی اپنے زبان سون

ایک دیوانہ دیکھ کر بولا اسے — بات کہتا ہوں اگر توں مانے
دل میں میرے لی اتھا ای خام رگ — جو ترے گھر جلکے یکدم اوں ہک
نیت ہی لیکن مجھکو فرصت شغل سوں — دکھ مجھے معذور جا ای مرد توں
دیکھلے مکھری کو ای صاحب کمال — کس طمع کا دل میں کرتی ہی خیال

حکایت عنکبوت

ساند میں لوگاں کے جالا باندھ کر — دام کرتی ہی مکھیاں کا سر بسر
کوی مکھی سنہری تو اسکا پی رگت — کرکے رکھتی ہی ذخیرہ بے ہمت
وہ مکھی جالے منے جب سوکھ جائے — پس ہلوں کی دن لگوں جب اسکو کھائے
ناگہاں گھر کا دھنی استھار آ — توڑ کر سٹتا ہی سب یکبار کا
یوں ہچ تیرے دل منے دنیا ہی یو — یو تیرا گھر اور ذخیرہ مو بمو
جان کا جس روز مالک آئیگا — ایک پل میں سب فنا ہو جائیگا
یو تری دنیا و دولت اور سبھی — توں نہیں تو بول مجھکوں کاں رہی
قید اپس کا جان یو گھر اور سرا — قید میں ہرگز اپس کوں مت سترا
کیا یو دنیا ہی جہان پر غرور — چھوڑ جاویگا اسے ایک دن ضرور
کھول ٹک انکھیاں تجھا اس راہ کوں — چل شتابی ڈھونڈھ لے درگاہ کوں
جب تو اس درگاہ لگ چل جائیگا — جگ میں عزت سوں کبھی نا پائیگا

حکایت شخصی کہ فرزندش وفات یافتہ بود

مر گیا تھا طفل کس کا از قضا
باپ سدھ بدھ کھو کر دیوانیکی دنا

بیٹھ کرتا بوت کن ہو بیقرار
بولتا جاتا تھا یون زار زار

ای بچے میرے جہان نا دیکھ کر
کیون کیا تھوڑیچ دن آخر گھر

ایک بیدل نے کہا سن ای فلان
تو سمجھ سو بات ان دیکھا جہان

عاقبت مرنا اسے ہی یا نہین
جان لے اس بات کو دلمین یقین

سو برس گر وہ جہا مین پا رہتا
تو بھی یو لیگا کہ مین دیکھا نہ کچھ

عمر تو ایک پل سنے جاتی ہی آج
کب کریگا درد کا اپنے علاج

جب تلک چھوٹا نہین نفس خبیس
گند مین ڈوبا ہی تو عاشق نفیس

سوال سائل ہم

یس کہا اگر نوان ہنیچھی سخن
جو ہی مجھکو ایک دلبر سو کٹھن

عشق مین اسکے ہی یو جیو بیقرار
ہاتھ سو جاتا رہا ہی اختیار

منجھ خیال اسکا ہوا ہی راہ زن
اگ مین جلتا ہی سارا تن بدل

ایکدم اس بن مجھے آرام نین
صبر سے ایک ذرہ مجھکو کام نین

دل نہین سو ہاتھ مین مین کیا کرون
کس وضع سو پاؤن مارگ مین دھرون

کس وضع اس ماہ رخ کے رخ بغیر
رخ کرون کس رخ کدھر کو جاؤن پھر

درد کو میرے تو درمان دے
عشق مین نا کفر نا ایمان دے

کفر اور ایمان میرا عشق ہی
درد کا درمان میرا عشق ہی

عشق کے غم میں نہیں کوئی ہمنفس — ہم نفس میرا تجھے تو عشق بس
عشق نے ایسکے جلایا ہی مجھے — خاک اور خون میں ملایا ہی مجھے
ہو رہا ہوں صبر اور طاقت سو طاق — سدھ بکل جا دلین بیٹھا ہی فراق
چاک سوزاری زار سینہ آہ آہ — دل ہوا ہی غرق خونمین خاک راہ

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ ای صورت پرست — منزل معنی سون مطلق دور دست
عشق صورت نین ہی عشق معرفت — عشق شہوت بازہی حیوان صفت
حسن کو جس روپ سو نقصان اچھے — جیو لگانا اس تی جایز کان اچھے
جب تلک نین اصل حسن بے زوال — کفر ہی اس حسن پر بندھنا خیال
بھول مت اس خلط و خون کے حسن پر — جانتا ہی اسکو تون مثل چندر
وہ تو ہی سب خلط اور خون کا بناؤ — دمبدم کرتا ہی آرزو اور چاؤ
حسن گھٹ جائے وہ خلط و خون کم آئے — زشت اسکے سار کا پاوے نکوئے
پس نکو کر حسن صورت کا خیال — حسن معنی ڈھونڈ ھ ای صاحب جمال
حسن معنی جب تجھے دستا ئیگا — خالق و رازق کو اپنے پا ئیگا
صورتان یو نین سو فانی ہوین سب — کیسکو عزت نا اچھیگی غیر رب
دوستی صورت کی ہی سو اِتال — ہوئیگی ایکس کی جیو کی ایک کال
دوستی معنی جو ہی حسن غیب — عشق میں اسکے نہین کچھ تجھکو عیب

دوستی پر خیر کی رب کے سوائے	سب جسم مجھکو پریشانی مین بھائے

حکایت گریستن دردمند و پند دادن شبلی رحمۃ اللہ

کوی شبلی پاس آیا دردمند	شیخ پوچھے اسکو کیون ہی دردمند
پس کہا وہ ای بزرگ نامدار	تھا میرا محبوب ایک پیارا نگار
مر گیا کل وہ سو اسکے غم مین مین	ہو رہا ہون اس وضع ماتم مین مین
شیخ بولے کرتون ہی یون غم زدا	کیا ہی تو غم استی اگلا تجھ سزا
جا اتا دھوند اس وضع کا یار تون	جو مرے نا او نہووے زار تون
یار ایسا جسکے مرنے سو ہی ڈر	دوستی مین اسکے ہی سو سو خطر
حسن صورت کا اچھے جن مبتلا	نین عجب جو آئی اسپر ہو بلا
او سو یکدن اس جہان سو جائیگا	حیرت و حسرت مین تجھکو بھائیگا
یا تو جاوینگا اسے یہان چھوڑ کر	حیرت و حسرت مین دلکو جوڑ کر

عاشق شدن شاگرد بر کنیزک استاد

ایک جوان نوخیز تھا چالاک طبع	صاحب ہوش فراست پاک طبع
رات دن تھا علم کی تحصیل مین	کوئی گھڑی جاتی نتھی تعطیل مین
سب دنیا کا چھوڑ دیکر کاروبار	بحث او تکرار مین تھا استوار
مہربان اسپر اتھا استاد بھی	نین کیا یکدن غصہ اسپر کبھی
جان تلک شاگرد تھے جسکے تمام	سب سو اگلا پیار اچھے اسپر مدام

از قضا استاد کے مندھر ہتی — خوب صورت ایک باندی تھی کہ
دلربا دلدار دلبر جو نکہ حور — جسکو پاکاں دیکھ ہووین ناصبور
ناز کی پتلی سراپا دلبری — رشک کھاوے دیکھ کر جسکو پری
فتنہ غمزہ نین ٹک رہزن ادا — عاشقاں کی جان و دل تسپر فدا
حسن دریا مکھ کنول تل سو بھنور — زلف تس دریا سو نکلا ہے عنبر
شکرین لب شہد سے امرت بچن — نین جیون بادام مکھ پستے دہن
دیکھ کر اس دھن کو یہہ شاگرد کین — مبتلا ہو کر گیا یک پل مین دین
دل ایس کا مدرسے سے توڑ کر — علم دانش کا دیا سب چھوڑ کر
عشق کا ابجد لگیا کرنے کو یاد — حسن کو دلبر کے سمجھا اوستاد
درس علم و فضل کا دل سوں بسار — دل لکھیا لینے کو درس روے یار
ہو گیا یکبارگی رنگ زرد و زار — زعفران نمنے ہوا رنگ عذار
عاقبت ہو کر پڑیا بیمار عشق — غم غصہ کرنے لگیا تیمار عشق
ناگہاں واقف ہوا استاد کین — پس بلا باندیکو اپنے تھار وین
طفل کو چھتر ایا اسکے دونوں مانہہ سون — کاڑ دالیا حال دیگر خلط و خون
تاکہ ہوئے اذ زرد و زار و ناتوان — رنگ گلناری ہوا جیون زعفران
ہیکطرف سو گئی سنگل خوبی نکل — سوک گئے جل بن سجل کنول کے کنول
موں لتک آیا گئے گالاں جھٹک — جا لگیاں دو گانمین انکھیاں پلک

حسن مین سکے نہ کچھ باقی رہا | ما شراب شوق نا ساقی رہا
او جو تھا اخلاط اور خون گندہ بو | سب رکھا تھا جمع کر استاد یو
بعد ازان شاگرد کو بھیجا بلا | پس دکھایا اسکو او باندی کو لا
ہو رہا شاگرد اسکو دیکھ دنگ | بھی نظر کر نیکون لایا دلین ننگ
پس کیا شرمندگی سو سر تلار | ہو گیا بیزار اس تی ایک بار
بھونی سا اس پہ پیکا دیکھ حال | دل منے اپنے نیت پکڑیا گھتال
عشق کی تھنڈ ناپ گئی دل سو نکل | ہوئی شفا سو رنج و بیماری بدل
بعد ازان استاد نے اس طشت کون | لا رکھا آنگے جو تھا پر خلط خون
پس پچھے شاگرد سون کیا سوال | اے جوان اب راستی سو بول حال
کان گئی او رنج و بیماری تری | کان گئی او خواری و زاری تری
عشق کی او سوزش و گرمی کہان | شوخی و رندی و بے شرمی کہان
رات دن باندی کی جو تھی آرزو | دیکھتا کیون نین کھری ہے روبرو
عشق سون جس کے کیا تھا رنگ زرد | کیا ہوا کیون ہو گیا او عشق سرد
آرزو کرتا اتھا جسکی مدام | او سو ہی اس طشت مین بھر کر تمام
یو نجاست اس تی جب باہر پڑی | سبو تی ہو سا تجھے تیرے کھڑی
تو نتھا عاشق مگر اس نار کا | بلکہ عاشق تھا تو اس مردار کا
بات یو سنکر جوان توبہ کیا | بار دیگر مدرسے کی راہ لیا

جی سو بچی سیگیان آگی تھمن
سو سو جھارہ دن ہے جنک
دو دو دن مین ایک دیج و رے
ریب گریبان سکون چھوڑ کر چھپاے

وہ دن مین نور ایک کو کہان ہے
پھر گیان سون اگرچہ دو جہان
ای گی تی زوال گیان تی پاک
اس پندتی او پران تی پاک

[illegible]

احسن [illegible]
عقلمندو اسا نا زکر ما
ہی راز کون جھو تو باز کر ما

اور نین بھی ہی اور نہ عمر بھی ہی ثانی [illegible]
بولو عمر جو جیوتی [illegible]
یک اولی سوال [illegible]
ثانی [illegible]

جسکی ہی صورت پرستی کا خیال	اب بھی صفت سون ہوویگا اسکا وصال
اصل صورت نفس شیطانی سمجھ	اصل معنی وصف روحانی سمجھ
ترک صورت گر کیا عاشق صفت	دیکھ پیدا ز آفتاب معرفت
نفس صورت خلط و خون سیتی بنی	ہر صورت مردہ [illegible]
خلط اور خون سو اچھے صورت کو زیب	تو سکو کھا خلط اور خون [illegible]

حکایت تاجر و فروختن او کنیزک خود را با پشیمان شدن

ایک سوداگر تھا با ملک و مال	اسکو باندی ایک تھی صاحب جمال
ناگہان بیچا اسے یک کس کے ہات	پھر کے پچھتانے لگیا کئی دن رات
دہ نسک دلدار بن اسپاس جا	بھی منگیا باندی کو کچھ لالچ بتا
نیں دیا او پھر کو اس باندیکو جب	ہو رہا لی سا پریشان حال تب
ہر گھڑی مارک پوچھا کر غمزدہ	خاک بھالینا اچھے سر پر اچھا
نت کہے جیو سون ایسکے زار زار	ای سزا تیری ہی ای جیو نابکار
جو حماقت سون ایس دلدار کو	بیچ ڈالا جب کتیک دینار کو
ایں بھرے بازار میں ای نا سمجھ	کرنکو اپنا زیان آپیں سمجھ
عمر کا تیرے ہی یکدم ایک گھر	زر نکو لے ایس گھر کو بیچ کر
جو صبا محشر منے پچھتائے گا	یکذرہ زر تجھکو نا کام آئیگا
سر سون یک لگ حق دیا ہی نعمتان	شکر کر اس نعمتان پر ای فلان

ایسے جین [illegible] سیاہ [illegible] پیران
اسے جین [illegible] پیران
جو جیوتی [illegible]
جب چال چلے ایس نو [illegible]
تا چال کون جیوتی سمجھی [illegible]
کر نار نوکان سون بیزار [illegible]
کھاتا ہون نو [illegible]
ایس جنت سکے [illegible]

جیوتی سمجھو [illegible] کبھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کھتا ہون

یا الٰہی مجھے با عزت و ناز — وو سو جب رکھیا ہے بھی کسی نیاز

حکایت بادشاہ و سگ شکار

تھا یکی سگ بادشہ کا شکار — پس کہیا لاؤ کتے کو بھی سنوار
او تھا سو بادشاہ کے پیار کا — تھا مگر محبوب خوبان سار کا
زین پچھے نیچے زینت کا گھنا — جھون زر ڈوری مرصع کا بنا
مرد سگبان جب یو فرمان پائیا — زر کی ڈوری سو کتا بندلیا
پس کتے کون ڈوریا لے کر تیار — ڈور سون زر کے انگے لایا سنوار
شاہ لے او ڈوری کر اپنے ہات — لے کتے کون لے چلیا اپنے سنگات
ناگہاں کیں راہ میں ہڈ دیکھکر — یک نفس تک سا کتا اٹکیا مگر
شاہ پیچھے پھر کے دیکھا اسکو جو — طیش کھا دل میں لگیا کہنے کو یون
مجھ سر مجھے بادشاہ کو چھوڑ کر — اس کتے نے ہاڑ سو بندیا نظر
کاٹ کر ڈوری دیا اسکو نکال — پس چمن ہو کر چلیا دل میں خوشحال
جو تولی ڈوری گلے کی آپ سو — مفت چھوٹا میں سدا کے پاپ سو
پس کہیا دو ڈوریا ای تاجدار — اس کتے پر سا وہی گوہر نگار
گرچہ جنگل ہے اسے بہتر سرا — یو زر و گوہر اچھے مجھکو روا
شاہ بولیا یو کچھ جانے دیو اسے — تا عزت کی قدر خواریمیں دسے
زیب و زینت جب اِسر کی پائیگا — یاد کر مجھکو بہت پچھتائیگا

بن اُسکا تو کان اچ نہ نوم دار
ہر ایک کی نیم توفیق نہ نوم دار
اور الاکتا ہی اور ایک دانا
اپنی ذات کو بھوت نا بوانا

اوکتا کیا ہی سو نفس اپنا سمجھ | جو رہا ہی ہد پو دنیا کے اولج
فضل و رحمت حق تعالیٰ کا بسار | ہی پریشان اس جنگل مین خوار
ہی تجھے اول سون حق کی آشنائی | بھول لیا ہی یون تو غفلت سو جلا
رکھ قدم عشقِ حقیقی مین مدام | نوش کر مردان ہمن سختی کا جام
دم بکرده گرچہ سولی پر چڑائین | ڈر نکو کر جیو کے کامل ہو کر آئین
جان اس سولی کو یک خس کے مثال | اژدہا کو ایک چمٹی کر خیال
عاشقان تو رہ مین اس بیچون کے | نت اچھین پیاسے الیس کے خون کے

حکایت منصور

جب چڑھے دار پر منصور کو | جز انا الحق نئین کہے کچھ جیب سو
عالمان یو سنکے انکی سخت بات | کاٹ ڈالے دھڑ سو چار دیا دن رات
طوق نکل جاکر پڑیا جب زرد مون | ہاتھ تھو تبان سو لگے مونہو خون
ہاکہے تا کوی مرد عجب جو سے | خوف سو پیلا ہوا ہے رنگ روئے
کیا تجھے ڈر ہی کہو کس بات کا | جو میرا سو دا ہی سر کے سات کا
یو جہا تو سو ٹی کے ہاکے سو تنگ | جیو چھپانا شیر مردان کو ہی ننگ
راہ مین حق کے ہزاران گگھاٹ | دار پر چڑنا سو ادنی بات ہی

حکایت حضرت شیخ جنید کشتہ شدن بود

پیشوائے دین جنید نامور | بولتے تھے وعظ یاران مین مگر

ہر جہتی مین عالم سلیم تقیضا لے
عالم تو پہ ہی عالم الکار جالا
عالم کے الف سون عالم کی لا امر
دھرتا ہی الف بحون لا امر بحون کا امر
تر اس علم عالم کا ہو عالم
اس علم کو ہی علم سو ادم
یو بات بولنا نکو بھی یار
اب تو کی بھلا کو سے جو تکرار

دو کر نصیحت
سپتجود انت و عیین
حکایت کی بحثی بی انت لا تعین
بیتی ہوری بی بچھا تعین
یک تجلا بن

8741.

کر دکھائے تجھ سن یہاں ملک بلند | جو ہوا اس ماچرخ گردوں کا کمند
تا کہاں اس حال میں کوئی بادکتر | شیخ کے بازند کا سر کاٹ کر
دست و پا مجلس میں لا کر خوار [illegible] | لاو پسر سو شیخ کے جینا کا دستار
تھے پہر کا چاند اور ابرو ہلال | پہلک کلا ہے آپ باطن خوش خصال
شیخ اپس دیکھ کر کچھ یا کہے | وعظ کہتے تھے سو نیں کہتے [illegible]
بعد ازاں آخر کوں بولے یو سخن | اے عزیزاں دیکھو اسرار کہن
میں خو تھا سو وعظ بولا جرا | تب اتقا دیکھا کار اسکا تو سرا

سوال سالک دھم

پس لگا کہنے کو دسواں جانور | وقت کلا آتا ہی لی سا مجھکو ڈر
میں سو بے توشہ ہوں اور کی جا دلال | [illegible] تو نکالت ہیں کیں بالضرور
موت سر پر لے کھڑی ہے شیخ [illegible] | چھاتی کی سستی ہی سو معلوم نئیں
ہو وے جسکے سر پہ تو جلاد تیغ | [illegible] اچھے ہی زندگی کا جز دریغ

جواب دادن هدهد

پس کہا ہدہد کہ ای زار ضعیف | چھوڑ دونگا تجھے کب او حریف
[illegible] ہی تن اک تار کا پنجر | عمر تیری ختم ہوویگا یکدن [illegible]
[illegible] خو کوئی اب جاہے سو جانگا | آنگا خو کوئی سو پھر کر جانگا
[illegible] بچانے [illegible] دل | [illegible] پھر آجل آنے کے بدل

تو فلک تو طشت الٹا ہی مگر
آفتاب تیغ زن ہی سر کاٹ سکا
تو اگر آلودہ ہی یا پاک ہی
اصل میں ایک بوند ہی ہر کسی ذات
سب عمر گر عیش کرتا آ جگکا

پس رکھے ہیں قسن شفق کے لہو سوں بھر
طشت ہت بھرتا ہی لہو سوں جات
آخر کیدن فانی سو ہونا خاک ہی
… چلیگا بوند کا دریا سنگات
سوز بہو زاری سو یک دن جائیگا

حکایت ققنوس

… ققنوس ہی یک جانور
جو چونچہ سو اسکی لکھی ہی سب لیک
پس یہ ہر یک چھیک میں آواز …
جب کرے چھیکا سو آواز …
سب … رہیں خاموش …
سب حکیماں علم موسیقی مگر
ایک ہزار سال او جیوتا اچھے
بعد ہزار سال کے جب موت آپسے
بعد ازاں چن چن کو لکڑیاں جمع کر
پس اپس کی چونچہ کے ہر چھید سوں
اسوضع کرتا ہی دل سوں آشکار

ہند کے ہی ملک میں کتیں او مگر
ہی مگر اس چونچہ میں سو ایک چھیک
ہی ہر یک آواز میں کیا از اور
مرغ و ماہی ہوتیں سنکر بیقرار
سد بسر جا کر ترتیں بیہوش کیں
اوستی پنہ اکر دکھاے ہیں اثر
آپے جوڑا ہی نا انڈہ بچے
… اپنے سمجھہ … حال جانے
بیٹھتا ہی اگے اس لکڑیاں اپر
نالہ جاں سوز کے کتی چھید سوں
… جامد سنکر … قرار

کیا پرندے کیا چرندے سربسر / ہور ہیں سب چھوڑ سکلے بے خبر

سوز اُسکے درد و غم کا سب کم / جابیں گھنٹے مرکے تا لگ پلک

ہور ہیں کئی جانور چرند دو گم / کئی الیسکی زندگی سو ہوئیں تنگ

عجب وہ روز آسے ویسے پیش آ / نالۂ خونریز کے نالے بہاسے

عمر کی باقی رہے جب یک نفس / جھاڑتا ہی بال و پر اپنے کے تس

آگ جھڑتی ہی نرو سو نکل / چیت اُٹھتیاں ہیں یہ ان لکڑاں سنگل

پس وہ ققنوس جل کے ہو جاتا ہے خاک / خاک سو پھر یک بچا ہوتا ہی پاک

کیا ہی قدرت حق کی یہاں سو دیکھ توں / ہو وہ بچا ہی بچا اُس خاک سوں

حال سو ققنوس کا تو کر بچار / بعد ازاں کر عمر کا اُسکے شمار

ایکلا کیوں زندگانی وہ کیا / کسو ضع بے جفت وہ بچا دیا

اس دنیا میں زندگی پایا جلک / تن رکھا کس حال میں کستی سلک

عاقبت کو آئی جب اُسکی اجل / مر گیا یکبارگی آتش میں جل

تو بھی لئی دن لگ جیا تو کیا ہوا / زندگی ہر کوں کیا تو کیا ہوا

اکدن مرنا اچھے تجکو ضرور / نا سمجھ موت کوں اپس تی دور

موت گرچہ سخت نا مجوب ہے / ... کوں نرم کرنے خوب ہے

حکایت پیری کہ مر تابوت بد میت

کوئی چلیا تھا باپ کے تابوت سات / بات میں رو رو کو کہتا تھا یو بات

جواب اسکے عمر میں اسے کہیا ... / تیں پوچھا کیا مجھے ...

پس کہا کوئی مرد مسعود ... / کیا تب ... غم ... دیکھیا ...

گر نہ ہووے جی کو آسودگی تو مجھے / اس سیتی کیا ... سو وہ کیا مجھے

اس دنیا کے رنج ہور غم سوں ہلاک / تو نچنت ہوگا دل ترا بھی غم سوں چاک

اس دنیا میں کر مجھے بھی تخت و تاج / ... لا علاج

حکایت پرسیدن شخصی پادشاہی را در نزع

کس خلیفے کے نزیک آئی اجل / پس کنے پوچھیا کہ اے شاہ اول

کیا ہی تیرا حال کہہ اس وقت سوں / جواب دنیا وہ کہ کچھ پوچھو مجکو

عمر گئی بے فائدہ میری تمام / اب لگا ہوں خاک سوں خدا و السلام

ہوگیا سب بادشاہی کا بہار / ... سوں آ لگا ہی گا ...

جکے یک عالم اٹھا فرمان میں / ہوگئے ہیں وہ فنا یک آن میں

تو نچنت مرنے کو ہیں سب آگے ہیں / آہیں سو جینے کے جب ...

پیٹ میں ماتی کے جا کر سوتے ہیں / ہستی و ہستی کوں اپنے کھوتے ہیں

کیا بلا کی راہ ہے مشکل اچھے / گور جس رہ کی اول منزل اچھے

مرگ کی تلخی کی ... گر خبر / جان شیریں ہو دے ...

حکایت آب خوردن عیسیٰ علیہ السلام از خم تلخ

... / ... شیریں ...

بھی گئے خم بھر کو او پانی لیا ۔ اکدن وہ بھی اسی مسیحا نے پیا

دیکھے کیا ہیں تو لگی ہی تلخ تر ۔ حضرت عیسیٰ پو ہوئی حیرت اثر

پس کیے یا رب کر آتا ہی عجب ۔ پھانسو کرو او النسو میٹھا کیا سبب

راز اسکا کر تو میرے پہ عیاں ۔ ہیں تجھے پوشیدہ اسرار نہاں

تب خدا کے حکم سو خم نے کہی ۔ ہیں ہوں ماٹی ایک انسان کی

مجھکو اس چرخ فلک گرداں تلا ۔ کئی وضع گردش دئے ہیں لاک بار

کب کیے کوزہ کبھی خم کب سو مات ۔ کئی جنس کیتے ہیں مجھکو سات بات

موت کی تلخی اجوں جاتی نہیں ۔ بھی کرینگے لاک باری جی کہیں

یو میری تلخی ہے سو نا جائے کب ۔ نیر میٹھا تلخ ہی تسکے سبب

یاد رکھ اے غافل اب تم سو یو بات ۔ بھول مت جا بات اے غفلت سنگات

تم اسکو کر تو خوبی پچھان ۔ راز جاں ڈھونڈے جلک باقی ہے جان

گر پچھانیا نئیں تو جیتے جیو الس ۔ کیا پچھانیگا گیا جب جیو نکس

تا تجھے کچھ ہوشیاری میں خبر ۔ نا مرے پر کچھ رہے نکا اثر

زندگی میں نا سمجھ مرنے میں کم ۔ تو نہایت جان اپنا ہو در کم

لکے ہزاراں سو ہے پردے درمیاں ۔ کیوں پچھانیگا الیسکو تو عیاں

نکتہ

جان جب لبریز کا جانے لگیا ۔ وقت آخر کا نزدیک آنے لگیا

تمھارن اگر کھال اپجت

کارن پوچھال نا اپجت

تب کہا شاگرد نے اُس‌تی سوال ۔ کاں تجھے رکھنا سو مجھکوں بول اتال
کیا کفن دیویں تجھے اور کیوں کھلائیں ۔ کاں رکھیں کس خاک میں تجھ دفنائیں
پس کہا بقراط نے اسکوں دہیں ۔ جب مجھے تو پائیگا رکھ ہر کہیں
میں توں جیوتے جو نہ پایا آپ کوں ۔ مر گئے پر پائیگا کاں مجھکوں توں
اب جو آیا ہے مجھے وقت گذر ۔ جاؤنگا میں کاں سو مجھکوں نئیں خبر

سوالِ سائل یازدھم

کیا رہوں آیا ہیکھڑ و نامراد ۔ پس کہا میں کب ہوا میں بامراد
دیکھتا رہتا ہوں غم سارا جنم ۔ دل خوشی پایا نہیں کب ایکدم
بولنے آتا نہیں غم کا بیان ۔ خون دل ہوتا ہے انکھیاں سوں رواں
گر نہو تا نقد یو غم دل منے ۔ سات تیرے بات لگتا تل منے
کیا کروں جو غم ہے پڑوں اس وضع ۔ کیوں رکھوں چلنے یہ دل میں کس وضع

جواب دادن ھُد ھُد

پس کہا ہُدہُد کہ ای غمگین دُکھی ۔ کون ہے سب عمر دنیا میں سکھی
اس جہاں کی نامرادی اور مراد ۔ جاے یک پل میں گذر کر جیوں کہ باد
نا اُسے ٹھہرا ہے اسکوں نا قرار ۔ عارفاں کوں نئیں ہے اس پر اعتبار
پس گذر کر جائے خوشی تل منے ۔ تو نہ رکھ وسواس کا دل منے
جو گذرتا ہے جہاں تو ہے گذر ۔ دل نکو بند اس‌تی نا ارمان کر

بار ہے جو چیز دنیا میں مدام … آرزو اُس چیز کی رکھنا حرام

حکایت عارفی کہ در عمر خود شربت نخوردہ بود

ایک عارف تھا تر اسا نیک خو … نئیں کیا یک آرزو شربت کی او

اسکو پوچھا کوئی یک مقبول رب … نئیں تجھے شربت کی رغبت کیا سبب

پس کہا کیا پیوں شربت کی گھڑی … موت سر پر جو لیٹے ہی کھڑی

جب اچھے اشیا مو کل سر اُپر … نئیں او شربت زہر سو ہی تلخ تر

کیا ہی شربت جو کا یکمیل سواد … اُسکو کیا کر جاننا جو کا مراد

نامرادی بھی ہنو کو سو اُس ہی … چپ عبث و سواس کی کیا آس ہی

رنج و راحت مار ہے کسپر مدام … جائیں دو نو بھی گذر کر والسلام

گر تجھے گر رنج دیا زاری اچھے … او تجھے عزت ہی ماخواری اچھے

انبیا پر آئی ہی جو کچھ بلا … کیا ہی بس آگے بلاے کربلا

او بلایاں سو نبیاں پر ہے جلا … حق تعالیٰ سو اتھیاں محض عطا

کل بلایاں راہ میں مولا کے سب … جیوں سنے کو آنچ ہی ای بو العجب

تھیاب جو کچھ ہوتا ہی تجھ پر درد و غم … تو سمجھ دیکھے تو ہی عین کرم

خواب میں دیکھے جو کوئی روتا الیس … اُسکی ہی تعبیر خوشحالی و بس

دیکھتا جو تون رہا ہی سب جنم … دمبدم حق کی عنایت اور کرم

سو تجھے کس وقت یاد آتا نہیں … ایک دکھ تجھکو [illegible] جاتا نہیں

پس تو تیری کس وضع کی دوستی ۔۔۔ تو نے اپنے سمجھ ای دوستی

حکایت میوہ دادن بادشاہ بنوکر خود

ایک چاکر کو دیا کوئی بادشاہ ۔۔۔ لطف سوں کچھ پھل کرم کی کر نگاہ

وہ سو اس لذت سوں پھل کھانے لگا ۔۔۔ جو شہنشاہ دیکھ پچتانے لگا

پس کہا شہ اسکوں ای درویش گہر ۔۔۔ دے مجھے بھی یک ذرہ تو توڑ کر

دیچ آن نے توڑ کر اگے رکھیا ۔۔۔ سخت کڑوا او لگا جب شہ چکھا

تب کہیا شہ نے کہ ایسی تلخ چیز ۔۔۔ کس وضع کھاتا اتھا توں ای عزیز

بعد ازاں چاکر ادب لیا کر بجا ۔۔۔ عرض کیتا یوں کہ ای فرماں روا

میں جو تیرے فضل سوں نت دمبدم ۔۔۔ نعمتاں کھاتا رہا ہوں سب جم

آج اگر یک چیز کھایا تلخ تو ۔۔۔ کیا ہوا میٹھا ہے مجھکوں اسکی او

تو جو دیوے مجھکوں اپنے ہاتھ سوں ۔۔۔ سو مجھے میٹھا اچھے نبات سوں

ای بندے گر تجھکوں بھی کچھ ہو رنج ۔۔۔ جان اپنے حق منے تو اسکوں گنج

یہاں توں گم کرنے کوں بھی اثیر دیکھ ۔۔۔ نعل گھوڑے کے لگائے ہیں الٹ

تجھکوں بھی اس میں کچھ معرفت ۔۔۔ جانتے ہیں رنج کوں راحت صفت

پختہ مرداں جیو سوں اپنے دھو کے ہات ۔۔۔ خون دل کھاتے ہیں روٹی کے سنگات

حکایت شیخ ابو سعید مہنہ

شیخ مہنہ کوں کہی کوئی پیرزن ۔۔۔ کچھ سکا مجھ خوشدلی کے دو سخن

جو کروں میں درد اسکا روز و شب	تا مگر یو زنگ دل کا جائے سب
نامرادی بسکہ دیکھی ہوں جنم	کب خوشی تجکو میں رہی ہیں ایکدم
شیخ بولے میں بھی سب اپنی عمر	دل خوشی ڈھونڈتا پھرا ہوں ہر گھر
نیں دسا اُسکا مجھے ذرہ نشان	کس وضع تجھکو کہوں جو ہے کہاں
گر خوشی ڈھونڈتی ہی تو ای پیر زن	یا ستی پرتی ہی یا رہتی ہی سن
خوشدلی تو نیں ہی کیں یکبال بھر	تو دیوانی ہو کے ڈھونڈتی ہی کدھر
نیں ہی جگمیں تجھکو جو درکار ہی	دُکھ دُنیا میں سو بسنا جار ہی

حکایت گزیدن عقرب

کس کسیں کاٹیا بچھو سو زار زار	درد سوں روتا اتھا بے اختیار
کوئی کہا اُسکو کہ میں بولوں علاج	جا تو روتا بیٹھ ساری رات آج

سوال سائل دوازدہم

بارھواں پنچھی کہا ای رہنما	کیوں ہی جو کوئی امر حق لا دیجا
حکم سو کرتا رہے طاعت مدام	نا رکھے کچھ کب قبول درد سو کام
کیا نتیجہ ہو ویگا اُسکا سو بول	اِس گرہ مشکل کو میرے دل سو کھول

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ کیا خوش ہی سوال	نیں زیادہ مرد کو اُس تی کمال
امر حق لایا بجا سو جھٹ پڑیا	سخت جھگڑا تھا اسی آسان پڑیا

حکم سو طاعت لگ ہے ساعت ایک | طاعت بے حکم صد سالہ ہو نیک

حکم بن حق کے جو کوئی طاعت کرے | او کو تیکی خاصیت خصلت دھرے

گر کن محنت کیا تو کیا نفا | نیں ہے کچھ حاصل اُسے غیر از جفا

حکم پر حق کے جو کوئی طاعت کیا | اجر اُسکا یکجہاں بھر کر لیا

حق جو فرمایا ہے سو لانا بجا | کچھ تصرف نیں اُسکا یاں روا

حکایت بادشاہی کہ بشہر امرائی حکم داد

کوئی جلپا تھا پادشاہ اپنے نگر | حکم کیتا جو رکھیں رستے سنوار

بس بزاری لوگ ہر یک جا بجا | حکم شہ کا جو اتھا لائے بجا

چوک ہور بازار سب رستے سنوار | زیب و زینت سو کئے رنگ بہار

بندیاں جو تھے بندیخانے منے | سو تھا کچھ نقد جا بن اُن کنے

کوئی کتیا یا سیس ہور کوئی ہاتھ پاؤں | بس رکھے دو کا یہ عضویں تھاؤں تھاؤں

شاہ واں جب شہر کر تا آئیا | یو تماشا کچھ عجب سا پائیا

وینچ گھوڑے سوں اتر سب کو بلا | لطف سوں منہ ہاتھ کے دھلا

سب کو نعمت ہور خلعت سو نواز | خاص کے بندیاں میں کیتا سرفراز

بعد ازاں شہ کو پوچھا کوئی رازدار | کیا سبب اترا تو یہاں ای شہریار

شہر اتنا و کچھ کر آراستہ | چوک ہور بازار ہر یک راستہ

اطلس و زربفت و دیبا سوں سنوار | سب دُکاناں کو کئے ہیں زرنگار

کو ہر وزر لا نشے ہیں جا بجا ۔ مشک و عنبر سو گئے ہیں

کس تماشے پر نکرسے نے نظر ۔ اس بندیخانے پہ کیوں

یہاں تو اتنے بن تماشا کچھ نہیں ۔ جو پڑا ہی سر کدھر اور دھر کہیں

کوئی تو لنگڑا کوئی تو لولا ہی نکام ۔ شاہ کے لائق تو نیں تھا یو مقام

پس کہا شہ بات بھی یک اور ہی ۔ سب مٹے بہرو پیوں کا طور ہی

ہر کسینے زیب و زینت کے سنگات ۔ شان دکھلاتے ہیں اپنا دھات دھات

کام کیتے ہیں بچارے بندیاں ۔ مر گئے ہیں جان اور تن کا زیاں

گر نکرتا حکم میرا یہاں گذر ۔ یک جدا تن سر ہوتا تن سو سر

حکم میرا یاں دیا مجھکو رواں ۔ تا اتر کریں کھڑا ہو اس مکاں

خلق دکھلاے ہیں اپنا عز و ناز ۔ حکمت و فن سو ہوے ہیں حیلہ ساز

یو بچارے تو ہیں سرگردان سب ۔ حکم سو فرمان میں حیران سب

کوئی کئے ہیں پیش اپنا نقد جان ۔ گم کئے ہیں تا تھہ یک کا کوئی نشان

حکم کے ہیں سب غریباں انتظار ۔ تا کہ چل کر جائیں سو لی کے

تو بندیخانہ مجھے گلشن دسیا ۔ لطف میرا انکو بھی گلشن دسیا

بندگی سو حکم پہ چلنا اچھے ۔ حکم سو کیموے نا ٹلنا اچھے

حکایت شیخ قطب العالم کہ شیخ بایزید و ترمذی را بخواب

شیخ عالم قطب عالم نامدار ۔ خواب دیکھیا سو صبح سو اسیار

خواب یہ ہور ترمذی ستورا یا یزید — بات سو جانتے ہیں بے گفت و شنید

پس کیے دو نوں نے مجھکوں پیشوا — میں بھی انکے حکم سو آگے ہوا

بعد ازاں ہشیار ہو کیتے بچار — جو دیے کہوں نو بزرگاں مجھ وقار

نیں دسی تعبیر کچھ اسکی مگر — آہ بیخود ہو گیا تھا یک سحر

سو بدرقہ ہو کے رہ کا آہ وہ — لے کے پہنچایا مجھے درگاہ وہ

جب ہوا درگاہ سو مجھ فتح باب — غیب سو آیا مجھے تب یو خطاب

جو جہاں میں ہیں جتے پیر و مرید — سب منگے ہیں مجھکو لیکن بایزید

نیں منگیا میرے سو کچھ میرے بغیر — مطلب اسکا مجھ سے تھا باقی سو خیر

جب سنا اس رات کو میں یو خطاب — پس کہا نا یونہ وہ مجھکوں صواب

کیا اچھو نگا میں جو کچھ تجھ سو منگوں — رنگ سو خواہش کے اپنا دل رنگوں

کیا منگوں تجھ سو جو مجھ کو درد نیں — گر منگوں تجھ سو تجھے تو مرد نیں

حکم تیرا بس مجھے منگتا ہے نا — خوب ہے فرمان میں تیرے رہنا

جب کیا یو حرف میرے دل میں جا — تب کیے مجھکو بزرگاں پیشوا

ہووے جب گر یوں بندہ فرمان میں — مہر اسکی ہووے دھکنے جان میں

بندگی حاصل نہیں ہے لاف سوں — بندہ ہونا اعتقاد صاف سوں

بندگی وہ ہے جو آزمائش میں آئے — ہور نشانی بندگی کی پائے جائے

بندگی ہے سر بسر افگندگی — نا اچھے افگندگی بن بندگی

جب ہوا بندہ تو حرمت کر جتن — راہ سوں پہ حرمت کے عزت کر جتن
جب کرے نکسا بندہ بے حرمتی — حق دیکھاتا ہی اُسے بے عزتی

نکتہ

کس بندے کوں شاہ نے خلعت دیا — پہن کر خلعت او گھر کی رہ لیا
ناگہاں نکیں موں پہ چھینکی گرد خاک — او کیا آستین سوں خلعت کے پاک
بات تو جا کر کہا کوئی شاہ سوں — شاہ فرمایا کہ اُس گمراہ کوں
ترت سولی دیو ناکر کر درنگ — جو رکھا نئیں دہ مرا ناموس و ننگ
تا کہ جگ میں خلق کو عبرت اچھے — تو سزا اُسکی جو بے حرمت اچھے

سوال سائل سیزدہم

نیں ہوا پنچھی کہا میں ہو بھر — خرچ کو نیرے نہیں ہی کچھ ادبار
جو نیرے ہاتھ آے سو خرچوں مدام — جمع کرنا ہی مجھے مطلق حرام
جس گھڑے جو آے سو پھر کرنا ہے — نئیں کئے لگ خرچ جوں گر بڑا ہے
نقد تو کچھ نئیں کیا جاتا جتن — ہاتھ کوں لرتا ہی بچھو کے ممن

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ ای تو خوش دیسے — خوب تو ہوتی ہی اکثر کم کسے
تو جوان مرداں کی خصلت ہی تمام — سر ہی پاکبازاں کا تو کام
راہ میں تو لاکے جو کچھ ہی سود ہے — بعد ازاں اُسکا نفع تو دیکھ لے

اس جہاں میں دل اپس کا سب سوں توڑ	جو تو چاہی تو نکو پھر اسکو جوڑ
دے جلا یک آہ سوں سب ایکبار	خاک میں جا بیٹھ ہو کر خاکسار
جب کریگا تو اپس کوں اسو صفا	ہو سکے حاصل تجھے حق کی رضا
جب تلگ گذرا نہیں سب چیز سوں	شہ کنے کیوں جائیگا دہلیز سوں
ہاتھ اول سب چیز سوں کوتاہ کر	بعد ازاں آگے ہو قصد راہ پر
جب تلگ یوں نیں ہوا تو پاکباز	کر سکیگا راہ کا تو کیوں کر ساز

حکایت پیر ترکستان

کیا کہا ہے پیر ترکستاں سخن	جو مجھے دو شی سو ہی لی سالگن
ایک گھوڑا اور دو جا فرزند ہے	دل مرا دونوں سوں جا بندے ہے
لاے جن فرزند مرنے کی خبر	بخش دیوں گھوڑا جو اسکو شکر کر
بس کہ میں جب دیکھتا ہوں تو ذوق چمن	بہت ہو دس آتے ہیں انکھوں میں نخرین
شمع کا تجھکو جلگ تیں سوز و ساز	تو نکو کہلا اپس کوں پاکباز
پاکبازی کا جو کوئی دعوا دھرے	سب اپسکی آرزو برہم کرے
بیٹھ پھر جب کھانے روتی پاکباز	غیب سوں اسپر پڑے غم جاں گداز

حکایت شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ

شیخ خرقانی کے دلکوں مو بمو	تھی بنجالیاں کی مدت سوں آرزو
ایکدن ماں کوں انوں کے مہر آئی	زور سوں آدھا بنجالا لیا کھلائی

ناہیں بیر سو چھپا پی پی سیاب
نہ پیکس وہ نا بکار مرد وار
ان سرکو اٹھاکے بات الناس
جیو چھپو وہیں چھپ مسلمانی

ناگہانی از قضا ذیبے منے
یار داں سٹ شیخ کا بیٹا لنے

پس لگے کہنے کوں ماں سو شیخ وش
ہیں کہاں تمنا کوں سو شو نا بیش

آرزو سو کھاؤں ہیں جب کچھ طعام
خون دل کا مجھکو بھر دیتے ہیں جام

سخت مشکل آتری ہے مجھ پہ اب
نیں سمجھتا آئیگا بھی کیا سو کب

گرچہ ہیں میرے پہ سو سو غم پہ غم
نیں الیس یہ جانتا ہوں کم سو کم

کھینچتا ہے حق جسے اپس طرف
راہ دیتا نیں زباں کوں کس طرف

لذتاں کرتا ہے سب اوسپر حرام
دکھ سٹ رکھتا ہے اسکو مدام

جب کرے کس چیز کا او سیہال
امتحاں کا بھیجتا ہے کارواں

کئی ہزاراں عاشقاں کے جیو نزار
اسکی خونریزی پہ ہوتے ہیں نثار

عاشقاں تو آرزو نٹ اچھ دھریں
جی الیس کے جیو کوں کب قرباں کریں

حکایت شیخ ذوالنون مصری کے رحمۃ اللہ

شیخ ذوالنون پیشوائے نامدار
اتفاق یوں کرتے ہیں جے میں اکیا

کہیں بیاباں میں چلیا تھا لینکے راہ
جب توکل پر خدا کے کر نگاہ

واں نظر آئے مجھے چالیس تن
خرقہ پوشاں خفتہ بیجاں بے کفن

عقل میری ہوش سو جاتی رہی
آگ شعلے دل منے کھاتی رہی

پس کہا میں جیو منے ای پروردگار
دوستاں کوں کیوں کیا یوں خوار و زار

تب کیا ہاتف نے مجھ کوں یوں ندا
کام میرے تو مجھے ہیں نٹ اچھ سدا

در بیان وجود ملاں و زنجیرہ
ای دوست میں جو ملتی
مجھ دل جو جیو میں ہی
اس تن میں وو ہن قوا یں وھن
یا اس میں سب بیتا کھن
اس تن کوں زور ن کھاے پیا
لہجا سین تو ن ش سدا

ملا دو کے دن اٹھا دیتن
تو ن میں ابلیس یتن
نا تن کوں اس کی ارت
نا تن کوں اسکی اپی جت

دوستاں کا خون کرلیا ہوں میں
پھر کے انکا خون بہا دنیا ہوں میں

تلک ہی خون بہا میرے کنے
مارتا ہوں دوستاں پل پل منے

کیا ہی انکا خون بہا میرا لقا
جسمیں لقا سو پائینگے دائم بقا

روز محشر کوں کرونگا سرفراز
دیونگا دیدار انکوں دل نواز

اٹھینگے جس روز میرے روبرو
خون سوں اپنے اچھینگے سرخرو

دیکھ میرا آفتاب ذوالجلال
محو ہوکر جائینگے سایہ مثال

نہ رہیگی کچھ اُسے تن کی خبر
ہوئیگا جن محو مجھکوں دیکھ کر

کچھ عجب ہی ای فلاں یو محویت
نیں کہا جاتی ہی جسکی کیفیت

خرچ کر جیاں سرکوں او اسرار دیکھ
خود سوں گم ہوکر خدا کا یار دیکھ

مرد کوں کیا دولت اس بخشش اچھے
جو الستی بیخود و بیخویش اچھے

نکتہ

بات جاں بازیکی ہی یو کیا گراں
جو کئے فرعون کے وہ ساحراں

خوف کچھ فرعون کا دلمیں نہ لیا
بول اُٹھے برحق ہی موسیٰ کا خدا

کیا ہے او دولت جو یو حاصل کئے
جیو الس کا دیکو ایماں کوں لئے

ایک قدم رکھ دیکھے میدان میں
اس جہاں سوں گئے نکل یک آن میں

آمد و رفت اُستی خوشتر ہی کہاں
جانتے ہیں یو مراتب عارفاں

سوال سائل چہاردھم

چو دعواں پچھی کہا ای با خبر	مرد کی ہمت اوہی کچھ بھی اثر
گرچہ میں ظاہر میں ہوں پنچھی ضعیف	ہی مجھے ہمت حقیقت میں شریف
نیں اوک ہی اگرچہ بھی طاقت مجھے	ہی ترت بار بری ہمت مجھے

جواب دادن هدهد

پس کہا ہدہد کہ ای صاحب نفس	مرد کو دنیا میں ہمت ہی تو بس
کیا ہی تجھکو میں کہوں ہمت بلند	مطلب عالی کو ہی تیرے کمند
مدعا کی تن پہ ہمت سیس ہی	عشق کے جذبے کو مقناطیس ہی
جسکو ہمت پر اچھینگی دست رس	ہاتھ آیا ہی اُسے سمجھو پرس

حکایت فروختن یوسف علیہ السلام و خریدار شدن پیرزن

جس گھڑی بازار میں یوسف کو لائے	مصر کے لوگاں خریداری کو آئے
کوئی تو انکے وزن ستی پانچ بھار	شوق سوں دینے لگا مشک تتار
کوئی تو بھاروں بھار زر دینے لگا	کوئی جواہر اور گہر دینے لگا
اس گھڑی ہوئی پس منے یک پیرزن	تن سو چرخا سو گالے کے ثمن
لیکو آئی ایک تانا سوت کا	دہ سو مایہ ترت اُسکے قوت کا
پس کہی دلال کو لو سوت لے	بیچتا ہی تو مجھے یوسف کو دے
بعد ازاں ہنس کر کہا دلال او	تو سو کیا اور کیا ترا مایہ ہی یو
کاں او زر کے گنج کاں تیرا یو سوت	تو دیوانی ہوی ہی یا لا گیا ہی بھوت

پس لگی کہنے بڈی دلال سوں — جانتی ہوں میں بھی اپنی بات کوں

لیکن اتنا بس مجھے دنیا میں ناؤں — جو خریداراں میں یوسف کے کہاؤں

پائے ہر کوئی جگمنے ہمت سو نام — راہ میں مولا کے ہمت آئے کام

نکتہ

دیکھ ہمت بلخ کے سلطان کی — ایسو ضع کی سلطنت کرشان کی

چھوڑ کر پل میں کر سب ہو جدا — کیوں لئے مرداں نمن راہِ خدا

پاک ہمت ہوئے جکوں راہ بر — اِس نخس دُنیا پہ نیں کیتے نظر

جن انکھیاں خورشید سو لایا ہے اُو — اک نظر میں لائیگا ذرے کوں اُو

حکایت نالیدن درویش از فقیری وجواب دادن ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ

کوئی درویشی سوں نالاں تھا فقیر — دیکھ کر سلطانِ ادہم اُسکے دھیر

لطف سوں کہنے لگا ای بے خبر — نعمتِ درویشی ملی ہے تجھ مگر

ہس کے بولا اُو گدائے مبتلا — مول لیتی ہی فقیری کیا بلا

بعد ازاں سلطان کہے ای بد مزاج — میں تو اپنا ملک و مال و تخت و تاج

آرزو سوں دیکے درویشی لیا — سو سمجھتا ہوں اجوں کچھ نیں دیا

قدر درویشی کی ہے میرے نزیک — کیا تجھے معلوم ای مردِ رکیک

اہلِ ہمت جیو سو ہوتے ہیں فدا — ورد سوں محفوظ رہتے ہیں سدا

دین ہور دُنیا سوں جاتے ہیں گذر — دم بدم اُنکا قدم ہے پیشتر

گر تجھے اس راہ میں ہمت نہیں | پس نیں قسمت سے نعمت نہیں

حکایت شیخ غوری با شاہ سنجر

شیخ غوری شہر سو جا اکبار | مل کے دیوانوں میں بیٹھے پل تلار

از قضا سنجر بھی نکلا آگے وہاں | پس پوچھے بیٹھے ہیں لوگاں کو یہاں

شیخ بولے ہیں ہمیں بے پا و سر | بے خبر دنیا سوں حق سو با خبر

گر تو ہونا ہی ہمارا دوستدار | کھینچ لیتے ہیں تجھے دنیا سو بھار

ہیو رہماری دشمنی گر ہے تجھے | دین سو دکھلاویں خاہج گر تجھے

دوست ہی تو آ ہمارا ہو رفیق | ہی اگر دشمن تو اپالے طریق

پس کہا سنجر کہ بخشو مجھکوں تم | میں سو دونوں بات میں تا ہو گم

نا تمھارا دوست ہو سکتا ہوں میں | نا تمھاری دشمنی رکھتا ہوں میں

نا تمن سو فخر ہی مجھکوں نہ ننگ | نا تمن سو صلح دھرتا ہوں نہ جنگ

میں بیدے جاتا ہوں تم خوش ہو رہو | نا مجھے تم یوں کہو نا اوں کہو

کیا ہی ہمت یو نکھرو تیز پر | دم بدم پرواز جس کا تیز تر

شیر اسکا عالم ہستی سو بھار | حالت ہشیاری و ہستی سو بھار

حکایت دیوانہ کہ گریہ میکرد

یک دیوانہ رات کوں روتا تھے زار | بولتا تھا یوں کہ کیا ہی روزگار

یک پیالہ ہی کہ جسمیں ہم تمام | پھر بھراتے ہیں چڑتاں نمنے مدام

موت جب سر سوں سب پر ٹوٹیں کا تر … جسکو پر ہیں جا وہ باز و کو جھاڑ

ہو ر نہیں جسکوں پراں ہو پر رہے … تیس بچاری کی جھاڑیں اتر رہے

گر تجھے بھی ہونگے ہمت کے پر … جائیگا اس قید سو پرواز کر

بند میں ہے اس بچارے کے جلگ … کر اپکے بال و پر پیدا تنگ

نیں تو بال و پر جلادے تو بھی جل … تا کہ سب سو جاکے پوچیگا اول

حکایت شپرک

کوئی کہیا شپرک سوں ای بدروزگار … کیوں نہیں دنکوں نکلتی گھر سوں بہار

تا نظر آوے اجالا روز کا … موں تجھاوے سورج جگ افروز کا

کیوں اندھارے میں رہنگی کو لگوں … گھر کے ساندیاں میں چھپیگی کو لگوں

دیس تجھ نس تی بد تر ہے سیاہ … رین ہے تیرے پہ ظلم و دود آہ

گر نجھاونگی تو مکھڑا سور کا … پائیگی آنکھیاں میں حصہ نور کا

پھر اندھارا تجھکو خوش نا آئیگا … تیرگی کا زنگ دلسو جائیگا

آ ادھر دیکھ آفتاب موج زن … کب تلگ ساندان میں پکڑینگی وطن

پس کہی شپرک اسے ای بے خبر … کیا تجھے کام آئیگا سورج جیدر

سور کا تجھکو دکھاتا کیا ہے نور … سور تو نور حقیقی سو ہے دور

زرد رو ہے ماتمی کا بھیس گر … جھاکتا پھرتا ہے نت اٹھ در بدر

شام کو ٹھوٹھیں شفق کے ہوے لال … چھپ رہے ساری رین جا کر پتال

حکایت

[illegible]

ایکدن ہو جائیگا وہ بھی سیاہ	نا کریگا کوئی طرف اسکے نگاہ
روز تیرا درحقیقت ہی رین	دیکھتے جب کے ٹھنڈے ہوویں نین
عاشقاں پر جلوہ گر جب ہووے رات	دیکھتے ہیں آفتاب نور ذات
آشکارا ہووے جب او آفتاب	خلق سارا ہو رہے مشغول خواب
پرتوے سو اسکے شرما کر تو سور	چھپ رہے مغرب کے گوشے میں ضرور
جسکو بیداری اچھے تیرے نمن	آئیگا وہ آفتاب اسکے نین
تجھکو گر بھی دیکھنے کی ہی ہوس	سو تکو غفلت سو ہرگز یک نفس
ہی مجھے چوں نسکی بیداری میں جست	گرد اس خورشید کے پھرتی ہوں نت
دیکھتی ہوں جب میں خورشید مجاز	چھپ رہتی ہوں گھر میں اپنے ہوکے واز
نیس کو تو ہی نقد خورشید الہ	او سو کسکو آتے نا ہرگز نگاہ
گر تجھے ہمت ہی باز انکے نمن	ہاتھ پر شاہاں کے ہے تیرا وطن
ہو رمچھر جیسے تجھے ہمت نہیں	کسکے نظراں میں تجھے حرمت نہیں
جسکو ہمت ہوئیگی سو مرد ہے	سور جیسے گندگی سو فرد ہے

سوال سائل پانزدھم

پس پوچھا پنچھی بیندرواں یا صفا	کیوں ہی اس مرد میں انصاف و وفا
طبع میں تیرے تو جسم انصاف ہے	نیوفائی سو بھی سینہ صاف ہے
ہوئیگی جسکی طبیعت اس وضع	کیا جزا اسکا اچھیگا کس وضع

[illegible]

جواب دادن ہدہد

پس دیا ہدہد نے اسکوں یو جواب	سب سوہی انصاف کی خصلت صواب
کیا کہوں انصاف کی میں تجھکوں بات	ہی سچیں انصاف کے سلطاں صفات
تجھ سوں گر ہوا آیگا انصاف ایک	عمر کے روزے نمازاں سوں ہی نیک
دل منے انصاف اپنے جن کرے	سب سوں زیادہ او جوانمردی دھرے
نا کرے انصاف جن کوئی آشکار	باطن اسکا یو فانی سوں ہی خوار
ہر دو میں انصاف منگتے کس کنے	وہ سو منصف آپ ہیں اپنے منے

حکایت احمد حنبل رحمۃ اللہ

احمد حنبل امام روزگار	تھی ہی حنبل کی کچھ تصنیف کوں شمار
جب فراغت علم سے پاتے او	[illegible]
لوگ انکوں منع کرتے خیرخواہ	کیا سبب [illegible]
خلق عالم کے تمیں اچھکر امام	کیا تمن سرپا [illegible] کام
پس کہے حنبل کہ مجھکوں نشتر	گر ہیچ [illegible]
علم حق میرے سو ہی انکوں زیادہ	حق کی پہچانت منے ہیں او [illegible]
جن کے دل میں اسو صفت انصاف ہے	کیوں نہ سینہ [illegible]
و کہنہ تو انصاف سوا ہے بے خبر	منصفی پر منصفاں کے کر نظر

حکایت اسیر شدن راجہ ہند و مسلمان کردن سلطان محمود اورا

سبب اسمیں ہنسن سنیں غصہ ترنگی
پر کیتے بخشش مجھے شفقت سنبھل
تب آن دن عبرت دو روز لنب
سبمع اسے اریچ

ہندواں میں کوئی تھا راجہ گھنبیر / لیکن ہوا محمود سلطاں کا اسیر

لیکے آئے جوں اُسے محمود پاس / دین سو کیتے نبی کے روشناس

جب ہوا اسلام سوں او آشنا / دل دو عالم سوں کیا اپنا جدا

نکلا جا بیٹھ گوشے کے منجھار / رات دن رونے لگا بے اختیار

تھا کام اسکو غیر از سوز و آہ / روز اسکا رات سوں بدتر سیاہ

سوز و زاری جب گئی حد سوں گذر / ہوی بزاں محمود سلطاں کوں خبر

پس بلا راجہ کوں شاہِ نامدار / مہربانی سوں کہا کیوں تو ہے زار

میں تجھے دیونگا اتا کچھ ملک و مال / جو تو یک ساعت میں ہو جاوے نہال

دو نکو اس بھانت ای راجہ گھنبیر / دیکھ منے اپنا نکوں سکالو سریر

پس لگیا کہنے کوں راجہ شاہ سوں / میں تو رونا نیں لیا ہو ملک و مال کوں

سوز و زاری ہے مجھے اسکے سبب / جو قیامت میں کہیگا مجھکوں رب

ای میرے بدعہد بندے بیوفا / کس وضع کیتا ہے میرے سوں جفا

میں گیا تو یاد میرا اب تلگ / تجھ پیٹ میں محمود آیا جب تلگ

جب کیا لشکر کشی تیرے اپر او / آسرا میرا الا ای زشت خو

میں گیا تو یاد لشکر بن مجھے / دوست سمجھیا کہ دشمن کر تجھے

اب تلگ تجھ سوں جفا مجھ سوں وفا / تو وفاداری نے ہے کیوں روا

اس وضع گر حق کرے مجھکوں خطاب / کیوں کہ دیوں اس بیوفائی کا جواب

بولیا کہ اُسے بچا دو ہوت ڈھاؤ
ازبہر خدا کہے میں بت بھاؤ
اظہار کی ادبک نہ تجھ کم
اُس پوت کی جا بسی ملک یہ دم

اب اود جو خواب میں انکھا ہے
کیا او خواب بے خواب کہ بولی نکھا
اس خواب جو خواب کی بی تعالی
سینچا بولو خواب بی ایک ساعت
دولت ہوا ہی بیا سب

بولا کہ وہ یک عظم قدرت
جتیاں کی کرم سو ہوا ضیافت
القصہ او سب کیش اپنایا
او دوست بچائے کر کھلایا

شرمساری ہے مجھے اس بات کی — سوز دن کا اور زاری رات کی
تو بھی ای درویش یا تو ان الٹس آہ — راہِ انصاف و وفا درپیش لا
ہے وفا تجھکو تو عزمِ راہ کر — نیں تو ہاتھہ اس بات سوں کوتاہ کر
جن اچھے راہِ وفاداری سوں دور — ہے جوانمردی منے اُسکے قصور

حکایت مرد غازی و کافر

غازی و کافر اتھے کیں جنگ ساز — آ لگیا وقتے منے وقتِ نماز
پس رضا غازی نے لے کافر سوں بھی — کر نماز اپنی لگیا لڑنے کو پھیر
بعد ازاں کافر کے پس وقت پر — لے رضا غازی سوں جا استھان کر
ہو کے اوندھا سر جھکا کر بت کنے — پس کہا غازی نے اپنے دل منے
تو تو اوندھا ہو رہا ہے بے خبر — وقتِ فرصت کا مجھے ہے خوب تر
کھینچ کر شمشیر جب جانے لگیا — ہاتفِ غیبی ندا اُسکوں دیا
کای جوانِ بے وفا بے اعتبار — خوب عہد اپنا رکھا ہے استوار
او جو تھا بے دین کافر بت پرست — عہد نیں اپنے دکھایا نیں شکست
تو مسلمان اچھکے جو عہد پہ آے — کیا کہا جاوے تجھے ای واے واے
دیکھ کافر کی بھلائی بھی سو کیوں — نا جوانمردی تجکو کر اشتی تون
او کیا نیکی تو کرتا ہے بدی — نا لگینگی تجھکو بھی نیکی کدی
تھا وفا کافر سو ہور تجھکو امان — ہے اتا تیری وفاداری کہاں

ای مسلمان مسلم ہی تو کہوں　　کافران سے عہد میں کم ہی سو کیوں
گر تجھے ہی عقل کے شے سود میں سود　　دیکھ جا مصحف میں اوفوا بالعقود
سن یو غازی بات حیرت میں پڑیا　　خوف سے میں ڈوبیا خجالت میں گھرا
کافر اسکو دیکھ کر حیران وزار　　ہاتھ میں شمشیر ننگی آبدار
پس اسے پوچھا کہ تو روتا ہی کیوں　　تب کہا غازی کہ تیرے کاج یوں
حق تعالی نے کیا مجھ پر عتاب　　بیوفائی کا دیا مجھکو جواب
سن کر اتنی بات کافر اشکار　　ایک نعرہ مار رویا زار زار
پس کہا یارب تو مجھ دشمن بدل　　دوست کے احوال پر لایا خلل
بیوفائی اب رکھوں میں کیوں روا　　لطف سو دکھلا مجھے راہ ہدا
ای دریغا میں تو سب اپنی عمر　　فضل سوں تیرے رہا ہو بے خبر
اسو خدا کا فر سو ہی جب فضل رب　　پس لکھو ہو بیوفائی بے ادب
صبر کر کوئی روز رہیا پس فلک　　تجھ سوں تیرے فعل لوٹے یکبیک

حکایت ملاقی شدن برادران از یوسف ع و نواختن شان

قحط سوں کہیائی دسی یوسف کے جب　　مصر سوں کنعاں کو آ چلکے سب
قحط سالی کا لگے کرنے کو دکھ　　پیر سوں تینوں کے ہر یک دھوے تھے
حضرت یوسف تو پر تو دیکھیہ ڈال　　تخت پر بیٹھے تھے با جاہ و جلال
پس اٹھا یک طاس پس لیسا طاس پر　　ہاتھ مارے سو اٹھیا جھنکار کر

پس کہا بھایاں کو یوں ای یار ہنو — کچھ خبر ہی طاس کیا کہتا ہی سنو

بعد ازاں تو لے او پلیداں ناشناس — کیا سمجھ ہنا جو کیا کہتا ہی طاس

تب کہے یوسف کہے ہیں تو لوں تمن — طاس کیا کہتا ہی سو راز کہن

کوئی تمہارا بھائی تھا یوسف لگر — پاک صورت رنگ خورشید و قمر

پھر کے مارے طاس پر یوسف نے ہات — پس کہے تو طاس یوں کہتا ہی بات

جوت میں اس بھائی کو ای آہ آہ — جھو نکھ ڈالے ہیں کوئیں بے گناہ

پیرہن کو اسکے رنگ کر خون سوں — لا نذ گا کھایا کہے یعقوب کوں

بار دیگر طاس کو یوسف بجا — تو ل اٹھے کہتا ہی طاس اب اسو ضا

بیچ ڈالے ہیں براں اس بھائی کوں — کیا تمیں تو کام کیتے ہیں زبوں

کوئی کافر بھی کرے نا اسو ضع — جو کئے ہیں بھائی سو تم جسو ضع

یو سخن سنکر وہ سب حیراں ہوے — گئے تھے روزی کو سو گلن پانی ہوے

تب تو بیچے تھے جھوٹ یوسف کی ذات — اب اپے بیچے گئے حیرت کے ہات

تب کوے میں انکو جیوں آئے تھے ڈال — آپڑے آپی کوے میں یوں اپال

کیا ہی او اندھلا جو تو سنکر قصہ — دل منے عبرت سو نا لیوے حصہ

کیا کہوں میں تجھ کو خوبی کر نظر — تو قصہ تیرا ہی سب ای بیخبر

بیوفائی کے جو تو کرتا ہی کام — اٹنگی تیر تجہ آگے وہ تمام

عمر کے جب طاس پر بارینگے ہات — د سکے آونگی تجھے کم اکنیات

ادنی ہی تو یو سب ہی نپٹ تو نپٹ عجب
طالب بمطلوب پایا تو طلب جھوٹ
جو سکے زنباں سکو نپٹ
ہی بس انچ اچے لگیں گھٹ

صبر کرنا جواب سو تجھکوں جگا ئیں	کام نا لائق تیرے تجھکوں بتائیں
صبر کرنا حشر کوں ای بیوفا	لا کے دکھلاؤیں تجھے تیرے جفا
عدل کا بجنے لگیگا طاس جب	دیکھے آونگے تیرے افعال سب
ہوش ہی تو عاقبت کا کر بچار	نیں تو آخر طاس اٹھیگا یوں پکار

سوال سائل شانزدہم

سولہواں پنچھی کہا ای پیشوا	ہی جو اس درگہ منیں گستاخی روا
جو کرے گستاخ ہو کر بات کوئی	کیا جزا اُس کا کہو کس دھات ہوے

جواب دادن ھدھد

پس کہا ہدہد کہ جن ہیں اہل راز	قرب سو حق کے ہی دائم سرفراز
گر او گستاخی کرے تو سہل ہی	محرمیت کے سبب او اہل ہی
جس کوں ہو معلوم حرمت اور ادب	او جو گستاخی کرینگے تو نیں عجب
تا کہ ہر یک بے ادب جا کر نہ	قرب کے دستور سو ہی بے خبر
او جو گستاخی کرے خاصا کے بار	جان اور ایماں گنوا دے اکبار
ناز محبوباں کریں تو کیا عجب	جو دیوانے ہیں محبت کے وہ سب
او جو گستاخی کرے تو خوش دسے	بات دیوانے کی سن سب کوئی ہسے
او سلامت ہیں ملامت سوں مدام	کوئی برا مانے نہ انگا اُس کلام
تو بھی دیوانہ ہی تو گستاخ ہو	بار کوں دیوانگی کے شاخ ہو

بعض کہیں یو درشت دارا
جسکا جو یو سلطنت ہی سارا
یو گیاں یوں منیں یا سب ہی
اُس کی بی یو دولت دارا سی

دریا جو اسکا یو ادراک ہی
سخن خصوص کا ہی
شعر یعنی یو سر کو پایا
بعض کہیں اسراں سب سو پایا
او اصل یو سب ہی اسکے چھپایا

ہاتھ میں بھی تحقیق وجود دان
با وجود کہیں بی ہی تو وجود آن
اُس اوپر یوں یو ظہور سارا
بن یگان کہ سو سب ادکھارا

گستاخی بایزید رحمة الله

ایک جنگل میں بایزید نامدار
شوق سوں یک جھاڑ کے سایے تلار

مست بیٹھے تھے دو جگ سوں بے خبر
سر کی ٹوپی دھر کے گز کے اوپر

غیب سوں تیسے آئی ندا
بیچیا ٹوپی کوں کیا اپنی گدا

پس کہے گستاخ ہو کر بایزید
تو یہہ ٹوپی کوں کر سکتا ہے خرید

کیا ہی تیرے پاس جز دنیا و دیں
میں بیتے کوں دیو ونگا ٹوپی نہیں

بھی اچھینگا اُستی اگلا کیا سو لا
میں تو چکے بیٹھے آپس رجا

بھی ندا آیا کہ سُن ای بایزید
کر انکوں اسبھا گستاخی مزید

میں تو عالم کوں کہونگا انکیا
جو کریں سب ملکے تجھکوں سنگسار

بایزید اسکا دئے پھر کر جواب
تو بھی بس کر ای خدا مستطاب

میں تو کر دیتا ہوں تیرا افضل فاش
تا عبادت کا رکھے نا کوئی تلاش

ہیں جو کوئی درگاہ حق کے رازدار
انکوں گستاخی اچھے تو سازوار

حکایت گستاخی دیوانہ در قحط سالی

مصر میں ناگہ پڑیا اِک دو کال
خلق عالم کوں دسیا جینا محال

جابجا مُردیاں کی پڑتی تھی ڈھگار
نیم جاں کرتے تھے مردیاں سوا دھار

ایک دیوانہ اس وضع کا دیکھ حال
پس کہا گستاخ ہو ای ذوالجلال

رزق دینے کی جو نئیں تجھکوں سکت
کیا سبب کرتا ہی پیدا یہہ خلقت

جھکو ہی اسد ھا گستاخی کی راہ	ہو سکیں اپنی خطا کے عذر خواہ
کر نکالیں منہہ سوں کچھ بات کج	عذر کر سکتے ہیں خوبی سوں اولج

حکایت دیوانہ کہ از ترس اطفال در گلخن خزیدہ بود

یک دیوانہ شہر کے طفلاں سوں ڈر	مارتے ہیں اسکوں پتھراں سوں گھر
جا چھپیا یک گھر اندھارے میں کہیں	بس لگے گاراں ترسنے کوں وہیں
از قضا اُس گھر کوں روزن تھا کدھر	وہاں سوں آئے گار ہچ کے سیس پر
ہچ نے سمجھا کوئی پتھر ماریا بس	گالیاں دینے لگا لاکھاں سوں بس
بعد ازاں بارا چھوٹیا سوں پھر آت	کھل ترے تب گھر دروازے کے پات
روشنائی کا ہوا پرتو عیاں	ہچ نے دیکھا تو نہیں کوئی طفل وہاں
غیب سوں آکر لگے پتھر سر پہ گار	تستی دیوانہ ہوا لیتی ترسار
بس کہا یارب اندھارے میں تجھے	میں جو کچھ بولیا نہ سمجھا تھا تجھے
گر دیوانہ ہونکے میں تجھکوں کہا	تو تکوں کر دور میرے سوں میا
میں تو مطلق مست لا یعقل اتھا	بے قرار و بیکس و بیدل اتھا
عمر میری گئی ہے ناکامی منے	دم بدم بے عقل اور خامی منے
تو زباں طعنے کی مجھ سوں دور رکھ	عاشق دیوانہ کوں معذور رکھ
جان لے مجھکوں تو معذوراں منے	گن مجھے بھی ایک بے شعوراں منے

سوال سائل ہفدہم

ستر ھواں تجھی کہا جو ہی تلک
عشق کی لیس مئیں تیرا ہو ئیں ہلک

کام میرا عشق سو ہئی ہر نفس
سرسوں میرے عشق کا سودا ہی لیس

عشق نے جب سو کیا سروا مجھے
نئیں رہا کچھ جیو کا پروا مجھے

وقت ہی جواب کروں جیو کو نثار
تا تجھا دیکھوں جمال روے یار

دیکھ کر اسکو انکھیاں روشن کروں
داغ دل کو ایکدم گلشن کروں

جواب دادن ھدھد

لیس کہا ہدہد نکو یوں مار لاف
نا ملیگا لاف سو سیمرغ قاف

لاف دعوا عشق کا ہرگز نکر
عشق دونوں بات سو ہی دور تر

گر تجھے دولت مددگاری کرے
فضل اور توفیق رب یاری کرے

کھینچ آپس طرف تجھکو لیجاے
انکلا خلوت مئیں اپنے بیٹھلاے

تب تیرا او لاف دعوی خوش دسے
بات تیری صادق آوے ہر کسے

جب تلک اسکی نہیں تجھکو کشش
تو کیا کوشش تو کیا اسکی روش

حکایت بخواب دیدن مریدی شیخ بایزید را بعد از وفات

چھوڑ گئے دنیا کو جسدن بایزید
خواب مئیں دیکھا انو کو کوئی مرید

بعدازاں پوچھا کہ ای پیر کبیر
کیا تمھارے سو کہے منکر نکیر

شیخ بولے جب مجھے او نامدار
کون ہی پوچھے تیرا پروردگار

میں کہا تو مت گرد مجھ سو سوال
ہی عجب تیرا تمھارا قیل و قال

جو کہوں میں سو خدا نیڑا ہی بس | تو سخن دستا ہی پن دل کا ہوس
جا تم پوچھو خدا کو پھر کو دیس | جو مجھے بندہ سمجتا ہی کہ میں
جانتا ہی او مجھے گر بندہ کر | پس بندہ تحقیق ہوں میں نا مور
او جو بندہ بال میں نہیں گنتا مجھے | پس کوا نا بندہ میں بنتا مجھے
جس بندے سو میں ہی خدا آشنا | او بندہ آپی کوا یا جب تو کیا
گرچہ میں ہوں بندگی سو میں خدا | لیک بندہ کرکے تونے جا جب خدا
ای بندہ جب تجھ یہ او عاشق ہا | عشق اسکا تب تجھے لائق اچھے
او اگر تجھکو کرے آلستی یاد | ہی روا تجھکو جو ہووے شاد شاد
اصل میں اسکی کشش درکار ہی | نیں تو تو کوشش تیری بیکار ہی

حکایت درویش عاشق کہ باخود میگفت

عشق سو درویش کوئی تھا زار زار | دوستی میں اگ کے بس بیقرار
جل گیا تھا عشق کی آتش سو جان | سوز سو سینے کے جلتی تھی زبان
ہو رہا ہی جان و دل جل بل کباب | جو منے اصبر نا طاقت نہ تاب
دوکھہ سو چھاتی پھوڑ اپنی زار زار | بات سو کہتا چلیا تھا بیقرار
عشق سو جلتا ہی جیو جاں کباب کروں | اس اگن میں صبر سوزش کاں دھروں
پس کہا ہاتف مکو توں لاف مار | جب او لج کر کہوں تڑا ہی خوار زار
توں اٹھا درویش میں الجھا ہوں یک | بلکہ او الجھا ہی تجھ سوا ای عجب

کیا اچھو لگا میں مجھے کیا ہی مجال | جو کروں اسکی محبت کا خیال
کیا کیا میں جو کیا سو اُو کیا | دل کوں میرے خوں کیا تو اُو کیا
ای گدا الجھا ہی اُو خود تجھ سگات | تو الیس کی کا یکوں لیا تا ہی بات
کیا اچھیگا تو جو الیسے کام میں | لائیگا وسواس اپنے فام میں
عشق کب تیرے سوا اُو اپنا لگائے | صنع سوا نپے اُو اپنا عشق لائے
کیا ہی تو اُور کیا ہی تیرا کاروبار | ہی جو کچھ سو صنع صانع کی بچار
لائیگا گر تو الیسکو درمیان | نا رہیگا تیرا ایمان نا تو جان

حکایت رفتن سلطان محمود بخانۂ مردی

اکدن محمود سلطان کیں نگر | جا کے نکلا ایک بھتر بیچ کے
اُٹھ کو بھتر بچھو نجا تو اضع سو شتاب | لا رکھا آنگے خوشی سو نان و آب
بادشہ کھا کر ہوا محظوظ جیوں | وہ لگا ہی جھونکنے بھتر بھار کوں
پس کہا شہ نے کہ ای مسکین گدا | کب تلک نوں بھار جھونکیگا سدا
آ تجھے کرتا ہوں دولت سو نہال | منگ جو کچھ منگتا ہی میرے سو اتال
پس کہا اُو کیا منگوں ای بادشاہ | بس ہی مجھ کوں جو تو آوے گاہ گاہ
دیکھنا تیرا مجھے دولت ہی بس | بھی کسی دولت کی نئیں مجھکوں ہوس
بیٹھ کر تجھ سیوں اس کشٹ اُپر | مسند و دولت سو مجھکو خوب تر
تو الیس دولت سو آیا میرے گھر | چھوڑ کر اس گھر کو جاؤں میں کدھر

گھر تو میرا تجھ سوں جوں گلشن ہوا
کس تیٔ اس گھر کا مجھے گلشن ہوا

کیا اچھیگا اس تی او دولت زیاد
جو کیا دیدار تو مجھکو شاد

نیں ہے اب کچھ مجھ کو دولت کی طلب
تو ملیا مجھکو تو میں پایا ہوں سب

ملک و دولت سب میرا سو تو بچہ ہے
کیا اچھیگی تجھ سو بہتر کوئی شی

تو بچہ مجھکو بس ہے میرا بادشاہ
لیکن آتا جا رہیں تو گاہ گاہ

عشق اسکا مجھکو ای درد مند بس
بھی نکو کس بات کا کر کچھ ہوس

سوال سائل ہدہد ہم

آٹ پر دسواں پنچھی آکر کہا
سب عمر تو میں رہیا میں رہنما

میں کیا ہو بھانچہ حاصل سب کمال
بات چل مجھکو دستا ہے محال

معرفت جب بھانچہ مجھ حاصل اچھے
چپ بھٹکنا مجھکو لا یعقل اچھے

کون ہے جو اپنے گھر میں چھوڑ گنج
بیہودہ سو سے جنگل میں جا رنج

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ ای شیطان صفت
جو منے تیرے ہیں کچھ معرفت

تو خیال خام ہو تیرا غرور
معرفت کے قرب سو پاتر ہا ہے دور

کبر رکھیا ہے نفس تجھکو زبردست
ہو رہا ہے دل ترا شیطان پرست

میں نے کے ہند میں سنتیا ہے تو
رہے یک لگ جھنڈ میں اکر ہا ہے تو

معرفت کا نور میں سنار ہے
وحدت میں ہے تو خود کا بار ہے

ای یار تو نرگسی عجب ہے
اس بن میں بن تو کر سب ہی
اول تو نو نجم دو سرا جو
تسرا او جو ابن نام کو

ذوق تیرا ہی تجھے محض خیال   تو جو کچھ کہتا ہی سب ہی محال
روشنی نیں یو تجھے انکار ہی   بسکہ تیرا نفس تجھ سو یار ہی
نفس کے ہی نور کا تجھ پر جھلک   تس ستی تجھ نیں پر تیرے چمک
گر کنو نور بخشیں تو غرور   ذرہ ذرہ نیں تجھایا ہی تو سور
نور اگر یو نفس دکھلاوے تجھے   تب ضلالت میں لجا بھاوے تجھے
جب تلک تجھکو ہی تیرا میں بیا   ہی جدا پڑا تکو سمجھو بھنا
انکھ میں کیال اگر آتا ہی آتر   او سو آتا ہی نظر میں جیوں بہا
میں بچے کی حاجب غفلت نکل   تب حقیقت دسکے آوگی سگل
ہار تا یہ ہستی کا دم منسم   نیستی ہی تو نہیں ہستی سو غم
ایک ذرہ تجھکو ہستی ہووے تو   کافری ہو بت پرستی ہووے تو
گر کیا تو ہستی اپنی آشکار   تک کریگا سر زنش سو روزگار

حکایت تغیر شدن حال شیخ ابوبکر نیشاپوری رحمۃ اللہ

شیخ نیشاپوری بوبکر اکبار   سب مریداں سات لیکر آئے بہار
آپ خر پر اور مریداں پیش و پس   ہاو بسار ہا تسمنے خرتی و لیس
شیخ پر اُس ستی ہوا حال آشکار   بہار ترکرے گر پڑے وش نعرہ مار
سب مریداں ہو رہے آپس میں دنگ   شیخ کی حالت سو لئیں لائے ننگ
ایک پیر لگیا تیسیر سوال   کیا سبب ہوا حضرت یو حال

شیخ تو بولے ای عزیزاں کیا کہوں
نفس کا ہی زور میرے پر اجہوں

جیوں ہوا اس خضر یہ میں یار در رکاب
سات میرے ہو چلے سب شیخ و شاب

خطرہ آیا جب مجھے اس طور کا
جو ہوں میں بھی بایزید اس دور کا

آج اگر ہی اس وضع کی مجھکو شان
نیں عجب جو حشر میں پاؤں امان

پس دیا خضر نے جواب اسکا مگر
یعنے ہی تو فکر تیری گوزِ خر

اس سخن سوں لمنے آتش پڑی
بیخودی کے حال کی مستی چڑی

جب تلگ تجھکو منی ہی اور غرور
تو حقیقت سوں پڑا ہی دور دور

نیں ہے کو چھوڑ مغروری کو جال
راہ کے دنداں سے آپس کو سنبھال

طبع میں تیرے غروری ہے اگر
تو بمو تیرا ہی فرعونِ دگر

جب تلگ باقی ہی تیرے میں منی
آفتاں سوں تیں ہی تجھکو ایمنی

نیں تمکو کہہ میں بتا نیں کچھ بھلا
حکمنے ابلیس الپس کو مت کلا

خطاب حق تعالی باموسی علیہ السلام

حق تعالی نے کہا موسی سنگات
جا کے تو ابلیس سوں کچھ پوچھ بات

پس ملیا ابلیس کتیں موسی کتیں
بعد ازاں ہنس کے اُٹھے موسی ولیں

ان کہا تو یاد رکھ اتنا بچن
کر تمکو ہر گز منی میرے نمن

نیں تو ہونگا تو بھی میرے سار کا
میں پڑے سو رانده اس درگاہ کا

بال بھر گر تجھکو باقی ہی منی
حق میں تیرے ہی اژدر گر سو کھنی

کام مرداں کو ہی تا کامی سے | تا سر انجامی سر انجامی سے
خود نمائی اور خود بینی تجھے | تو سخن ہے دشمن دینی تجھے

حکایت عابدی کہ لنگش را دو میدانست

عابد یک تھا حضرت موسی کے عہد | تھا عبادت میں جتے نسدنس جہد
لیکن اسکو تھا ترا داری سو پیار | نت رکھے لنگوٹی سوداری سنوار
از قضا دیکھا انے موسی کو کیش | دوڑ کر نزدیک آیا انگے ویں
پس لگا کہنے کو ای سالار طور | عرض یک میری خدا سو کر ضرور
جب میں کرتا ہوں عبادت روز و شب | ذوق نیں حاصل مجھے سو کیا سبب
بعد ازاں موسی گئے جیوں طور پر | حال عابد کا کہے رب سو مگر
پس کہا حق نے کہ بولو اسکو جا | ذوق عبادت کا کہاں تو پائیگا
ذوق ہی تجھکو جو داری سے کا نت | جو پھرا تا ہے لنگوٹی سوا پنے ہات
جیوں دئے عابد کوں لیا موسی جواب | تو چھپے داری لگا عابد شتاب
پھر کے بھیجا حق موسی کو خدا | شغل سوداری کے نیں عابد جدا
ای رہیا ہے تو جو داری میں الجھ | نیں اس دریا سوں کا تجھ سمجھ
چھوڑ دے تنگی سو داڑی کا خیال | شوق سو جا دیکھ دریا ے کمال
گر تو اس داری سو ترنے جائیگا | پانچہ کر دریا سو کر کر آئیگا

حکایت عزیز ہندی مردی ریش دراز در آب

ایک احمق جسکو تھی داڑی بڑی	نیر میں قد ہیم لگا او جس گھڑی
دیکھ کر کوئی دور سو بولیا ضرور	پہار ست تو تو بڑا گردن سو دور
پس کہا اُسنے کہ ای پاکیزہ خو	تو بڑا نیں ہی ہی تیری داڑی ہی لو
پس کہا اُس مرد نے ہسکر مگر	گر تو داڑی ہی تو جا اب ڈوب کر
ای جو تجھکو تو شرم داڑی کی نہیں	ذات تیری ایک کاڑی کی نہیں
دل میں جب لگ نفس ہور شیطان ہی	تجھکو او فرعون ہور ہامان ہی
گر تجھے موسیٰ نمن ہی نور تاب	جا پکڑ فرعون کی داڑی شتاب
سک نکو فرعون کا کچھ دل میں دھر	جو نکر داڑی سو داڑی جنگ کر
گر نکو داڑی کی پروا ای عزیز	گر تجھے ہی دین کی فکر و تمیز
دین کی مارگ میں ہی فرزانہ او	جو رکھے تاریش خاطر شانہ او

سوال سائل نوزدهم

پس کیا انیسواں پنچھی سوال	کیوں سفر میں جیو رکھا جاوے خو سنبھال
رہنمائی کر مجھے اسباب کی	تا ہمت ہووے مجھکو تیری سات کی
بول ایسی بات مجھکو بالضرور	جس سے آسان ہووے مجھ پہ راہ دور
دلکو دیوں کس بات سوں جمعیت	تاکہ ہووے تفرقے سوں امنیت

جواب دادن هدهد

پس کہا ہدہد کہ دلکو شاد رکھ	طبع کو وسواس تی آزاد رکھ

کیا سو حق کا یک حصہ تجھے سو شاد ... چھوڑ سب جا و تو کر پھر اسکوں یاد

شادی جا و یدداں استی ہے ... زندگی کا چرخ گرداں استی ہے

تو بھی اس شادی سوں دائم زندہ رہ ... نشہ قسوں جیوں آسماں گم دندہ رہ

کیا اچھے گا استی بہتر اسی فسلاں ... ہوئیگا یکدم تو حستی شاد ماں

حکایت وعظ گفتن عزیزی عـــلق

کیا کہا چپ خوب کوئی صاحب نفس ... شاد ہو رہے نہیں یاد سوں ستر برس

جو مجھے سب سار کا ہیگا دھنی ... پاک مطلق نام جسکا ہی غنی

تجھکوں غفلت کی سر پہ جھول ہی ... خلق کے عیباں منے مشغول ہی

کب تجھے یاد آوئیگا پروردگار ... تا خوشی سوں تجھکوں گذرے روزگار

عیب سوں جب کے اول آزاد ہوں ... پس خدا کے یاد سوں دل شاد ہوں

جب لگ ہیں چشم تیرے عیب بیں ... کس سوں ضائع تو ہوسکیگا غیب بیں

عیب ہیں لوگاں کے تو ہی موشگاف ... عیب کوں اپنے رکھا ہی کر غلاف

گر اپس کے عیب سوں مشغول ہوئے ... گرچہ تو معیوب ہی مقبول ہوئے

حکایت

ہو گیا تھا مست کوئی پیکر شراب ... کر لیا تھا حال کوں اپنے خراب

دیکھ کر مست اُسے کوئی ہوشیار ... باندھ مشکاں لے چلا اپس کے تھار

ناگہاں مست دگر آیا نظر ... تیز آتا آدکر تا شور و شر

مست اول دیکھ کر اس مست کوں — طیش سوں لڑا کرای بد بخت تو

دو پیالے کم پیا اچھا اگر — تو بھی اچھا مجھ سر نکا باخبر

ہی بیگانے عیب پر تیرے نین — دیکھتا نیں کیوں اپس عیباں کدن

عیب میں ہے تو حلک عاشق نہیں — عاشقی کے کام کوں لائق نہیں

عشق سو گر تجھکوں اچھی کچھ خبر — دسکے آتے تجھکوں سب عیباں ہنر

حکایت عاشق شدن مردی برنی

کوئی جواں یک تیز صوت نامور — ناگہاں عاشق ہوا کس نار پر

از قضا اس نار کے ابرو تلار — یک برابر تھی سفیدی آشکار

تس سفیدی سوں جواں تھا بےخبر — گرچہ دائم دھن پو تھی اسکی نظر

عشق میں جن کوئی ہو رہتا ہے ار — کب نظر آتا ہے اسکوں عیب یار

پس کنیک دن کوں ہوا جب عشق سرد — رنج سوں پایا خلاصی شیر مرد

دسکے آئی او سفیدی نار کی — بعد ازاں پوچھا کرای دھن پیار کی

انکھ میں تیرے سفیدی آئی کب — ان کہی ہیرا ہوا کم عشق جب

عشقمیں تیرے ہوا نقصان جوں — عیب پیدا ہو گئے آیا مجھکوں یوں

ای جو غفلت کا ہے تیرے دلمیں شور — دیکھ اپس کے عیب ہے اتیر دو کور

عیب کوں لک خلق کے دیکھیگا توں — دیکھ اپس کے تو تجھا کر عیب کوں

عیب تیرے تجھکوں دسی آونگے سب — عیب لوگاں کے نظر ناآوے تب

نکتہ

مارتا تھا محتسب مستی کوں
مست نے بولیا بد مست توں

مفت کے کھا کھا کے سب حرام
تجھکوں مغروری کی مستی ہے تمام

مست نے مجھ سوں زیادہ تو دسے
نیں ولے مستی تری دستی کسے

مجھ پہ ناحق یوں زبردستی نکر
مستی اپنی دیکھ بدمستی نکر

سوال سائل بیستم

بیسواں پنچھی کہا ای رہنما
نیں اگر پہنچا تو مانگوں شہ سوں کیا

فضل جب میرے پہ ہو درگاہ سوں
نیں سمجھتا کیا منگوں میں شاہ سوں

چیزاں جو کچھ بھلی ہونگی سو
بول مجھکوں تا منگوں میں اُستی او

جواب دادن ہدہد

یوں کہا ہدہد کہ ای ناداں تجھ
او ملیا تو کیا رہیا ارمان تجھ

کیا اچھیگی اُستی بہتر کوئی شی
دو جہاں کی آرزو سوں او اچھے

جس نے او پایا تو پایا سب اُنے
تو بھی جا منگ لے اُسے اُسکے کنے

جب او صاحب آشنا تیرا ہوا
تو سمجھ لے دو جہاں میرا ہوا

حکایت شیخ بو علی قلندر رحمہ اللہ

روز باری بو علی مرتے سراں
بات تو کیا خوب بولے ہیں قراں

جوگگن کے مجھ پہ کھولے ہیں کیواڑ
بہشت میں مسند رکھے ہیں خوش سنوار

قدسیاں ہے دہیں مجھکو یوں ندا ‎ نیک ای عاشق حق نیک ا

شکر کر شادی گنا ای بوعلی ‎ جو نہیں پایا مکاں یوں کوئی ولی

اگرچہ یو سب عطا مجھکو ہی دیے ‎ جیو منیرا کس بات پر بھی نا ڈھلے

نیں تو بھی کس چیز سوں پر کم نہیں ‎ یو عطا مجھکو تجھا تو غم نہیں

عشق سوں تیرے ہی جیو منیرا سرشت ‎ میں نہ دوزخ مانگتا ہوں نا بہشت

میں تجھے منگتا ہوں ای پروردگار ‎ عشق سوں تیرے ہی منیرا کاروبار

تو اچھا منیرا تو سب کچھ ہی مجھے ‎ دین ہور دنیا نے رچھ ہی مجھے

آرزو منیری جو کچھ ہی سو توں ‎ نیں ہی مطلب کفر سوں نا دین سوں

تجھ سوں مقصد ہی منیرا دو جہان ‎ یو جہاں ہونا نہ مجھکو او جہان

جیو منیرا حاضر ہی لیو لگا تو لے ‎ مت کر اپنے سوں جدا مجھکو دلے

خطاب حضرت حق با داؤد علیہ السلام

حق کہا یوں حضرت داؤد سوں ‎ جی منیرے بندیاں کوں یوں بول تو

اگر نہ دوزخ میں بناتا نا بہشت ‎ بندگی منیری تھی کیا تمنا کوں زشت

اگر نہ پیدا کر دیکھاتا نار و نور ‎ کیا پرستش نیا تھا تمنا قصور

اگر نہ اچھتا خوف منیرا یا رجا ‎ کیا نہ لیاتے بندگی منیری بجا

ہی روا اسکوں جو سر بھیں دھریں ‎ صدق سوں منیری پرستش سب کریں

بول بندوں کوں جو کھینچیں سب ثبات ‎ بندگی منیری کریں دل جان سات

ہی جو کچھ تجھ کنے بغیرے سوائے ذرہ ذرہ نوز کر اسکو جلائے

جب او سب جل کر ہو جاوے بھسم نا رہے اسمیں رتی کچھ بیش و کم

پس بھسم کو بھی اڑا دیو تمام تا کہ حاصل ہووے قرب کا مقام

جس کو دنیا ہی بہشت و حور او اسکو رکھتا ہی ایستی دور او

حکایت

او جو تھا محمود سلطاں کا ایاز شاہ نے اسکو کیا جیوں سرفراز

بادشاہی تخت و افسر سب دیا ملک و کشور لاو لشکر سب دیا

پس کہا جا تخت پر بیٹھ ای ایاز ملک کو دے قول لشکر کو نواز

خلق عالم شاہ کا یوں دیکھ رنگ ہو رہے حیرت سو اپنے دل میں دنگ

پس لگے کرنے اپس میں آپ بات نیں کیا کوئی شاہ یوں بندے سنگات

لیکن اس عنایت سو ایاز ہوشیار پھوڑ کر سینہ لگا رونے کو زار

پس کہے لوگاں کہ دیوانہ ہی تو یا ابس کی سد سو بیگانہ ہی تو

بادشاہی آئی ہی جب تجکو یوں شکر کر خوش شاد اور روتا ہی کیوں

پس ایاز انکو دیا حالے جواب ہیں نہیں تو غافل ازرا صواب

نیں سمجھے تم کہ شاہ کامگار تجکو اپنے قرب سو کرتا ہی بہار

کام فرماتا ہی تجکو بادشاہ خود رہوں نیں دور مشغول سپاہ

نیں تو مطلق کسو ضیع راضی نہیں جو رہے سلطاں کہیں او میں کہیں

مجھکو تخت و تاج سوں درکار نیں
بادشاہی مجھکو جز دیدار نیں

نیں نہ سکتا ہوں اس بن یکنفس
بادشاہی کی نہیں ہرگز ہوس

سیکھ لے ای مرد طالب یہ نیاز
بندگی تو یہی جو کرتا تھا ایاز

جب تلک نیں تجھکو یو ہمت کمال
وصل کی دولت اچھے تجھ پہ محال

جنت و دوزخ پو ہی جب لگ نظر
نیں تجھے اسبات کی ہرگز خبر

جب گذر کر جائیگا دونوں سوں تو
صبح دولت تجھکو دکھلا دیگی موں

مرد ہی تو چھوڑ دے دونو کو بھی
دل نکو رکھ اسپو بھی اور اسپو بھی

چھوڑ کر جو کوئی ہوا دونو سوں فرد
گر او عورت ہی کہینگے اسکو مرد

مناجات حضرت رابعہ بصریہ

رابعہ بولے کہ ای دانا راز
دشمناں کو دنیا دیکر نواز

دوستاں کو آخرت کے سب تمام
میں تو ہوں بیزار دونو سوں مدام

نا دنیا نا آخرت ہونا مجھے
گر تو میرا ہی تو کیا ہونا مجھے

ہرگز اس دونوں سوں میں یکدم نہیں
تو اچھیا میرا تو نیں کچھ غم نہیں

گر دو عالم پر کروں کوری نظر
جانتی ہوں اس نظر کو کفر کر

جسکو اندر بہی تو سب کچھ ہی اُسے
دو جہاں میں رونق و کچھ ہی اُسے

تب ہی رہنگا ہی جو کچھ اسکے سوا
کفر ہی گر جو کو بھی خاطر میں لائے

حکایت ظفر یافتن سلطان محمود بر سومنات

شہر سورت پر جو شاہ غزنوی
جوں کہ پایا عیب جو فتح قوی

ہندو و بتخانہ ٔ بت اتھا او سومنات
از قضا آیا گمر سلطان کے ہات

جمع ہو کر ہندواں آنے لگے
دیکھ برابر بت کے زر دینے لگے

بادشاہ نے زر پہ نا رکھ کچھ نظر
بت کو فرمایا کہ ڈالیں پھوڑ کر

پس کہے لوگاں کہ زر لینا اتھا
شکر یاں کوں بات کر دینا اتھا

شہ کہا مجھکو کہ تو ڈر ہی ترا
جو مجھے آو زر برابر لا کھڑا

حشر میں آواز دیوینگا سروش
جو او بت گر ہی تو یہ ہی بت فروش

بعد ازاں اسکو سٹے جو پھوڑ کر
آتھ من اُستی نکل آئے گہر

تو بھی اپنے نفس کا بت ای عزیز
پھوڑ ست گر ہی تجھے عقل و تمیز

جب تو اُس بت کو سٹیگا پھوڑ کر
نقد سیتی نکا تجھے گنج و گہر

جیوں سُنیا ہی تو جو آوازِ الست
مت بلی کہنے سو کر کوتاہ دست

جیوں اول سو تجھکو اذا قرار ہی
اب تجھے کس بات سو انکار ہی

جیوں بندیا ہی عہدِ تو میثاق میں
مت بسر جا اسکو رکھ کر طاق میں

قول پہ اپنے رہنا ناچار ہی
عہد جو کرنا وفا درکار ہی

جیوں اول کیتا ہی اقرارِ الست
کر کنو آخر کو انکارِ الست

حکایت رفتن سلطان محمود غزنوی بجنگ ہند

جیوں کہ شاہ غزنوی کر قصدِ جنگ
ہند کو لڑنے چلا ہندواں کے سنگ

حکایت

دیکھہ کر لشکر انوں کا بے شمار / دل نے بولا کہ اے پروردگار

گر میں اِس لشکر پہ پاتا ہوں ظفر / جو غنیمت آئیگی اُس سر بسر

سب لٹا دیونگا فقیراں کوں تمام / ایک جو آپس پہ سمجھونگا حرام

عاقبت کوں فتح پایا شہریار / ہاتھ میں آئی غنیمت بے شمار

جو کرے اسپر نظر حکمت شناس / جس سکے نا ایک غنیمت پر قیاس

اس وضع بے حد غنیمت پایا جیوں / ہندواں سارے ہزیمت پایا جیوں

شہ نے فرمایا کہ یو سب مال و زر / تربت درویشاں کوں دیویں بانٹ کر

تا کہ ہووے نذر کوں میرے وفا / نئیں زیاں اِس بات میں غیر از نفا

پس کہے لوگاں کہ یو سب مال و زر / کیا کرینگے وہ گروہ بے خبر

یا سپہ کوں دے جو آوے تیرے کام / یا خزانے میں جتن کر رکھ تمام

شاہ نے یو بات سُن حیراں رہا / فکر و اندیشے میں سرگرداں رہا

از قضا لشکر میں یک دیوانہ تھا / لیکن آپس تھار لئی فرزانہ تھا

شاہ نے اسکوں بچھا کر دور سوں / دل نے بولیا کہ ای محمود توں

مصلحت کر اس دیوانے کے سنگات / یو کہینگا بے غرض ہو تجھ سوں بات

پس دیوانے کوں بلا شاہ جہاں / کھول کر اپنا کہیا راز نہاں

تب کہیا دیوانہ سُن ای بادشاہ / جیوں سنوارا کام تیرا یوں الہ

بار دیگر گر تجھے ہے اس سوں کام / بانٹ دے سارا فقیراں کوں تمام

جسنے تو نصرت دیا ہے تجھکو آج	اُسکو ہے معلوم سب تیرا مزاج
بعد ازاں تھسو نے او بلبل سب	شکر فقیراں کو دیا در حال تب

سُوال سائل بیست ویکم

بعد ازاں آیا پچھی یکمیسواں	ہور کہا ای پیشوائے رہ رواں
کیا ہے لائق چیز اس درگاہ کے	جو لجاویں نذر ہم اُس شاہ کے
دست خالی نیں رواجانا وہاں	تحفہ لازم تر ہے نزدیک شہاں

جواب دادن ہدہد

پس کہیا ہدہد کہ تو بولیا عجب	وھاں جو کچھ تیں ہے سنو تو بھیا سو لجا
جو لیجاوےگا تو بھیا سوداں ہے سب	زیرہ کرماں کو لیجانا کیا سبب
علم ہے واں حکمت و اسرار ہے	طاعتِ روحانیاں بسیار ہے
تیں سنو کیا بولوں تجھے میں ای انسان	عاجزی ہے دردِ دل ہے سوزِ جاں
گر تو یو لیجاوے تو مقبول ہے	شہ کے لائق تحفہ یو مقبول ہے
گر کرے تو دردِ دل سوں ایک آہ	بوے اُسکی جائیگی تا پیشگاہ
خاص جاگا آہ کی ہے مغز جاں	پوست اُسکا کیا ہے نفسِ بدگماں
بیاد آوے آہ اگر جاگے سو خاص	زنجیرِ غم سو کر سینے میں خلاص

حکایت آمدن زلیخا بہت حضرت یوسف علیہ السلام

جب زلیخا تیں سو دعوے یہ آئے	حضرت یوسف کو زلیخا نے ڈلائے

پس غلاماں سوں طلب کر یک غلام
حکم فرمایے کہ ای با اہتمام

جا کے لکڑیاں ماریو یوسف کوں بیکاس
تا صدا آوے مجھے مانند طاس

تب وہ بیچارہ غلام نرم دل
دیکھ یوسف کوں ہوا دل میں خجل

ناگہاں چمڑا کہیں آیا نظر
مارنے چمڑے کوں لاگا کھینچ کر

جب لگی لکڑی اٹھے یوسف پکار
پھر زلیخا اسکوں بولے اور مار

پس کہا آخر کوں یوسف سوں غلام
میں تجھے کہتا ہوں سن ای نیکنام

گر نہ کھینچیگی زلیخا تجھ پہ داغ
ہوویگی میرے پہ مطلق بد دماغ

ہاتھ اٹھا اور دلکوں کٹ کر ایکبار
مارتا ہوں ایک لکڑی استوار

گرچہ ہے تجھ نازنیں تن پر زیاں
ہے وہ تجھکوں نشاں مجھکوں اماں

پس اچایا ہاتھ یوسف مبتلا
دیکھ اٹھا سا تو گگن میں کھلبلا

جوں کہ مارا کھینچ کر یک ہاتھ او
آہ یوسف نے کئے غمناک ہو

تب زلیخا نے کہے او آہ سن
بس کر اب اس آہ کے باشی ہو گگن

تب کہے نا چیز او آہ اس تمام
آہ نے اس بار کے کیا ہے کام

گرچہ رونا نوحہ گر کا طور ہے
ہائی کا آہ کرنا اور ہے

گرچہ تجھے خلق کر سکلے غمیں
آہ یک ماتم زدے کا ہے نگیں

گر تجھے بھی دلنے کچھ درد ہے
سینہ میں سوتی منے تو فرد ہے

عشق کی جس دل منے ہے تاب و تب
ک قرار اسکوں اچھیگا روز و شب

حکایت غلام متعبد و آقای او

ایک صاحب کو اتھا زکی غلام ۔۔۔ دھو ستیا تھا ہاتھ دنیا سو تمام

رین ساری او غلام پاکباز ۔۔۔ صبح لگ کرتا اچھے دائم نماز

پس کہا صاحب کہ ای مرد خدا ۔۔۔ جب تو جاگیگا مجھے بھی دے جگا

جب وضو کرمیں کروں تجھ سنگ نماز ۔۔۔ پس جواب اسکا دیا یوں پاکباز

نار جنتے وقت پیریاں لگا جب ۔۔۔ دے جگا مجھکو کہے تو ہے عجب

ای دھنی گر تجھکو ہووے درد دین ۔۔۔ تو اپستی آپ جاگیگا یقین

جب جگاویگا تجھے تو اور کوئی ۔۔۔ او عبادت اسکی ہے تیری نہوی

جسکے دل میں دین کا کچھ درد نیں ۔۔۔ سر پہ اسکے خاک بہا او مرد نیں

درد سو ہے اصل میں جسکی سرشت ۔۔۔ محو ہے اسکے اگے دوزخ بہشت

حکایت خبر دادن بو علی طوسی از حال دوزخ و بہشت

بو علی طوسی کہ پیر عہد تھے ۔۔۔ دین کے مارگ میں صاحب جہد تھے

جس مکاں پر او رکھے ہینگے قدم ۔۔۔ واں ملک پہنچیا اچھیگا کو لی کم

او کیے ہیں ذکر یوں اسباب کا ۔۔۔ حال میں اپنے بیاں عرصات کا

جو صباں سب اہل دوزخ زار زار ۔۔۔ اہل جنت سو پوچھینگے آشکار

کیا تمھارا حال ہے جنت منے ۔۔۔ کیا خوشی ہے کیوں ہیں تم راحت منے

تب کہینگے اہل جنت اسو ضع ۔۔۔ نیں ہے اب جنت میں خوبی کسو ضع

جب سو دیکھے ہیں جمالِ لایزال — ناوے جنت میں کچھ خوبی کماں

جب نظر آیا جمالِ نامدار — پڑ گیا تب سات جنت پر اندھار

روشنی سوں اُو جمالِ جاں فشان — نا دکھیگا نام کس کا نا نشان

اہلِ جنت یوں کہینگے جب حجاب — اہلِ جنت پھر کے دینگے جواب

ای تمیں جنت سوں بے پروا گروہ — دیکھ کر اسکا جمالِ باشکوہ

ہیں ہمیں تو آگ میں سر تا قدم — دیکھتے ہیں رات دن رنج و الم

یک نظر ہم دیکھ کر اسکا جھلک — بے خبر ہو گئے ہیں حسرت میں اچک

دل منے ہی آگ حسرت کی ہنوز — آگ سو دوزخ کے منیں ہی دلکو سوز

آگ حسرت کی جہاں ہی کارگر — آگ سو دوزخ کے وہاں کاں اثر

جس کو اُس کے درد کی حسرت اچھے — کب اسے اس آگ سوں غیرت اچھے

زخمِ دل کو آہ حسرت ہی ضرور — رنج کی لذت کو راحت ہی ضرور

گر تجھے اس ٹھار دل مجروح ہی — محرمِ اسرارِ ذوقِ روح ہی

گر تیرا زخمی ہی دل تو دم نہ مار — داغِ حسرت زخم پر کر استوار

سوالِ سائل بیست و دوم

پس کیا بائیسواں پنچھی سوال — بات کی سختی تو دیسی ہی محال

بول اتا ہما تو ای دانائے راہ — یہاں سوں گئے و سنگ ہی درگاہ

جواب دادن ہُدہُد

بس کہا ہدہد نے اس پنچھیاں سنگات
گر تو پوچھے راہ میں وادی ہیں سات

ہیں وے معلوم فرسنگاں کسے
جی نکو کوئی وہاں جا پھر کے آتا دسے

جن گیا ہی سو رہا ہی واں اَلَک
نہیں آیا جو کوئی پوچھے بھی اسکا تک

ہی اول وادی طلب کی سخت تر
عشق کی وادی ہی دوسری پر خطر

معرفت کی تیسری وادی ہی جان
چوتھی استغنا کی وادی ہی سو جان

پانچویں توحید کی وادی ہی پاک
ہی چھٹی حیرت کی وادی خوفناک

ساتویں ہی وادی فقر و فنا
اسکے آگے راہ میں سو کیا کنا

واں کشش بنا سے کو روش
گم ہی سب راہ روش الا کشش

بیان وادی اوّل در حقیقت طلب

جب تو وادی میں طلب کے آئیگا
دم بدم ہر ہر قدم دکھ پائیگا

ہر گھڑی پیش آئیگی سو سو بلا
آسماں اس سوز کا ہی یک چھلا

کام ہی کوشش سو یہاں سب سر بسر
رہ سدا کوشش منے ساری عمر

مال کا یاں ترک کرنا ہی ضرور
ملک اس کا چھوڑ جانا ہی ضرور

سب کو یانی کر کے دھلانا ہی یاں
جیو کو رنج و درد میں بہانا ہی یاں

سب علائق سو اس دل کو توڑ
جس پہ تیرا پیار ہی دے اسکو چھوڑ

جب گنوا دیگا اپس کے سب صفات
تب کہیں دل میں آئیگا او نور ذات

ہووےگا جب دل میہ او نور آشکار
یک طلب سو ہووینگی تس کو ہزار

گر اگن کا گھاٹ تیرے آئے اتر — یا بلا کا آپڑے تجھ پر پہار
جا پڑیگا تو سو پروانے نمن — شوق سوں جیکا دیوانے نمن
محو مشتاقی سے ہو جاتیگا — ہر گھڑی ساقی پاس ستگے آئیگا
شوق سو جب ہوئیگا تو جرعہ نوش — نا رہیگا دو جہاں کا تجھکو ہوش
غرق دریا میں رہیگا خشک لب — سر جاناں کوں کریگا جب طلب
جب ترا جیو آرزو سر کی کرے — از دہا جاں پاس ستے سو نادرے
کفر او لعنت اگر در پیش آے — سر پہ لیویگا جو کئیں بھی بات یا
بات سینے پر کہا ہی کفر و دین — واں لو نا او ہی نہ تو ہی ہی امین

اشارۂ عمر عثمان در سجود ملائک بادم علیہ السلام

عمر بن عثماں کمے میں تجھے رفیق — یوں لکھے ہیں کنجنامہ اس طریق
جیو سنگباد سے بدل حی جان پاک — قالب آدم کوں جو تھا آب و خاک
پس کہا یوں جو بھید روشن بھیجے — جو نہوے اُستی فرشتیاں پر خبر
حکم فرمایا فرشتیاں کوں تمام — تا کریں آدم کوں سجدہ والسلام
پس فرشتے سب ہو سر زمیں — اس سبب او سر کوں کوئی دکھا نہیں
یو جو تھا ابلیس یادل میں یوں — یاں تو کوئی نیں دکھتا سجدے کوں جیو
نیں کرنا آدم کوں سجدہ کیا سبب — کسیو نہ دیکھو سیر حق اکھاں سو اب
جانتا ہوں میں کہ آدم خاک نیں — او سو الحق غیر ستر پاک نیں

سر کوں میں دیکھوں ہے اوہی سو کیا — گر خدا کاٹے مرے سر کوں تو کیا

جو تھا ابلیس کا سر خاک پر — تہ مثلا کوں تجھے یا کھے نظر

پس کہا حق نے کہ ای جا سو سرا — تو کیا ہے سترِ مولا پر نگاہ

گنج پنہاں تھا سو تو دیکھا عیان — تجھکوں رہنا نیں لے در جہان

بادشاہاں گنج جب کھتے ہیں کیں — ہار سنتے ہیں کھن ہار کتیں

پس کہا ابلیس دے مہلت مجھے — جو کیا ہو لئی عبادت نیں تجھے

تب کہا حق تجھکوں مہلت دیوے ہی — طوقِ لعنت بھاونگا تیرے گلے

جو کیا ہے اس وضع بد طینتی — نام تیرا آج سے ہی لعنتی

تب کہا ابلیس ای پروردگار — گر جو کچھ کرتا ہی تیرا اختیار

لعن بھی تیری ہی اور رحمت تیری — تو جو دے مجھکوں سو جو قسمت میری

مجھکوں سو لعنت سو تریاک ہے نیں — زہر بھی ہوتا کرے سب تریاک نیں

بھاتے ہیں خلق جس لعنت سو سب — نیں اسے لیتا ہوں سر پا ادب

رد عالم کوں کیا ہوں نیں قبول — پس بندہ میں لعنتی ہوں نیں فضول

آدمی کوں اس وضع ہونا طلب — نیں تو دعوی سر جھکاتا ہی شب

تو اگر ڈھونڈتا ہی اودیا تا نہیں — کیا او کم ہی کم طلب ہی تجھ لقب

حکایت زنار بستن حضرت شبلی در حالت نزاع

جیوں کہ وقت نزع تھے شبلی بیقرار — موں کچھ کر جاک دل کیسو تھے انتظار

در بیان چھپانے اسرار نفس و دل

اوصل

اور دل کر جو خوبی ہی خدا کی سے
منظور نظر ہی مصطفی کا
حسن دو سبب سو آج دل کے بیچ ہی
دل دل سو لگا تو جج کیا یہی

جانوا اپنے گلے میں ڈال کر — خاک پر لڑنے لگے ہو کر بے خبر
اشک سو سب خاک تر کرتے اچھے — خاک لے کب سلیس پر کرتے اچھے
کوئی پوچھا شیخ اس حالت منے — جانوا ڈالا ہے کوئی دنیا منے
شیخ بولے کیا کہوں جلتا ہے جان — آگ سو غیرت کے باطن میں نہاں
جب کہا ابلیس کو حق لعنتی — حرف یا کا اس منے ہے نسبتی
مجھکو اس نسبت سو غیرت ہے تمام — آگ میں جلتا ہوں میں اس تی مدام
لوظ لعنت گرچہ ہے محض غضب — حرف میں یا کے لطیفہ ہے عجب
طالب صادق نہیں تو اے عزیز — سنگ و گوہر میں اگر ہے کچھ تمیز
گر تجھے پیارا ہے گوہر سنگ زرد — صدق دعوے میں طلب کے پانے کد
سنگ و گوہر کر سمجھتا ہے خطا — او جو کچھ بخشے سو ہے محض عطا
گر تجھے معشوق مارے لے پتھر — خوب ہے استی جو کوئی دیوے گہر
مرد کو ہونا طلب اور انتظار — تا کرے جیو و مدام رہ پر نثار
نا رہے یک پل طلب کو چھوڑ کر — نا رکھے آسودگی پر یک نظر
ایک تل ہووے طلب سو گر جدا — ہے او مرتد نیں اسے راہ ہدا

نکتہ

از قضا کوئی بات میں صاحب نگاہ — جھاڑتے مجنوں کو دیکھا خاک راہ
پس کہا ڈھونڈتا ہے کیا مجنوں یہاں — او کہا ڈھونڈتا ہوں میں لیلی کو یہاں

تا دوام اے دوست دل میں بستا
یہہ کیا جو دل اس کے ترستا
اے دوست دکھن دل سو من ہی
یو من نہیں یک ہے اچھن ہی

جب بیچ ہزار ...
... خدا ہزار ...
... ہی یا رب
... العجائب

کن سو دن اسکو جیوں کی جھالا
اس من سا کی کو من ہی یا لا
یو من نہی او نبا بیب ... بیچو لا
کن در دن کو من یو من ہی تو لا

جس کوں تو لیا کیوں توں ہوتا ہے ہلاک	خاک میں کاں پانیگا اوڈر پاک
پس کہا مجنوں کہ ڈھونڈتا ہوں مگر	کیں تو بھی مجھکوں ملے لیلی گُکر

اشارت امام زمان یوسف همدان رحمة الله علیه

یوسف همدان امام روزگار	صاحب اسرار و شیخ نامدار
کہا کہے ہیں جو زمیں سوتا گگن	گر تو دیکھے کھول کر اپنے نین
ہے مسیحا ہر ذرہ یعقوب دگر	پوچھتا ہے یوسف اپنے کی خبر
درد اچھا مرد کوں اور انتظار	صرف ان دونوں میں کر یار روزگار
گر نہیں دونوں بھی تجھکوں تو بھی توں	ڈھونڈتا رہ شوق سے اسرار کوں
صبر لازم ہے طلب میں مرد کوں	کاں ہے لیکن صبر اہل درد کوں
صبر کرنا ہے تجھے یہاں خواہ مخواہ	پانیگا کیں سو تبھی یکرو نہ راہ
جیوں کہ مانگے بیت میں تا مسیحا	طوطی پس کا آپ پیتا ہے کچا
تو بھی باطنیت الیس کے رہ رہیں	خون دل کھا رنج و غم سب سہیں
سالکوں کا دائم ہے منزل مقام	بھاو جانے سو نہیں کب انکو کام
تو بھی طوطی صبر کر مرداں نمن	تا کہ حاصل ہووے مطلب بے سخن

حکایت سلطان محمود و خاک بیز

جس کوں کیں جاتا تھا محمود شاہ	بات میں آیا نظر یک خاک بیز
جو کیا تھا جابجا مائی کے گنج	کسب میں مشغول تھا با سعی و رنج

شاہ کے دل میں جو کچھ آیا خیال — چپ چلیا ماٹی میں بازو بند ڈال

شہ جو آیا پھر کے واں بار دگر — جیوں اٹھاتیوں خاک پر آیا نظر

پس کہا ای خاک پر لوا لہو و لعب — کل جو تو پایا ہے سو نیں تجھ کو سب

کیا سبب بھی کھینچتا ہے درد و رنج — سات پیری کو تیرے بس ہے اور گنج

پس کہا او خاک پر ای بادشاہ — خاک سو پایا ہوں میں اقبال و جاہ

خاک نے مجھکو کیا ہے سرفراز — خاک سوں میں کیوں رہوں ہوں بے نیاز

خاک سو ہے آس میری روز و شب — خاک سو پایا ہوں میں اپنی طلب

مرد ہو رہ تا کہ یو در ہووے باز — مت چھپا سر تا کہ ہووے سرفراز

تو طلب میں رہ سدا ای مستمند — بند نیں دروازہ یو ہیں نیں بند

نکتہ

بولتا تھا کوئی بے خود ای الہ — کھول دے دروازہ اور دے مجھکو راہ

رابعہ وھاں تھی سو خوش لوی مگر — بند تھا دروازہ کب ای بے خبر

ہے یو دروازہ کھلا لیکن تو آ — منگ لے کیا منگتا ہی سو تو ای گدا

وادی دوم در حقیقت عشق

بعد ازاں ہے عشق کی وادی کٹھل — کسکو طاقت ہے جو وھاں لگ جاے چل

آگ کے سمدور ہور غم کے پہار — درمیاں آتے ہیں گر کے تھار تھار

عاقبت اندیش کا وھاں کام نیں — ایک تل جس کو جہاں آرام نیں

جا وہاں لگ چلکے او مرد پہنگ / جسکو عالم کا نچھے کچھ نام و ننگ

او نجانے کفر کیا اور کیا ہے دین / او نہ شک سمجھے نہ پہچانے یقین

جیوں پڑے اتر کر اگنمیں جوں ستی / نا رکھے کچھ جیو کی پروا ایک رتی

نیک اور بد سب اسے یکساں اچھے / عشق جب آوے تو پہہ او کاں اچھے

کھیلتا ہے عشق کا جو کوئی قمار / نقد ہستی ایکدم دیتا ہے ہار

عشق آتش عقل سو جیوں دود ہے / عشق اگے عقل سب نابود ہے

عقل مایہ عشق کے سودے میں کھووے / عشق کا کام عقل سو ہرگز نہووے

عقل کی ہستی کو جب لگ نا جلاے / عشق کے غم سو خلاصی کیونکہ پاے

جوہر تن کو کیا لگ نیں عیار / تو مفرح دلکشا کیوں ہوے تیار

دیکھ اصل عشق کیا ہے ای گدا / گرد یا ہے غیب نیں انکھیاں خدا

پات پات اسکی اپس ہستی منے / کیوں تجھکے ہیں دیکھ سرمستی منے

غیب کے انکھیاں جو تجھ باز ہوئیں / ذرہ ذرہ سب تجھے ہمراز ہوئیں

عقل کے انکھیاں سو دیکھیگا اگر / نا دسیگا عشق تجھکو بال بھر

عشق کو درکار ہے یہاں مرد کار / نا رکھے دل کو اپس کے استوار

نا تو مرد کار نا عاشق اچھے / عاشقی کو کس وضع لائق اچھے

زندہ دل کو کام ہے یو سازوار / نا کریں ہر دم اپس کا جیو نثار

حکایت معشوق و عاشق و سوختن ہر دو

حکایت

یک رند فقیر

سب رنڈ قصبہ است نامی
ندی جیج بہن ہے نہانی

نظامی اصل ذو معنوی قلندر
صورت کے قلندراں میں بندر

ہے دکھن میں قصبہ یک لوساگر | جو ندی گنگا سو ہے نزدیک تر
وہاں سنہارے اتھے دو شخص کوئی | خوب تر یک خصلت نیک خوئی
ایک کو بیٹا اتھا روشن گہر | ایک کو بیٹی سندر تھی چو خور
از قضا تھوڑا دگی کے سن منے | تو بیچے ہو دو برس تھے ملاں کنے
ناگہاں لگ گئی دونوں میں پیت | پیت جا کر عاشقی کی آئی ریت
عاشق جانی ہوے انگیس کے ایک | یار پنہانی ہوے انگیس ایک
عقل کیا اسباب نے جو ناگہاں | تو تے پاے کیں سندر باپ وہاں
ننگ سو دونوں لیا ڈالے حجاب | پس ہو حسرت سو دونوں جل کباب
جب تو جانی سند میں آئی اپنے تد | کیں کیے ماباپ اسکو نامزد
تا کتیک دن بعد ماند بیاہ و کاج | ہو گئی دل میں سندر آتش مزاج
آگ حسرت کی اٹھی دل میں بھڑک | دل جگر جلنے لگیا غم سوں تڑک
پس کہی دلکوں کرای دل کیا علاج | نیں خلاصی مجھکو جیو دینے کے باج
کس سوں ضمع وعدہ نبھاؤں یار کا | کیوں رکھوں خاطر الیس دلدار کا
ای فلک اسے کیا جفا کیا جور ہے | ہم کنے کیا تو ستم کا طور ہے
تو سنو اپنے دل میں یوں زار زار | لوگ سب شادی منے تھے کامگار
جب لی بیاں گھر منے اندھیار دو | شاد خوش بیٹھے اتھے سب فرد فرد
جا بجا سندر بچھاے تھے تمام | چار دنگاں سو بکانے تھے طعام

تب تلک تب گشت سے شہ پھیر کر | آکے پہنچا دھوم سو بستر کیے گھر
لوگ نوشہ کے اگے اگئے پیشوا | چھوڑ کر بستری کو بی باں ہو جدا
کوئی رہا نئیں اس منجے خانے مجھار | تب سمجھ کر وقت فرصت او نگار
کوٹھری کا قفل سو در بند کر | پس کہی دل سو کہ ای دل کیا خبر
وقت ہمت کا ہی ہمت کر اتال | کر مددگاری مجھے اور لے سنبھال
ای دل اب یہہ جیو تجھے کیا کام آے | جو بیگانہ تن کو تیرے ہاتھ لاے
ہستی اگے زندگی میں نئیں نفا | حیف ہے عاشق کہے کر بے وفا
پس اس کے تئیں سو کتے بھی | اگ دیتی شمع کے نزدیک جا
ہو گئی یکہ پل منے جل بل کے خاک | غم سو عالم ہو رہا سب دردناک
از قضا عاشق بھی اس غلغال میں | تھا مگر اپنے پریشاں حال میں
دیکھ کر بھی کی دھکدھکی انگار | جا پڑیا یک آہ کر بے اختیار
ہو گیا یک پل منے یو بھی فنا | جا ملا وہیں آشنا سو آشنا
عاشقاں تو یوں فدا کرتے ہیں جان | تو کہاں اور تجھکو یہہ ہمت کہاں

حکایت عاشق شدن گدائی بر ایاز

کوئی گدا پیدا کیا عشق ایاز | ہو گیا ساری جہاں میں فاش راز
بھار آتا جب ایاز شہسوار | دوڑ جاتا تھا اگے یو خاکسار
جس طرف جاتا او گھوڑے کوں دا | تس اگے ہوتا یو چوگاں کا با

اس

بولی کہا محمود کو جا کر مگر — ہے گدا عاشق ایاز خاص پر

دوسرے دن سو ہوا سلطان سوار — سات اسکے تھا ایاز کامگار

یو گدا عاشق بھی ہمراہ ایاز — دوڑتا تھا خوش ہوا آگے پیشواز

بادشاہ نے جب کیا اس پر نظر — دیکھے آیا عاشق بے پا و سر

تب چوگاں سفر چوگاں کا تبہ — دوڑتا تھا جوں کہ چوگاں کا تبہ

پس بلا اسکو کہا شہ ای رکیک — کیا تو ہونیکو منگے میرا شریک

پس کہا درویش نے ای بادشاہ — عشق بازی کو گدا کیا بادشاہ

بلکہ ہے عشق گدا اس تی زیاد — جو گدا سو عشق دھرتا ہے سواد

نیں ہے کچھ اس بات میں یکذرہ شک — مفلسی سو عشق پاتا ہے نمک

عشق تیرا تو اچھے دولت کے زور — عشق میرا رنج ہور محنت کے زور

وصل کا سامان حاصل ہے تجھے — کاں ہے ہجر و صبر و درد دل تجھے

چھوڑ دے یو وصل کا سب کر و فر — ہجر میں آ صبر کر ہی مرد اگر

پس کہا شہ کیا سبب دلبر کو چھوڑ — گوے سو چوگاں کے چک رکھتا ہے جوڑ

تب گدا بولیا کہ ای شاہ جہاں — گوئی بھی ہے مجھ سر یکا سرگراں

میں بھی اور یو گوے بھی دونو جنے — ہیں ہمیشہ یار کے چوگاں کنے

اسکو میری مجھکو اسکی ہے خبر — ہیں ہمیں اکستی یک گشتہ تر

لیکن اتنا فرق ہے کہ گفت و گو — نعل بوس اسکے تو سنگ کے گولی ہو

گرچہ ہیں تو ہمیں بے پا و سر ‌ ‌ ہے وو مجھ رنج اسکی سخت تر
زخم چوگاں گرچہ تجھ پر کھائے گوے ‌ ‌ مجھکو ہردم زخم میرے جیو پہ ہوے
گوے کو ہے گرچہ زخماں بیقیاس ‌ ‌ دوستا ہے سو اس آس پاس
گوے کو تو ہے حضوری ہر گھڑی ‌ ‌ وو خوشی ہرگز مجھے نئیں کبھی
گوے کو تو نغز ہیں ہے تو وصل ‌ ‌ لے گئی ہے گوے مجھ وو گوے وصل
بعد ازاں شہ نے کہا سن ای گدا ‌ ‌ ہے گدا او کوئی جو مفلس ہو سدا
گر تو مفلس ہے تو لا اسکی دلیل ‌ ‌ مفلسی کی کسو ضع کیا ہے سبیل
پس گدا نو لیا کہ میں مفلس نہیں ‌ ‌ مفلسی کی صورت مجلس نہیں
جب تلگ یو جیو ہی تیرا تن منے ‌ ‌ میں ہوں صادق تجکے فن منے
جب کرونگا جیو کو جاناں پر نثار ‌ ‌ مفلسی کا ہو دیگا تب اعتبار
تو بھی ای محمود اب ہو جاں فشاں ‌ ‌ جان فشانی عاشقی کا ہے نشان
بات اتنی کر کے او مفلس گدا ‌ ‌ جیو کیا یک پل میں جاناں پر فدا
نو تماشا دیکھ کر محمود شاہ ‌ ‌ دل منے لئی سا کیا افسوس و آہ
نیں جلگ تو کام پڑتا مرد کوں ‌ ‌ جانتا ہے کیا وہ عشق و درد کوں

حکایت لیلی و مجنون

لوگ لیلی کے کہیں مجنوں کنیں ‌ ‌ چھوڑتے تھے یا ایس محلت میں کنیں
ایک دن جنگل میں جاکر تو بنگ ‌ ‌ نوبت دیتے کالا دھگڑ سو منگ

بعد ازاں اس پوست کوں تن پو سوار / ہو گیا دو پوست میں سر کر ملار

پس کہا ڈھنگر کوں ای صاحب شرف / ہانک دنبال میں تجھے لیلی طرف

تا مگر لیلی کوں دیکھوں دور سوں / لے ثواب اتنا خدا کے نور سوں

بعد ازاں ڈھنگر سخن یو سن لیا / جیوں کہا مجنوں نے اسکو یوں کیا

تا قبت مجنوں کے پہنچا جا وہاں / دور سوں لیلی کوں دیکھا ناگہاں

ہو گیا یکبارگی بے ہوش آپ / سب نکل جا رہا او جوش و تاب

سو چکا پانی گیا سدھ گم ہو / لے چلیا ڈھنگر بدن کوں ٹانک کر

پھاڑ لا چھکا جو تک سا کھٹ ... / یوں میں سو قصد اتیا اسکا سر پر

پس لگیا پھرنے کوں مجنوں ننگ دھڑنگ / تب کہا کوئی دوست ای مجنوں پھر ننگ

تجھکو جو پوشاک ہونا سو تجھے / تو لے دو حال تا لادیوں تجھے

تب کہا مجنوں کر ای غمخوار دوست / نیں مجھے پوشاک بہتر غیر پوست

پوست لا دیو گر مجھے کوئی دوست / اطلس و زربفت میرا پوست ہے

پوست سو دیکھا ہوں جب میں دوست کوں / دوست کھیا ہو ندھا سو پوست کوں

دل لے تیرے خوبی گر عشق دوست / تو بھی مجنوں کے نمن جا ڈھونڈ پوست

پوست ہی لگ ڈھونڈلے جا دوست کوں / موند جا تول کوں ہی پیدا پوست سوں

پوست بند کر ہو پھر ننگ ای مرد مجھ / سب اتا دے ماسوی اللہ سیں ہو مجھ

حکایت مردی عجب و بیو مسلمان اور دو رندان مسلوب تن ادب اپنا ...

دربیان ایسے مجھو دی

منصور ساو انا الحق

کچھ نہیں تجھ یو معقول
میں انکوں کیا قبول اما
او وہاں یو چھوں کہ پھر نجار
او چھوں کہ علف اور قصور نجار

کوئی عرب تھا سو ہندیں آ عرب — رسم ورہ وہاں کا دسیا اسکو عجب
کئیں بھنگاں کی گیا مجلس منے — دیکھتا ہی تو نہیں کوئی کس منے
سب شرابی سب جواری داد گیر — سب مو تارے سب چھوڑے بے نظیر
بات بو لبا بات پر دھر جات جائیں — جو ادھر سو آئے سو اودھر اڑ جائیں
ہر کسی کے ہاتھ میں جام شراب — چاکنا انکے مزے کا ہور کباب
دیکھ انکو یو عرب شیدا ہوا — شوق انکے بزم کا پیدا ہوا
او بھنگاں بھی عرب کوں دیکھ کر — مفت روزی غیب کی سمجھے مگر
سب لگے کہنے کو آجا ای نہنگ — ہو بہار ساتھ ملکر انکے رنگ
پھر عرب بھی جا ملیا انمیں وہیں — سر نہاں اسکو سمجھ کچھ نہیں
ابا دئے اسکو بھی یک جام شراب — یو پیا سو ہو گیا مست و خراب
لے گئے یاراں جو کچھ تھا اسکے پاس — نقد و زر اور تن پہ کا سارا لباس
جام دوسرا انکے بھی دو سرا بھرنگ — ہنک دنیا گھر سو باہر ننگ دھڑنگ
تا کئی پھر کر عرب کوں یہ عرب — بھیک منگتا بھوک مرتا خشک لب
یو پچھنے کوں آئے لوگاں کیا ہوا — کاں گنوایا کس وضع اپنا ردا
کیا سب سو ٹوں گیا تو لوٹ کر — چور لے گئے یا لیا کوئی لوٹ کر
ہند کا جانا ہوا کیوں شوم تجھ — کیا دسیا واں کیا ہوا معلوم تجھ
یوں عرب کہنے لگا با درد و سوز — میں بھنگاں میں گیا تھا اک روز

ایسی سرتی کھون
یہ چیز تو اسکوں سر بھی یاد ہوں
ایچ میں اسکی
ایسی سر تو چھپے جب میں
ایسی سرا اپنے میں
جب لگ تجھ یو کیا جلوہ دکھی
اس تجھ کو جل میں جوں لگی
تب لگ تو یو نجوری کہاں کی
نادھرت کا ہے آسمان کی

نہیں مل دور ہوتی
تجھ یو بھی ہوا
ہے تجھ جوری کا
اسکا نجوری کا

اوکہے آجا مجھے میں دیس گیا
اُستی آگے ہوش مجکو نیں رہیا

کاں گیا او مال و زر کا اُولاس
کچھ نہ تھا کس بات کا مجکو قیاس

پس کہے لوگاں او کیسے ہیں بھرنگ
تو ل رہنا جو ہمیں ہیں سکے دنگ

پس کہا دیکھو مجھے تم اے عزیز
تو سمجھ بھی دل بھرنگاں کی تمیز

جس صبح سو میں کھڑا ہاں ہونگ دھر
اُس صبح دیکھو تمیں سار بھرنگ

تو سمجھ آجا تو بھی اس مارگ منے
شوق اگر ہے تجکو جوگ سے

رکھ قدم اس راہ میں مرداں نمن
دے اتار کر جان و تن او مال و دھن

کھینچ کر جیو کو بکر اسرار عشق
ہو کے جا پیجام سو سرشار عشق

حکایت عاشقی کہ معشوق خود را در مرض الموت قصد کشتن نمود

ایک کا معشوق مرتا تھا مگر
کوئی دیا عاشق کو اسکے جا خبر

لیکے دوڑیا ترت خنجر آبدار
ہاتھ سے دلبر کو اپنے ہاتھ مار

پس کہے لوگاں یو کیا کرتا ہے کام
او سو تک یک پل میں ہوتا ہے تمام

تو عبث چپ سر پہ کیوں لیتا ہے خون
کوئی بھی ایسا کام کرتا ہے زبون

مارنا مُردے کو کیا حاصل اچھے
جن کرے یو کام سو جاہل اچھے

جانتے نیں ہم کہ تو کرتا ہے کیا
مارنا مُردے کو کہہ کیا ہے نفا

پس دیا عاشق نے یوں اُسکا جواب
مارنا معشوق کا ہے مجکو لاب

تا مجھے بھی مار ڈالیں لوگ یہاں
تا کہ دوزخ میں جلاویں مجکو یہاں

ہے نزدیکی اُسے نئیں دو نی تجھے | جو کہیں معشوق کا حولی تجھے

عاشقاں تو اسو صفت جانباز ہوئیں | جیو میں اپنے دو جہاں سوں دور ہوئیں

حکایت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام در وقت نزاع

جیوں خلیل اللہ کی آئی اجل | جیو نہ عزرائیل کوں دیتے اول

پس کہے رب سوں تمیں یوں جا کہو | جیو نہیں دیتا خلیل اللہ سو

تب کہا حق نے اگر تو ہے خلیل | کر خلیل اپنے پہ اپنا جیو سبیل

گر تو رکھتا ہے ایس کا جیو دریغ | ہے یدے نزدیک میرے تیز تیغ

تا کہا کوئی انکوں ای شمع جہاں | کیوں نہ عزرائیل کوں دیتے ہیں جان

عاشقاں ہوتے ہیں جانبازاں راہ | تم سو کیوں رکھتے ہیں اپنا جیو نگاہ

جواب دیتے کیوں کروں میں ترکِ جان | پانوں عزرائیل کا ہے درمیان

مجھکوں اُس آتش منے جب جبرئیل | آکے پوچھے کیا ہے مطلب ای خلیل

میں کیا میں اُن طرف ہرگز نگاہ | تھی نظر میری بغیر ان الہ

جب کیا میں تا بات جبرئیل سوں | جیو میں کب دیتا ہوں عزرائیل کوں

جب تلک جواب نیں ملتا ہے رب | غیر کوں جیو میں دیتا ہوں کب

او منگے جیو تو کرو میں مرد کیوں | ایک جیو کیا لاکھ جیو ہوئے تو دیوں

بیان وادی سیوم در حقیقت معرفت

معرفت کی آئی وادی بعد ازاں | ہے نا جس کا نہایت سالکاں

بس گر اس مارگ میں ہیں کھانتیں بہت
سالکاں پر آتیں ہیں آفتیں بہت

راہ انکس کی نہ انکس طور ہے
سالک تن سالک جاں اور ہے

بس ہر انک سکو ہریک راہ میں ضرور
مقرر کسکو نزدیک کسکو دور

کیوں کہ چل سکتی ہے کرڑی ناتواں
یک قدم چل جائیگا ہاتی جہاں

زور سوں کچھ آئنگا کاں تلک
تندتر بارا چلیگا جاں تلک

سیر ہر کس کا اچھے اسکے قدر
انکیاں نیں ہے کمال انکے دھر

مختلف ہے ایک سوں ایکسکی سیر
یک روش پر آ سکے نا کوئی طیر

تب تفاوت معرفت میں ہے بہت
کوئی ڈھونڈے مسجد کو پوجے کوئی بت

جب حقیقت کے گگن کا آفتاب
معرفت کا خلق کو دکھلائے تاب

تب موافق ہو ویگا بینا ہر ایک
راز اپنا پاینگا سینہ ہر ایک

نا دسینگا اوکسے بے مغز و پوست
کچھ نظر نا آئے اسکو غیر دوست

ہر طرف اسکو دسینگا روئے یار
ذرہ ذرہ ہوئے آئینہ دار

صد ہزار اسرار آئے زیر نقاب
وس کے آونگے اسے جوں آفتاب

ہو سکوں جب ہوئے لاکھاں کا شمار
ایک دو اسرار میں ہے مرد کار

ہوئے جن کوئی مرد کامل پاکباز
او کرے غواصی دریائے راز

آئیگا اسرار کا جب تجھکو ذوق
ہر گھڑی تجھ پر کھلینگا تازہ شوق

بیاس اگر تجھکو اچھینگا ہر کمال
صد ہزاراں علم تجھے ہووینگے حلال

گر تو ہے گھوں جو نہی ہے
وحدت میں تمام کہو نہی ہے
اس بات کو بولے تو اس بات
جن نفی کو دیکھیا ہی اثبات

غرق کر دریا عرفان میں الیس ۔ نیں تو سر بر خاک کھا جا بیٹھ بس
میں اگر حاصل تجھے شادی کبھی ۔ جا کے اپنے جیو پہ کر ماتم تبھی
میں اگر تجھکو میسر وصل یار ۔ تجھ کے ماتم سو دل کو نا لبار
نیں نظر آتا جمال یار اگر ۔ چپ نکو رہ جا طلب اسرار کر
نیں طلب تو شرم رکھ دل کے مجھار ۔ خر منیں کب لگ رہنگا بے مہار

حکایت سنگ شدن مردی در ملک چین

چین میں کوئی ہو گیا انسان کچھ ۔ پس وہ روتا ہی الٹو لگ نیں کچھ
جو انجو بیتا ہی اسکے چک سو جل ۔ بھوئیں پہ ہو جاتے ہیں او کنکر سکل
او کنکر گرتا تھا دل کے تئیں ۔ خشک افسوس کے انجواں ڈھلیں
کیا ہی او انسان پتھر کا ایک عزیز ۔ علم ہی جا چین کو کرلے تمیز
علم ہی جیوں ہوا ہی سنگ سخت ۔ ننگ سو بے ہتاں کے انکے لخت
بس گیا ہی ایک پو محنت سرا ۔ علم سو جوہر ہی اسمیں رہنما
علم کا جوہر اگر تجھ ہاتھ آئے ۔ رہنما اپنا تو اس ظلمت میں پائے
یہ او گوہر ہی کہ اسکندر جسے ۔ لیو کر ظلمت میں تو لایا ہر کسے
بس لیا گو ہی اس گوہر کو کوئی نئیں ۔ جب نکل کر آئے ظلمت سو وہیں
او گوہر دیں آئے آمر بے بہا ۔ سب رہے نکو ہیر سو افسوس کھا
جن لیا تھا او گوہر جیتا ہی پیا ۔ جو بہت سے کیوں نہیں لے آیا

جن نیا میں بھی بچپایا بہت — دل سے نا لکھے غم کھایا بہت
ہووے اس گوہر کی پچھانے منے — جن لیا ہور نیں سو بھی دونو جنے
تو سنو اس ظلمت منے ای بخبر — ہے سکندر کے من ای راہ بر
لے گہر یو خوب تجے دکھلائے راہ — گر جتن طے لے میں سینے کے نگاہ
علم کا گوہر اگر پایا ہے تو ل — دو جہاں کا راہ بر پایا ہے تو ل
جب تو یہاں سے جائیگا چلکر وہاں — نا رہیگا یو جہاں نا او جہاں
او جہاں دونوں جہاں سو ہے جدا — نیں ہے تن سو جان جاں سو تن جدا
دو جہاں کے بہار او درگا اچھے — وہاں تو انسان خاص کا جا گا اچھے
گر تو انپڑ پا جا کے واں ای بے نیاز — ہر نفس تو پائیگا سو بہانت راز
بھی اگر اس راہ سے رہ جا تو ل — ہے روا رو رو کی حسرت کھا تو ل
نس گزمت سو دن کو کم کم کھا طعام — تا طلب ہووے تجے پیدا تمام
گر طلب یہاں لگ جو گم ہووے طلب — بھول جاوے دکو روتی خواب شب

حکایت عاشقی کہ بر مزار خفتہ بود

ایک عاشق تھا دوانہ بے خبر — سو رہا تھا نیند میں یک گور پر
او قصہ معشوق نکل آ جا کے وہاں — نیند میں عاشق کو دیکھا ناگہاں
بیس بھی لک اسکے بند کو — باندکر جاتا رہا آ نیند سوں
عاشق آشفتہ کر دو چشم دیکھ کھول — یار کے خط سو دسے اسمیں یو بول

ای دیوانے اسوضع سوتا ہی کیا / اٹھ جو سوداگر ہی تو دکاں پہ جا
ہور اگر زاہد ہی تو بیدار رہ / بندگی میں سب رین ہشیار رہ
بھی جو عاشق ہی تو آتا ہی عجب / نیند جگ میں عاشقاں کے آئے کب
مرد عاشق تو سدا بیدار اچھے / دن کو حیرت رات کو ہشیار اچھے
تجھکو نا یو ہی اوای مرد خام / لاف میرے عشق کا تجھپر حرام
عشق میں سونا تجھے گر سہل ہی / عاشقی کے کسب میں نا اہل ہی

حکایت چوکیداری عاشق کہ شہزادی برو نامی مرد

کوئی چوکیدار عاشق کیش ہوا / خواب ہور آرام سب وہیں گم کیا
نیند سوں ہوگئے بیگانے اسکے نین / گم ہوا دل سوں نکل جا صبر و چین
شور سوں سب کوں جگاوے خلق کوں / پھاڑ لیوے ناحق اپنے حلق کوں
کب نقارے پر لگاوے جا کے بم / کب اچاوے شور و غوغا کا الم
بس کہا کوئی شخص اس بیخواب کوں / آشنا یکدم تمہی ہو خواب سوں
جاگتا کب لگ رہیگا رات دن / کب لگوں یو رنج سوسیگا کٹھن
بعد ازاں عاشق دیا اسکا جواب / کس وضع میرے نین میں آئے خواب
اصل میں اول سو چوکیدار ہوں / تس اوپر یک دلربا عاشق زار ہوں
جس کو ایسا ڈک پہ دم ہو نیگا / کس وضع سکھ سوں کہو دو سو نیگا
مرد چوکیدار کوں نو خواب کا لال / عشق بن عاشق کے مکھ پر آب کال

مرد عاشق جون کہ جو بیدار ہوے — خواب اسکی مین کوکب پا ہوے

جاگتا رہ تو بھی ای تنہا یو ہیں — خواب عاشق کو ذرہ لائق نہیں

پاسبانی دل کی کرتا رہ مدام — جو نزدیک دلکے ہے چوران کا مقام

جب تو رہیا ہے جو تجھکو جو کدن — گو ہر دلکو بہت سا کر جتن

جب نگہبانی کریگا دلکی تو — معرفت اور عشق ہوئیگا آب سو

جسکو اس مارگ منے درد دل اچھے — جاگنے سو معرفت حاصل اچھے

جسکے انکھاں سو اچھیگا خواب دور — او سو دل بیدار لیجاوے حضور

جوں کہ تجھ ای سو دل بیدار ہوے — جاگنے رہنا تجھے درکار ہوے

کیا کہوں کیا تجھے ای ... خواب — بات میری تجھکو نین ہوتی ہے لاب

عاشقاں تو نیند اپنی کھوئے ہیں — بس محبت کے متی ہو سوئے ہیں

عشق کی لذت کو ہے جن کامیاب — اسکو ہے دونو جہاں کا فتح باب

بیان وادی چہارم در حقیقت استغنائی

آئی استغنا کی وادی بعد ازاں — ناکیے دعوا ہی نا معنا ہی وہاں

بے نیازی کا ہے واں اے ... یون — جوں کہے تو اب اٹریگا تو گگن

واں کسکے باج کچھ پر کم نہیں — گر اچھا تو اور نچھا تو غم نہیں

اوتر گئے بارے سو گر سب قوم عاد — کسکو پروا ہی وہاں اور کسکو یاد

نوح کے طوفان میں گر ڈوبا جہاں — کیا کمی ہوی کیا پڑا پر کم وہاں

یو سو ہو لگا بے نیازی کا حباب | کوئی ہوا اوڑ گیا تو کیا حساب
سات دریا یو تو ہیں اتنے گھنبیر | دھاں سو ہے ایک چہ بچے میں جو نیر
یو ستارے سات ہور سورج چندر | ایک چنگاری ہے چقمق کی مگر
سات جنت کو نہیں وہاں کچھ وقار | سات دوزخ سرد ہیں مانند گار
ہر نفس سو سو ہتی واں ای عجب | ایک چینٹی کی ہے روزی بے سبب
تا بھرے پوتا اس کا یک کوا | چیت کرے سو قافلے تو ہے روا
ہوویں کم استھار لاکھاں سوا گر | تا یک آدا انجھ سو ہووے بہرہ ور
جل گئے غم سو ہزاراں جب ملک | تا لیا آدم کی صورت نے جھلک
صد ہزاراں تن چھوٹے جب روح سو | بن پڑے تب ایک کشتی نوح سو
صد ہزاراں خاک میں جب سر ہوے | تا خلیل اللہ صاحب سر ہوے
صد ہزاراں جب گئے طفلاں سپیں | تا ہوے موسیٰ کلیم اللہ انیس
صد ہزاراں جب ہوے زنار بند | تا ہوے سو عیسیٰ ارجمند
صد ہزاراں جان و دل تاراج آئے | تا محمد ایک شب معراج پائے
تا ہوے کو قدر جینے کو یہاں | کچھ تجھی کر پا نکر کچھ ای فلاں
گر ہزاراں دل تو دیکھا ہے کباب | سچ سمجھ لے جوں دیکھا اکخواب
گر ہزاراں جیو سو خالی ہوے تن | او سو اس دریا میں ہے شبنم من
بے نیازی کا جہاں میں نئیں حساب | گر چہ ہووے دیکھاں سارا خراب

جھہ تریں ہر انجم افلاک سات
جھاڑ سو سمجھو تر ایک حصہ کے بابت

گر عدم ہو جاوے دنیا چار دانگ
تو سمجھ چمنی کی تو تی ایک ٹانگ

گر دو عالم ہو کے جاوے سب عدم
سنگریزہ جان ریگستان سو کم

نا رہے گر جن و انسان کا اثر
جان یک مہو نکا نہیں ہی بند گر

خاک میں مل جاوے گر یو سب جہان
پشم سو حیوان کے کمو کم پچھان

جزو کل گر ہو کے جاوے سب عدم
تو سمج لے گھانس کا یک پات کم

ہو کے جاوے کم اگر یو چرخ تند
سات دریا سے گیا گویا کہ بند

اشارت حضرت یوسف ہمدانی رحمہ اللہ

یوسف ہمداں کہ مرد راہ تھے
سینہ صاف و پاک دل آگاہ تھے

او کہے ہیں گر تو جاوے عرش لگ
پس اتر آوے زمیں کے فرش لگ

تھا جو کچھ اور ہووئیگا خالی جو ہی
ذرہ ذرہ دیکھ لے ہر ایک شی

کیا ہی تو کل اسما دریا کا بند ایک
خواہ آوے بد نظر میں خواہ نیک

سخت تر وادی ہی جو کچھ ہی سہل میں
سہل اگر سمجھا ہی تو بس اہل میں

گر ابل کر ہووے دریا خون دل
نیں گھٹتی ہی بات تیری یکمنزل

گر چلے تو راہ یہ ساری عمر
جان لے اول قدم ای بے خبر

نا کسے اس راہ کا پایاں دسے
نا کسے اس درد کا درماں دسے

سب عمر گر دوڑتا تو جائیگا
نا امد بانگ جرس تا پائیگا

پو اسکو تہی بر کے پنتہا سکن
آنا تو تہی اس سکھون کو نجون
دیتے سو جگت سے کی ہزاراں
کرتی اوکرہار یاراں

گر تو ماندہ ہو پڑیگا بات میں ۔۔۔ ہو یگا جیو یک پھیر اس گھات میں
نا کھڑے رہتے نہ چلتے بنگ آئے ۔۔۔ نا تو کچھ مرنے سونا جینے سو پائے
سخت مشکل آ پڑا ہی کام یہاں ۔۔۔ سخت تر سب سوں ہی یہہ کٹھار ہی فلاں
پس تکو سختی سو نپٹیا سیس جھات ۔۔۔ رات دن مارگ میں اپنا سیں پچھار
کام سارے چھوڑ کر تو کام کر ۔۔۔ کام میں تھوڑے بہت سوں کچھ پھر
کام کرنا اچھ ہو کچھ ہو آئے سو ۔۔۔ دیکھ لے سیتوں کو کیا ہو رہا سو
ہر وضع رہ کام میں ای یار تون ۔۔۔ خوبتر بیکار ہی بے کار سوں
کام سوں ست بیخبر ہو رہ نداں ۔۔۔ جیو لگوں حاصل تجھے ہوئے پیا ان
جب تلگ تو کام کو جانا نہیں ۔۔۔ کیا تجھے حاصل جو پہچانا نہیں
بے نیازی دیکھتا رہ یہاں جنم ۔۔۔ خواہ خوش ہو خواہ رکھے دل میں غم
برق استغنا ترے جب کڑک ۔۔۔ جل اٹھے سو سو جہاں یکدم بھڑک
تو تکو اس برق کا یک دل میں دھکا ۔۔۔ یک جہاں جل کر گیا تو کیا ہی باک

تمثیل

جب نجومی پاترا کرنے سکے ۔۔۔ خاک تختے پر بچھارا کھے لگے
پس کرے وہاں نقش دھرتی ای فلک ۔۔۔ چاند ہور سورج ستارے یکبیک
بعد ازاں ایسے لکھے بارا بروج ۔۔۔ کیتی ستاریاں کا نزول وکیتی عروج
کیتی نحوست کیتی سعادت لکھائے ۔۔۔ موت کا گھر کیتی جنم کا گھر بنائے

اس سب نے سوں سکھیا عجب ہی
اس سب نے سوں نشتب ہی
ہانس خوبی ہی اور مقبول
ستنب میں
جیو سوں سو ہی جو سب
ہانس ہے بدن کو دل خلاص
تا اب اسے ہو کل خلاص
یوں دل کو ہی ہے روح روح کو نور
یو سوہی سالکاں کو منظور

نبی ہی اس سکھ سنگ
جب ہو نہیں ستے نہ
بھید نہ سنتوں نہ اہی
سے سکھیاں نہیں
اچھن
ہی اور

کچھ رہے نا کچھ حساب حسن و سعد پس کمر بجتے کو جھٹکے اسکے بعد
ہو رہے پل میں نیست اور نقش و نشان اس جہاں کا نقش بھی و چہ جان
نیں ہے استغنا کی گرد تیرے نیں تاب جا کنارے بیٹھ کیا ہے تجھکو لاب

حکایت مردی کہ ہاتف آواز داد هرچہ میخواهی بخواه

کسنے بولیا راز دل کوئی اہل راز ہو گیا جب پردۂ اسرار باز
ہاتف غیبی کہا تب اسکے سنگ انگلاں کیا مانگتا ہے تو سو منگ
پس کہا او کیا منگوں جو انبیا سب جنم سو سے ہیں نت رنج و بلا
ہے جو کچھ رنج و بلا جگمیں جتا انبیا پر سب ہے اگلا تھا و تا
جب نبیاں پر یو بلا ہوے نصیب پاؤں گا راحت کہاں سو میں غریب
پس نہیں عزت نہ میں خواری منگوں خوب ہے جو درد دل کو رنگوں
جیوں کہ خاصاں پر پڑیا ہے درد و رنج کھال لے ہم عام لوگاں کو یو گنج
او جو تجھے خاصے جنکا حال یوں نیں بچارا تاب لا سکتا ہوں کیوں
یوں کہا گر میں تجھے تو کیا نفا میں گھر اجب تک تیرے سر پر جفا
گرچہ ہیگا تو بھی دریا پر خطر ہے و لیکے کف منے پانی اوپر
کیا نہنگ قعر کا تجھکو سمجھ پائیگا کیوں راہ تو یہاں لگ سمجھ
پس اول دل میں ایس کر بچار جا پڑیا تو کیسے نکل سکتا ہے بہار

حکایت ملسیلہ از زہاوی عسل میلرد

جیوں روز کوں کیچ ہے اس سوں
یوں ہی یو مجاز معنوی سوں
نوری نوری کیا ہے نوری
جیوں نوری چراغ نوری

ایک مکھی بھری تھی چار کے بدل — کئیں سو دیکھی شہد کے خم کو بچھل
شوق نے مد کے کیا وئیں دل میں جوش — شاد و شاداں ہو لگی کرنے خروش
جن مجھے لیجاوے اس خم کے بھتر — میں اُسے دیتی ہوں یک جو نقد زر
آرزو کے جھاڑ کو گر آوے بار — شہد کے خم میں مجھے بھتر ہی ٹھار
از قضا پیدا ہوا کوئی نا گہاں — لیکے جو زر اسکو پہنچایا وہاں
جو مکھی خوش ہو گئی خم کے مجھار — بند ہو گئے شہد میں پر استوار
سست ہو گئی تر کے پھڑنے پھڑنے منے — جیو لگیا جا کو ترپڑنے منے
بس لگی کہنے کو یہ کیا قہر ہی — شہد میٹھا مجھ پہ خالص زہر ہی
اگرچہ یک جو دیکے میں آئی ہوں یہاں — اب دو جو دیوں جن لیجاوے وہاں
کوئی اس وادی منے آسودہ نئیں — کون ہے جو دکھ منے آلودہ نئیں
تو سو غفلت میں پڑا ہے اے عزیز — کام سو اس وادی کی ہے تجھکو تمیز
عمر بے حاصل گیا ہے صرف سب — کیا بیہارہ کر کرینگا تو سو اب
اٹھ کھڑا رہ کاٹ اس وادی کی بات — جیو کی پروا چھوڑ دے اور دل کی آنت
جو لگوں دل جیو کے ہی جھاڑ منے — اٹک رہا ہے شرک کے پھاند منے

حکایت عاشق شدن خرقہ پوشی بر دختر سلطان

کئیں اتھا کوئی شیخ مرد خرقہ پوش — دختر سگباں پہ کھویا عقل و ہوش
ہو گیا یوں عشق میں اُسکے زبوں — خو چلا دل سو اول کر موج خوں

دیکھنے کوں دھن کے دلمیں دھرا سنک
سنورے نس کوں کو بان جائے سنک

ہاں کوں اس دختر کے جب تو ہوی خبر
پس کہی ای شیخ آ ایک کام کر

جا کتے تیرے جتن کر اٹکسال
مذہب گبراں کا ہی سنبھال

اگر تو عاشق ہی تو کر تو کام نقد
تا تجھے میں دیوں ہنسی کر کے عقد

شیخ تھے جوں عشق میں ثابت قدم
پس کہے اسبات کا نیں مجکوں غم

دیں چلیا دزدی کتاباں کی لکھے ہات
خوش لگیا کرنے کوں خدمت دن رات

تا ملیا بازار میں کوئی دوستدار
پس کہا تو کیا کیا تو اختیار

ہدہد مرداں کے نمن کر تیس سال
کیوں اس ہوا سگبان کبر ای بدفعال

پس کہا عاشق نکر قصہ دراز
کر سمجھتا نیں تو اس پردے میں راز

حکمت تقدیر سو چارہ نہیں
جو ازل میں ہی ہو ہوتا ہی تقدیر

کسکوں نیں معلوم تو علم قدیم
عاقبت کیا ہو ویگا تو ای ندیم

گر خدا چاہے تو تیرے ہات سوں
تو کتے ملوے تجھے اس بات سوں

کیا کہوں دل کا تجھے میں درد و آہ
خوں ہوا لیکن ہوا تیں مرد راہ

کیا ہوا اگرچہ تو باتاں گھنی
کیا نفع جو نیں طلب کا تو دھنی

رازداں اسرار کا جن ہوے سو
بات کوں تیرے سمجھ میں لاے تو

کر کوں میں راہ کا دکھ آہ آہ
سو رہنگے حق میں گم کر کے راہ

نکتہ

پیر کوں بولیا ابلیس نے کوئی مرید	تجھ مجھے توں لو کہا جا ای پلید
منہ کوں اپنے خوب دھو کرا اول	تب کہوں گا تجھ سوں یک نکتہ بجل
مشک کی بو پایگا کب گندہ مغز	مست ہوں کب سنیگا نکتہ نغز

بیان وادی ہفتم در حقیقت توحید

آئے وادی بعد ازاں توحید کی	منزل تجرید اور تفرید کی
ملکے سب گر اس جنگل منیں آئینگے	جمع ہو آخر کوں یک ہو جائینگے
لئی اچھو ہشیار یا تھوڑے اچھو	یک تکیس منیں یہاں جوں ایک ہو
جیوں گھنی یک ہوئیں ہووئیں سب گھنے	فرق کرنے کس کوں نا ہے
نیں ہی یک اشیا جو اوگنے میں آئے	بلکہ ایسا ہی جو دوجا کوئی نیائے
ایک ہی آتا ہے ازروئے عدد	تا ازل معلوم اسکا تا ابد
جب ازل کوں ہور ابد کوں کوئی نیائے	ہیچ ہیں دونوں سے بھی کچھ نیائے

حکایت سوال از ہر دو دیوانہ

کس دیوانے سو کہا یوں کوئی عزیز	بول مجھکوں تو جہاں کیا ہے سو چیز
پس کہا او تو جہاں بے نام و ننگ	یک درخت موم ہے سو بہار رنگ
جب رگڑ ڈالے اسے تیرے لیکے ہات	ہونگا سب موم ملکے اک ذات
جونکہ او سب موم ہے بھی کچھ نہیں	جان لے کس رنگ کوں دھارج ہے نہیں
ہونگی جب ایک تب دوئی نا رہے	بھال نہ کوئی ہیں کر کہے نا تو کہے

حکایت حضرت بو علی طوسی رحمۃ اللہ

ایک بُدی کوں بو علی کے پڑ گلے
رقعۂ زر کر نذر بولی کہ لے

شیخ بولے جو مجھے ہے عہد یو
جو خدا کے باج کسی کچھ نہ لیوں

بعد ازاں بولی بُدی ای بو علی
نیں گئی تجھ سوا جوں الک احولی

مرد ناہے گر نجانے کسکوں غیر
ہی اگر کعبہ وگر ہی نقش دیر

او سُنے ہور اُستی تے نیں کر کہے
ذات سوں اسکے ہمیشہ مِل رہے

او کبھی دیکھے نہ غیر از حق کسے
وہ نجانے غیر حق مطلق کسے

او سوں اسکے سات اُستی آسمین جم
ہور جدا تینوں صفت سوں ہی ختم

بحر میں وحدت کے جن کوں ہی گُم ہونا
مشکل مردم ہیا دلے مردم اہیں

عاقبت بکر و زاد خورشید غیب
تجھ دکھا دیگا ابلیس کا کھول جیب

جن بلا خورشید سو آپ کے سوں
نیک اور بد ہوا اپے فارغ ہیا او

جو لگوں تو ہی تلک ہی نیک و بد
گم ہوا تو نیک و بد پایا ہے کد

لے رہا ہی تو جگت اپنا وجود
نیک و بد ہوتا ہی سب تجھکوں نمود

کاش ہوتا تو عدم اول نمن
تا نہوتا تجھکوں کچھ بو ما و من

آتا بھی ہو صفات بد سوں پاک
بعد ازاں پھر ہوئیگا تو پاک خاک

کیا سمجھ تجھکوں جو تن میں ای فلاں
کیا نجاست کیا بلایا ہیں نہاں

سا سب تجھ کوں ہیں اس تن کے بھر
سوئے ہیں خاموش ہو کر بیخبر

گر جکا دیو تو اسکو تک بلا / تجھ پہ دوڑے ہو کے ہر یک اژدہا

سانپ بچھو تن منے ہر یک کے ہیں / خوب دیکھیگا تو تجھ دوزخ میں ہیں

سانپ بچھو تن نے سب کر دور تو / بعد ازاں جا گور میں بھر نیند سو

نیں تو یو بچھو تجھے اور سانپ جم / کاٹتے رہینگے قیامت لگ جنم

وجد یا بیہودہ کیا کہتا ہے بول / شیخ کی توحید کا اسرار کھول

مرد سالک آوے اس وادی میں جب / ہارے آپس میں آپے او سوں تب

ہووے تو گم جسکے پیدا ہوے او / ہووے تو گنگا جو گویا ہوے او

جز سو کل ہو کر نہ جز نا کل رہے / جان و تن جا کر صفت صورت رہے

دیکھ اس مکتب کے تو سر عجب / صد ہزاراں عقل بھیاں ہی خشک لب

بھیاں نکامی عقل کو کچھ نیں ہدا / جوں کہ ماکے پیٹ کا پورا بدھا

جسکو یو سر ٹک جھلک آوے دکھا / او دو عالم سوں ابس کا مکھ پھرا

سب خودی اپنی گنوا خود ہوے / مند سوں اپنے جا کو بے سد ہو ز

نیست ہو کر ہست کی لیتا ہے شان / نیں سنو یو ہی ہے او مطلق بچھان

حکایت حضرت لقمان سرخسی رحمہ اللہ تعالی

سرخسی لقمان کہے ہیں ای الٰہ / میں منڈا بوڈھا ہوا او پیسر راہ

پیس رکھے بوڈھے بندے کو شاد کام / کر کے آزاد اسکو نا فرمائے کام

میں بھی بندگی منی کیا ہوں سر سفید / مجھکو بھی آزادگی کی ہے امید

پس کہا ہاتف کہ سُن ای بے خاص ... بندگی سو جن نکلے ہو خلاص

عقل اسکی ہوے گم تکلیف جاے ... چھوڑ کر دو نو کو اس گرمیں آے

شیخ نے بولا کہ میں بیگانہ ہوں تجھ ... عقل اور تکلیف نیں درکار مجھ

پس اکایک ہو گئے دیوانہ شیخ ... عقل اور تکلیف سو بیگانہ شیخ

پس کہیے کوئی بولکرہ کھولتیں ... بندہ نیں تو کیا ہوا ہیں بولو نیں

بھانہ بندگی اور آزادی رہے ... دل منے کچھ غم نہ کچھ شادی رہے

بے صفت ہوا اور نیں ہیں با صفت ... مرد عارف ہوں ولے نیں معرفت

نیں سمجھتا ہیں کہ ہیں یا تو اہے ... ہوگیا جب محو ہیں تو نا رہے

حکایت غرق شدن معشوق و عاشق در آب

کہیں ہوا معشوق کسکا غرق آب ... عاشق اُسکا بھی پڑیا جا کر شتاب

دو جنے دو نو لگے پانی میں جوں ... تب کہا معشوق نے عاشق سے یوں

میں تو ہیاں اگر پڑیا تھا ناکہاں ... آپ سو آگر پڑیا تو کیوں یہاں

پس کہا میں بھی پڑیا ہوں آن کر ... آپ سو تجھکوں جدا نا جان کر

گئے مدت سو ہیں تو میں تیرے سنگات ... ہو رہا ہوں ایک نیں میں تو کہ بات

گم ہو توں اسمیں کہ ہی توحید سات ... تر کہا ہیں با یوں تفرید سات

حکایت سلطان محمود سوال و جواب ایاز با حسن میمند

غزنوی محمود سلطان اکمروز ... دیکھنے لشکر کو نکلا دل فروز

جمع کر لشکر حشم سب ایک بار ‏ ‏ ایک بلندی پر ہوا آپی سوار

خاصگی خدمت میں سب اہل راز ‏ ‏ ایک حسن تھا پر وہاں دوجا ایاز

شاہ اپنا دیکھ کر لشکر حشم ‏ ‏ دل پہ دل گھوڑے ہتی سب ایکدم

شاد ماں خاطر ہو بولیا ای ایاز ‏ ‏ تو سو ہی محبوب میرا دلنواز

ہی جتا یو ملک ہور لشکر سپاہ ‏ ‏ سب یو تیرا ہی تو تیرا بادشاہ

گرچہ بولیا شاہ نے عالی گہر ‏ ‏ چپ رہا سنکر ایاز نامور

پس حسن بولیا نہ رہ سک بالضرور ‏ ‏ ای ایاز بے ادب اتنا غرور

شاہ نے تجھکو نوازیا تھا جو یوں ‏ ‏ تو ادب اسکا بجا لایا نہ کیوں

پس ایاز اسکا دیا حالی شتاب ‏ ‏ حسن سنتا ہے کہے ہیں دو جواب

ایک تو یوں ہی کہ جبیں میں چوم کر ‏ ‏ عجز کیتا یا لٹا ہیں خاک پر

پس مقابل شاہ کے انعام پر ‏ ‏ میں ہوا گویا برابر سر بسر

کون ہوں میں تا برابر ہو سکوں ‏ ‏ ہوئے نائی کا سخن یوں کہہ سکوں

میں غلام اسکا ہوا اور یو فضل ہی ‏ ‏ حکم اسکا ہی تو میں کچھ نیں ہوں شی

یو سخن سنکر حسن بولیا سراس ‏ ‏ آفریں ہی ای ایاز حق شناس

کیوں نہو تجھکو روا انعام شاہ ‏ ‏ کیوں نہو وے دمبدم پیغام شاہ

یو سخن جو تو کہا سو تھا صواب ‏ ‏ بول اب او کیا ہی ہو دوسرا جواب

بعد ازاں بولیا ایاز ہوشیار ‏ ‏ راز پنہاں کیوں کروں میں آشکار

حکایت

شاہ سوں خلوت اگر ہو تجھے — بات کا ذوق اگر ہوتا تجھے
تو سو اہل راز کا محرم نہیں — گر کہوں میں تجھ سوں ہو ہمدم نہیں
پس حسن کوں شاہ وفا [illegible] — [illegible] لے فوج کی جا [illegible]
جیوں ہوی خلوت کہا ای ایاز — اس جواب خاص کا کر کشف راز
بعد ازاں تو لبا ایاز یا سو ر — شاہ جب کرتا ہی تیرے پہ نظر
روشنی سوں اس نظر کے بی سخن — محو ہو جاتا ہی تیرا تن بدن
شاہ کے پرتو سوں تو تیرا وجود — گم ہو جاتا ہی کروں میں کیوں سجود
ہو گیا توں یک نوازش پا ہدا — او نوازش جا تو آپس تھا
میں کہاں ہوں تا کہ بندگی کر دکھاؤں — تو ہی جیوں خورشید روشن میں چھپاؤں
چھاؤں جب خورشید میں گم ہو جائے — چھاؤں کا نام و نشاں ہرگز نپائے
جیوں بندہ ہو وے فنا تب حق رہے — باطل اٹھ جاوے تو حق مطلق رہے

بیان وادی ششم در حقیقت حیرت

بعد ازاں حیرت کی وادی پیش آئے — مرد دیکھا حیرت سوں اپنی سدھ گنوائے
ہر نفس اسکی اچھے تلوار کی دھار — پھوٹ چھاتی روئے تلتل زار زار
آہ و درد و سوز سوخت پلپلے — رنج و غم سوں دن تھے ناں نس تلے
ہووے ہر یک تو اسکو نیشتر — خون دل آوے ابل کر نیشتر
مرد حیراں دھاں لگوں جب راہ پائے — معرفت کی راہ حیرت سوں گنوائے

خوا ہے توحید دلبر آئے سو | پل میں گم ہو گم کی گم ہو جائے سو
گر آئے پوچھیں کہ تو بھی کاکہ ہیں | او کہے کچھ نیں سمجھتا ہوں سو میں
مرد عاشق ہوں کے کسکوں کہوں | نا مسلماں ہوں نا کافر ہو رہا ہوں
عشق سو میرے نہیں مجھکو خبر | و لیکن عشق کا دل میں گذر

حکایت عاشق شدن دختر بادشاہ بر غلام خود

تھا کہیں کوئی بادشاہ نامدار | اسکوں یک بیٹی اتھی جوں گلعذار
طرہ شبرنگ اسکا دام دل | رخ نورانی آفتاب بام دل
حسن میں از بسکہ تھی رشک پری | سب پریاں پر ڈھونڈتی تھی سروری
نوش لب نوشیں دہن امرت بچن | بے تکلف خضر کا چشمہ ذقن
غمزہ جادوگر تبسم دل فریب | خوش نگاہ دشمن صبر و شکیب
ہوشیاراں دیکھہ اسکے نین مست | ہو دیں پل میں بیخود و بے پا و دست
گر بچھاوے یکدم اسکے زلف کوں | رشک سوں دل میں جمے نافے کے خوں
دلبر شیریں ادا شیریں خصال | جلوہ گر سرتا قدم اسکا جمال
از قضا کوئی شاہ کا بھی یک غلام | حسن میں تھا غیرت ماہ تمام
یوسف ثانی کہا جاوے جسے | جگ میں خوبترا کوئی اسکا نا دسے
جس گلی بازار میں چل جائے او | ناز و نزہت سوں جاویں دنگ ہو
ناگہاں دیکھی اسے کھڑکی او چنچل | عقل و ہوش اپنی گنوا والی سگل

لگا پچھاڑی کر پری یکبارگی — تن سے جیوتے لیا آوارگی

عشق کے آنے سے گئی عقل بہانت — سُدھ نکل جا ہوی صبوری مارا تات

جب نپٹ ہوی دلمنے دہن بیقرار — تب سنبھلاں سے لگی کرنے ...

از قضا تھیاں اسکو ٹکسال اُس — سحر و فن میں یک ستی تھی ...

خوش گلو گانے میں ہر یک واں پری — ناچنے میں طاق ہر یک خود ہوی

کیاں میں ہور گنمیں ہر یک سحر کار — چاند کو دکھلائیں لا بھریں ...

بعد ازاں او شاہزادی اُن سنگات — رازِ دل ظاہر کری اور جیو کی بات

خو مرے پر عشق نے لایا ہی زور — ہوی ہوں میں یک چاند سے مُکھ پر چکور

عشق نے اسکے کیا ہی مجھکو زیر — رنج و حسرت نے لیا ہی دل کو گھیر

او سو میرے باپ کا ہی یک غلام — کیوں کروں میں پختہ یو سودا ی خام

گر اُسے میں بیسلاؤں اپنے سنگ — تا رہے ہرگز میرا یو نام و ننگ

صبر کرنے کی بھی نیں ہمت مجھے — درد اگر سوسوں تو کاں طاقت مجھے

نا کسے میں راز دل کا کہہ سکوں — نا بغیر اُس یار کے میں رہ سکوں

کون ہی جو اسکو مجھ سے لا ملائے — اور اسے میری حقیقت کو سنائے

پس لگیاں کہنے کو او سب حور زاد — جمع رکھ خاطر کو ہو ... دل شاد

ہم اسے اس کو لاویں اے سو عنا — جو نہ سمجھے راز اُسکا کم رضا

بعد ازاں اُٹھ وہاں سوں یکبارگی — اُس غلام ... کے آنے گھر

منع کر طلب — بزم کوں خلوت کے کرنی پر طرب
دید ارمان [illegible] لے ہوشی ہوا — اسکو کہید [illegible] بام بھیجو [illegible]
ہوگیا دوں مست و بیخود او غلام — یو سو سندر ہووے ہیں اپنے دل کا
پس او باقی کے بھی ناریاں آئے سب — لے چلیاں اسکو پلنگ پر ڈال تب
لا رکھیاں اس نازپرور کوں سب — او سو دلمیں شاد و شادان ہو او یک
لیکو بیٹھی اسکو اپنے تخت پر — ہور نثار اسپو کیتے در و گہر
ہبیوں گئی پیچھے طاق او خالی [illegible] — او غلام مست نے کھولا نین
دیکھتا کیا ہی تو زر کا ہی محل — تخت پر زر کے سند بیٹھی چنچل
ہر طرف جلتے ہیں شمع عنبریں — کامنیاں گاتیاں ہیں وہاں سب نازنیں
فرش عالی ہی مصفا جابجا — قصر انواں جیوں بہشت رنگ [illegible]
نازنیاں ہیں مثل حوراں پر طرب — لے کھڑیاں ہیں جام و شیشے بادہ [illegible]
ہور اپے او شاہزادی کا نگار — مست ہو کر دیکھتی ہی جا [illegible] یار
عشق کے می سو نین سرشار ہیں — نرگس شاداب گوہر بار ہیں
ہنگ و ہی عقل گم بیہوش جان — نین سمجھتا نو جہاں نا او جہان
دل نیں حسرت شوق کا سینے میں جوش — جیب سو خاموش لب سو بادہ نوش
لگ رہے ہیں چک رخ با ناز پر — کان موسیقار کے آواز سوں
زے سو عنبر کے تری معنبر سر — لذت ہی سو جگر ہی پاخبر

چوں کہ تھا کھول کر چک او غلام | اس پری پیکر نے دی بھر کے جام

دیکھتے دھن کو جواں حیراں ہوا | فکر و اندیشے میں سرگرداں ہوا

خواب و بیداری کیا نیں فہم کچھ | بیخودی یا باخودی کا وہم کچھ

راز کا بھی کچھ سررشتہ نا سمجھ | دیکھ کر صورت پڑا سندیں اُلجھ

بعد ازاں او نازپرور خودپرست | یار کے دیدار سوں ہو جا کے مست

قند سے لب شکر لینے لگی | بوسہ بادام تر لینے لگی

شوق کے لبجوش سوں چوسے نین | ہاتھ میں لے بوسہ دیوے کب ذقن

چاند سے مکھ پر کبھی ملہار جائے | لب نشاں ہونٹیں زلفاں بجھائے

نا کہانی صبح کا آیا پیام | سو گیا آخر کو مستی سے غلام

بعد ازاں او نازنیناں چھند بھریاں | لے گیاں تھیاں جاں سوں اسکو لا دھریاں

آشکارا جب ہوا غوغائے روز | او غلام انکھیاں کھولے لگ فیروز

دل منے اگر بسی او شب کی نار | دھن چلے چک سوں انجوں بے اختیار

حال سوں کس تڑپا حیرت منے | خون دل کھانے لگیا حسرت منے

پھاڑ کر کپڑے کیا سب تن پہ چاک | بھالیا سر پر اپس کے گرد و خاک

پوچھنے کو آئے لوگاں حال جیوں | پس کہا میں کیا کروں بولوں سو کیوں

جس کو نیں رہتے تھا آفتاب | نا کہا جائے اسکو بیداری نہ خواب

خواب اگر بولوں تو نیں تھا جاگتا | جاگتا بولوں تو سپنا ہی اتا

میں جو کچھ دیکھا ہوں آتش کی نظر — خواب میں بھی کہی نہ دیکھنگا بشر

حال گذرا ہی جو مجھ پر آج رات — کیا کہوں کہنے میں نئیں آتی ہی بات

پس کہے لوگاں اسے ای دنگ — یوں آخر کچھ بھی سو باتاں میں ایک

اول گیا کہنے کو نئیں مجھ کو خبر — میں اپے دیکھا ہو یا بھی کوئی دگر

میں جو دیکھا ہوں سو کوئی دیکھا نہیں — میں سنیا گرچہ سنیا ہو میں وہیں

تب کہے دیکھا اچھیگا خواب توں — جستی ہی دیوانگی تجھکو اچھوں

بول اُٹھا تو کچھ مجھے معلوم نئیں — خواب و بیداری ذرہ مفہوم نئیں

میں نخاوں مست یا ہشیار تھا — خواب میں تھا یا کہ میں بیدار تھا

تو قصہ کہنے منے آتا نہیں — جو کہوں تو کچھ کہا جاتا نہیں

نا مجھے یو بات جاتی ہی لبسر — نا نظر آتا ہی کیں اُسکا اثر

کیا کہوں کیسی تھی اُو صاحب جمال — نیں کہیں دنیا منے اُسکے مثال

تو سورج جسکے اگے ایک ذرہ ہی — ذرہ کب سورج طرف لیجاسے بی

نئیں کہا جاتا ہی کچھ اُسکا نشان — گرچہ میں دیکھا ہوں انکھاں سو عیاں

ہو رہا ہوں جان کر انجان میں — نت ہوں اس حیرت منے حیران میں

حکایت پیر زالی کہ بر گور دختر خود میگریست

گور پر دختر کے کوئی روتی تھی ماں — راہ رو کوئی شخص نکلیا جاو ہاں

پس کہا مرداں سو تو بہتر ہی نار — جو ہی پنہاں راز اسپر آشکار

جانتے ہیں جو بڑے ہیں سعی دور
کس کے خاطر [illegible] مقصور

خوش ہی اسکا حال جن سمجھا یو
کس [illegible]

[illegible] میرے پہ جو مجھکو نئیں سمجھ
زار و گریاں [illegible]

نئیں خبر مجھکو جو روتا ہوں کیوں
دور تر [illegible] یوں

بس تو ڈھونڈن بہتر ہی مرداں سوں مگر
جس کو اپنے گم ہوے کی ہی خبر

نئیں خبر مجھکو جو میں حیرت منے ہوں
دکھ منے گل جانیت حیرت [illegible] ہوں

ہو گیا ہی دل گم اس منزل بھتر
بلکہ منزل بھی نہیں آتی نظر

نا تو اس گھر کا مجھے کئیں دار پایے
تا سر رشتہ عقل کا کئیں ہاتھ آئے

جائے جو کوئی واں تلک سرگرم کرے
چار دیواری [illegible] گم کرے

جب یک آدے کو واں گر راہ ہوے
پل میں سب اسرار سوں آگاہ ہوے

حکایت مرد صوفی

کوئی صوفی راہ سوں جاتا تھا
کئیں سوں یو آواز اُسے آتا تھا

کسکو کیلے گھر کے منے پایا ہی
دیوے مجھکو نئیں تو مشکل آئے ہی

جا پڑیا ہوں میں اپسکے گھر سوں باہر
اسکے غم سوں دل مرا ہی خار خار

بس کہا صوفی کہ در بند ہی اگر
جمع رکھ خاطر کہ نئیں کچھ گھر سوں در

نئیں تو دروازہ پکڑ کر بیٹھ رہ
قفل کی بھی کوئی کھولیگا گرہ

ہی ولیکن مجھکو مشکل سخت تر
جو مجھے کیلے سعی تی ہی نہ در

اپڑیا ہوں وادیِ حیرت میں — ہر نفس گذرے مجھے حسرت سے

حیرت و حسرت کے دم لگ بھر دل — گم کیا ہوں پھر سو کاں ڈھونڈتا پھر دل

اے برہ گر تو حیرت میں پڑے — دمبدم ہر لحظہ حیرت میں پڑے

حکایت مریدی کہ پیر را بخواب دید

پیر کوں سپنے میں دیکھا کوئی مرید — پس لگیا کرنے کو یوں گفت و شنید

میں تو تیرے غم سوں ای شیخ جہاں — رات دن جلتا ہوں ات دلیں نہاں

حال تیرا کس وضع ہے دہاں تو بول — تو ہے معنی زبان سوں اپنے کھول

پس کہا او پیر نے حیرت سوں بات — کہتا ہوں میں سو یاں حیرت کے ہات

بس کہ ہے استھار مجھکو قید و بند — تم سو ہوں حیراں زیادہ چار چند

اس جہاں کی مجھکو حیرت ایک جو — ہے مجھے دو نگر سو تم مجھکو کہو

بیانِ وادیِ هفتم در حقیقتِ فقر و فنا

بعد ازاں ہے وادیِ فقر و فنا — یاں سو گنگے اور بولے ہو رہا

کیا ہے تو وادی فراموشی ہے محض — تجکو دی ہستی و بیہوشی ہے محض

سو ر روشن کا جہاں میں ہوے نمود — چھاؤں کا ہر گز رہے ناکیں وجود

جب سمندر کے ہلو میں جوش کھائیں — نقش کچھ ہر گز سمندر پر نہ پائیں

کیا ہے تو دنیا سرا سر نقش آب — ہو وے نقش آب یک پلمیں خراب

اس سمندر میں جو کوئی گم ہو گئے جا — اسکو آسائش سو گم ہونے میں پایا

دل کو اب دریا آسا آتش بھر / نئیں ہی گم تو نئے بجز چارہ دگر

آئے جن گم ہو کے پھر اپس کے تھار / جان اسکو صنع حق کا راز دار

لیکن آتا ہے کدھاں گم گشتہ ہو / ہوے جدا کیوں سند ملیا دریا میں سو

پختہ سالک او جو ہے دانہ مرد / سیر کرنے جب سنگے میدان درد

ہو دیں گم اول قدم دھرتے سنے / پس قدم دوسرے کو جا گا کا سرگنے

جب قدم پہلے سے گم ہو دیں سب / پھر کے آویں او سو دستا ہے عجب

جس کو اس عالم سو ہے کچھو اثر / اسکو اس عالم سو نئیں کچھو خبر

حکایت پروانہا با شمع

جمع آئے ایک شب سار پتنگ / شمع کے طالب ہو سب اک رنگ

پس لگے کہنے کو یہاں سو کوئی جا / شمع کا ن ہی سو خبر لگی سو لائے

بعد ازاں جا کر پتنگ یک دور سو / دیکھیا آیا شمع کے کتیں نور کو

جیو وضع حاصل کیا جب معرفت / شمع کی کرنے لگیا سب سو صفت

بعد ازاں دوسرا پتنگ داں سو چلیا / جا پڑیا سو شمع پر کچھ جلیا

الغرض گر پڑ کے او بھی اٹھیا / شمع کی تعریف کر دکھلا دیا

از قضا کوئی تھا سیانا او انگر / نول اٹھیا نئیں شمع کی اسکو خبر

او سیانا اسکو بھی بولیا دیتا / کچھ خبر تحقیق بھی اسکو نہیں

تیسرا بھی اٹھ کے خوش ہو کر آگیا / شمع پر جل کر ادا ہو رہیا

دیکھکر اسکو سیانا ہور سون شمع کے مہ تک سر نیکا اور سون
پس کہا اسکو خبر ہی شمع کی جو اگن باہر بھتر ہی شمع کی
کیا سمجھا ہی او مردِ بے خبر ہی جسے یکذرہ ہستی کی خبر
ہووے جن تون بیخبر اور بے اثر اسکو سمجھو سب سے اگلا باخبر
جسم و جان سو بے خبر جون لگ نا اٹھے او خبر جانا کی نو لو کیون کہ پاے
ہی تجھے گر بال بھر اپنی خبر جیو پہ تیرے آئے ہر دم سو خطر
دم گذرتا سو نہیں محرم یہان دوسرے کو تم کہو جاگا کہان

حکایت مُشت زدن رندی بر گردن صوفی

کوئی صوفی راہ سو جاتا اتھا پیٹھ سو کوئی رند بھی آتا اتھا
ناگہان اُس رندنے صوفی کتئیں کھینچ کر مارا مکھی گردن منیں دئیں
اُس مکھی کا سو سن کر صوفی نے دکھ رند سو بولیا الیس کا موتر مکھ
ای فلانے جسکو تو مارا اتال ہو گئے ہین اسکو مر کر تیس سال
رندنے بولیا کہ کیا ہی عجب مر گیا سو بات تون کرتا ہی کب
تجھکو تو دم ہی تلک ہمدم نہیں بال بھر تو ہی تلک محرم نہیں
بال بھر گر ہی اضافت درمیان ہی تجھے سو سو مسافت درمیان
خواہش اس منزل کی ہی تجھکو اگر رکھ نکو اپسکی ہستی بال بھر
پاس تیرے ہی جو کچھ سب ہے جلا شریعہ کی دستار ہے کفش پا

ہمت اندیشہ کر گلشن کا کچھ سبھی | جا اگن ہر یک یو جیسی ہو کر ابھی
خاک ہو کر جائے تیرا رخت جب | ذرہ خور بیتی تیرا گم ہو تب
گر نزدیک تیرے ہی خر عیسی نمن | بات میں تیرے ہی سو شورا بن؟
جیوں کہ پردہ ہی تجھے تیرا وجود | وھاں کہاں اس تال دو دو سکا وجود؟
ہی جو کچھ نزدیک تیرے دور کر | خلوت دل دل سو باد ستور کر
ہونگی جب دل کوں تیرے بیخودی | جائیگی گم ہو کے سب نیکی بدی
جب گئی نیکی بدی عاشق ہی توں | پس قبا عشق کے لائق ہی توں

حکایت درویشی کہ بر شاہزادہ عشق ورزید

بادشاہ کوئی تھا بڑا نامور | اسکوں یک بیٹا تھا محبت جگر
پاک صورت خوش لقا یوسف مثال | مکھ پنم کا چاند اور ابرو ہلال
کیس تھا خوبی منے کوئی اسکے جوت | چاند اگر بولیں تو اسمیں بھی ہی کھوٹ
مکھ نورانا غیرت خور تھا تمام | جگ کے خوباں سب دسیں اسکے غلام
کر سکے کوئی کس وضع اسکی صفت | جو صفت کوں وھاں نتھی کچھ معرفت
رات کوں آتا اگر پردے سو بھار | آفتاب یک تازہ ہوتا آشکار
چھوڑ دیتا مکھ پہ جب زلفاں سیاہ | چھپ کے جاتا زمین کے پردے سو ماہ
جس وضع کرتا نگہ نرگس نمن | اس طرف نرگس کے کھلتے سو چمن
ہس کے مکھ سو پھول جب کرتا نثار | باغ کھلتے صد ہزاراں خوش بہار

کہیں نہ دیسا تھا دہر میں کچھ نشاں
جو عدم ہی سو لستاں اسکا کہاں

فتنۂ جان و جہاں تھا او جواں
الاماں فتنے سو یا رب الاماں

جب نکلتا تھا کہیں ہو کر سوار
ساتھ چلتے ہر طرف شمشیر دار

کوئی اگر اسکی طرف کرتا نگاہ
مار سکتے اسکو جو سو سنگین

ناگہانی از قضا درویش ایک
نا الیس کا کچھ برا سمجھا نہ نیک

یکبیک اسکو دیکھا شیدا ہوا
چھند دل میں عشق کا پیدا ہوا

غوطہ دل کے لہو میں کھانے لگا
سرد آہاں دمبدم بھرنے لگا

جان و دل ہنیا لے رہا جب عشق غم
دیکھنے ہر دم لگیا رنج و الم

گرچہ دل میں چپ نہ رہ سکتا تھا
کستی لیکن کچھ نہ کہہ سکتا تھا

رات دن کوچے میں اسکے کرکے گھار
دمبدم روتا تھا جو زار زار

کوئی نہ تھا محرم سیے اجز درد و غم
درد و غم نت کھینچتا تھا اور ستم

نار ہا باقی نہ کچھ مرنے سے
دن گذرتے تھے سو دم بھرنے سے

اس گلی سو جب کہیں شہزادہ جاے
نیم جاں درویش نو پھر جو پایے

از قضا شہزادہ نکلا ایک روز
بھر گیا بازار میں غوغا و سوز

ہر طرف لوگاں میں تھا تب تھا ہو
چوک کی کل بھیتر بازار آباد ہو

ساتھ کے جو تھے رقیباں راہزن
کئے غریباں کو دیے خونیں کفن

خوب تپا پھر تھا مارا مار کا
شور محشر کا اٹھا یکبار کا

سکے یو درویش بھی یو غلبلا
دور سو دیکھا نظر اپنی چلا

ہوگیا بے ہوش شہزادے کو دیکھ
لھو نے مارا جوش شہزادے کو دیکھ

گھا بر ابھویں پر چھاتی نعرہ مار
اور گئی دل سو صبوری اور قرار

ڈھل چلے دونوں انکھیاں میں ابک خون
ہوگیا یک پل میں بے صبر و سکون

رنگ اتر جاکر پڑیا منہہ جیوں بھسنک
رہ گیا جیو آکے ہوٹاں میں اٹک

کوئی نقیب اس راز سے آگاہ ہو
شاہ سو جاتی لگا یا جا کے او

جو تیرے نور بصر پر یک گدا
عاشق جانی ہی اور دے لیسے جدا

شاہ غیرت سے ہوا بے ہوش ویں
دلمیں غصے نے لے آیا جوش ویں

پس کہا لیجا اسے سولی دِلاؤ
رحم اسکے جان پر ہرگز نہ لیاؤ

سوچ دوری یو نقیباں اور وزیر
لے چلے وہاں سو گدا کوں کر اسیر

لے کے آئے جب اُسے سولی تمہار
حیف کھا رویا جگت سب زار زار

نا اُسے وہاں کوئی شفاعت خواہ تھا
نا کوئی اسکے درد سوں آگاہ تھا

جب اُسے سولی پہ دینے کوں لگے
تب گدا پر وہاں کہے آکر اگلے

عجز و زاری سوں لگیا کہنے کوں یوں
بیگناہ جب مارتے ہیں مجھکو کیوں

دیو بارے مجھکو فرصت اِس قدر
جو کروں میں سجدہ حق کو یاد کر

بعد ازاں فرصت دیا اتنی وزیر
تا کرے سجدہ خدا کو او فقیر

تب گدا سجدے میں تو لیایا اِلٰہ
مارتا ہی شاہ مجھکو بے گناہ

جیو لگوں اس تن میں ہی جیو کا وصال ‏— شاہ زادے کا مجھے دکھلا جمال
تا نچھاؤ دیدار اسکا ایکبار — شوق سو اس جیو کو ڈالوں اسپے وار
آئیگا او جس گھڑی میرے نظر — ہو دیگا جیو مجھکو دنیا سہلتر
یا الٰہی کر اجابت تو دعا — نوج ہی آخر کو میرا مدعا
ہیں سو تیرا ہو بندہ با صدق و سوز — گرچہ عاشق ہوں نہیں کافر ہنوز
جوں دو عالم کا ہی تو حاجت روا — تیوں میری بھی کر تو حاجت روا
تو دعا جوں عجز سو مانگیا فقیر — جا بات نے کو لگیا در حال تیر
ناگہاں اسرار کا آواز کیں — کانمیں آیا وزیر کے وہیں
حسرت و افسوس کھا کر دل منے — جا کے تو لیا تو حقیقت شاہ کنے
او مناجات اور دعا درویش کی — دردمندی زاری اس دلریش کی
در خبر کیتا شاہ سو سب سر بسر — شاہ کا دل بھی ہوا زیر و زبر
پس کہیا اب شاہزادے کو لیجاؤ — جا کو اسی درویش کو بیگی ملاؤ
تا کرے دلداری اس درویش کی — نوش لب سو فکر اسکے نیش کی
جیوں لگیا ہی اسکو تیر انیشتر — لطف کا مرہم رکھے اسپر بیشتر
اسکے تیر الٰہی انے دیکھیا ہی قہر — دے لیجا شربت کہ منہ اسکا ہی زہر
داروی سو لے اسے بھیں سو اچھا — آئیگا تو اسکو اپنے سات لا
بعد ازاں شہزادہ تو سنکر خبر — صدق سو لایا بجا حکم پدر

دلبری سو جا کے اس درویش پاس | دیکھتا ہی تو پڑا ہی او نراس
خاک پر لرتا ہی سولی کے تلہار | عالم یک روتا ہی اس پر زار زار
اشک خوں سو اسکے ہوئی خاک تر | نا اسے کچھ تن کی سدھ ہی نا خبر
شاہ زادہ دیکھ اسکا حال یوں | بھر لیا نینوں میں اپنے نیر جوں
پس چھپانے کوں منگ پہر چند انجو | نیں موے نینوں سے آخر بند انجو
جوش سوں کھا کر ڈلکے لہو سو بھر چلے | قطرہ قطرہ لعل و گوہر سے ڈھلے
عشق میں جو شخص یوں صادق اچھے | کیوں نہ معشوق اس اپر عاشق اچھے
عاقبت او شاہزادہ لطف سوں | پاس جا جھکا ہو درویش کوں
جوں کیا درویش نے بالا نظر | شاہ زادے کوں نہچایا نین بھر
پس کہا ای شاہ زادے نامدار | مارسکتا تھا جو توں یوں مجھکوں مار
فوج و لشکر کیا تجھے درکار تھا | مجھکو بس اتنا تیرا دیدار تھا
یوں کر یو بات یک نعرہ کیا | جان شیریں یار شیریں کوں دیا
یک نظر سو دیکھ دلبر کا جمال | ہو گیا پل میں وہ فانی جیوں خیال
ہو ندہتا سو جا ملیا سمدر سوں | ہو گیا ناپید ذرہ سور سوں
پانیگا تو کاں سوں ای سالک خبر | جب لگوں نیں دل ہوا زیر و زبر
جو تو الذت سو جیو آلودہ ہی | خواب غفلت منے آسودہ ہی
چھوڑ تو غفلت کوں نیں اندیش کج | عو فکر سو بے خویش ہو کر نیں انجھ

حکایت

ہوئیگی جسوقت یو خوش تجھے
بائیگی اسوقت دردستی تجھے

دل منے ہمت پکڑ مردانہ ہو
دے جلا کر عقل کوں دیوانہ ہو

نیں تو بارے آتماشا دیکھ جا
کیسے ضائع ہوتے ہیں مردانِ فنا

رسیدن ہدہد از خیلی ہزار مرغ بعض بیم ع

جو سنے ہدہد سوں پچھیانے تمام
ہفت وادیکا بیان منزل مقام

ہوش سب کا یکبیک جاتا رہا
جو اتا دکھ کستی جاویگا سہا

ہو گئے سب یکطرف سو بیقرار
مر گئے کتنے اسے منزل میں تھار

بیٹھ رہے بعضے ہو بعضے اُٹھ چلے
کوئی سو جیب مارگ میں ہیبت سوں گلے

کوئی ہمت سوں لئے در پیش راہ
رنج و راحت پر گئے نیں کچھ گناہ

الغرض یوں گئے برس لگ پی بہ پی
صرف کر کر عمر کیتے بات طی

رنج و محنت راہ میں دیکھے سو او
جانتا ہی کیا نہیں دیکھا سو او

راہ گئی کوئی بات میں دو نگر یکتر
کوئی بارے تھند سو رہ گئے اکتر

کوئی گرمی کی نہ لیا کر دل میں تاب
دھوپ سوں جل بل ہو گئے جیو کباب

کوئی سو مارگ چھوڑ کر ہو گھابرا
باز و بحری کے پتہ پا جنگل میں جا

کوئی سو پانی باج بن میں خشک لب
مر گیا رکھ دل میں پانی کی طلب

کوئی سو بھوک کوں مر گیا پانی بنا
کوئی دکھی پر کر موا جیو سوں فنا

کوئی مارگ میں تماشا دیکھ کچھ
رہ گیا سنگستان سنگی جیوں کہ ہیچ

عاقبت لاکھاں سوں کوئی یک جانور — شاہ کے درگاہ کو اپہنچا مگر
تیس پنچھی دل شکستہ ناتوان — بی پر و بی بال و خستہ و نیم جان
آئے جب سیمرغ کے دربار لگ — ہوش و طاقت سوں جدا ہو گئے الگ
دیکھ کر سیمرغ کی درگاہ بلند — ہو گئے حیرت سو ہر یک پابند
برق استغنا گرستی تھی وہاں — جو پڑے تو جل جاوے دو جہاں
کئی ہزاراں خلق صاحب اعتبار — ہیں کھڑے دیدار کا دھر انتظار
کئی ہزاراں چاند تارے آفتاب — منتظر ہیں وہاں نہیں کسکا حساب
کل تو سب ذرہ نمن حیران ہیں — سب ہوا میں اسکے سرگردان ہیں
تو یکھو دیکھ کر وہاں کا وصول — سب یکندر ہو گئے دل میں ملول
پس لگے کہنے کو ایسے لوگ یہاں — ہی پریشاں سو ہمن جاگا کہاں
ہی جہاں ذرہ برابر آفتاب — کیا ہمیں ہے وہاں غریباں کا حساب
او ہمیں سمجھے تھے جو کچھ سو غلط — سب ہمارے محنتاں ہو ہو غلط
ای دریغا تو ہمارا رنج راہ — ہو گیا ناچیز سگلا اور تباہ
ہو گئے جب یوں یکھیر و سب نراس — ٹوٹ کر گویا پڑا ان پر اکاس
سب اکندر دل میں بیدل ہو رہے — جیوں کہ مرغ نیم بسمل ہو رہے
یک بیک سیمرغ کی درگاہ سوں — ناگہاں آیا جلال و جاہ سوں
دیکھ کر اُن تیس پنچھیاں کو نزور — بال و پر بے لٹ پٹ بوتے کے سار

پانوں سو سر لگ سنگل حیرت منے — جان و دل سو رنج اد حسرت منے

بعد ازاں پوچھا کہ ای قوم غریب — کیوں ہے یوں تمنا کو حیرانی نصیب

کاں سو آئے ہیں تمیں ہور کیا سو کون — دیکھ منے کل گئے ہیں جیوں پانی میں لون

کاں تمہارا ملک ہور کاں گاوں ہے — کاں تمہارا ٹھاوں ہور کیا ناوں ہے

کیا سبب آئے ہیں اس درگاہ میں — کیوں کہ پیچہ آئے ہیں ایسی راہ میں

پس دیئے او تیس پنچھاں نے جواب — دیکھنے آئے ہیں یو عالیجناب

ہے ہمارا بادشاہ سیمرغ جیوں — دیکھنے اسکوں ہمیں نا آئیں کیوں

ہیں ہمیں بندے سب اس درگاہ کے — خاکسار و عاجز اسکی راہ کے

کئی مدت سو راہ طی کر ای عزیز — صد ہزاراں آئے ہیں چل باتمیز

شاہ کے ملنے کی ہے دل میں امید — بیک ہو ہیں انتظاری سو سفید

آئے ہیں یہاں لگ لیے کچھ نئیں خبر — کب ہمارے پر کریگا شہ نظر

پس کہا او بیک ای بے حاصلاں — شہ کی استغنا سو ہیں سب غافلاں

یہاں سو مشکل ہے ترے لوگاں کو بار — پس تمن سے کاں غریباں کو شمار

تم اچھے تو کیا نہیں تو کیا یہاں — کاں تمن کوں کون گنتا ہے کہاں

صد ہزاراں عالم اس درگاہ میں — ایک چیونٹی کے نمن ہے راہ میں

کیا تمہارے ہاتھ سو ہو آئیگا — کیا تمہارے باج کم ہو جائیگا

یو سخن سن کر پنچھی سب وار — ہو گئے سب دل میں اپنے بیقرار

پس لگے کہنے اگر ہما کو شاہ | اِس وضع دکھلائیگا خواریکی راہ
نیں ہی او خواری مگر ہما شرف | سو شرف اُسکے اگے ہیں یطرف

تمثیل

کیا کہا ہی خوب نو مجنوں نے بات | گر کریں مجھ آفریں سب کائنات
آفریں کسکی مجھے درکار نیں | شادماں لیلی کی گالی سو ہونیں
اسکی گالی آفریں سو خلق کے | مجھکو شیریں ترجھی میٹھے سو لگے
تو نچہ ہم سگلے پکھیاں کی ہی تمیز | اُسکی خواری سب ہی ہما عزیز
اگ سو ڈرتا ہی کبڈل میں پتنگ | ہی محبت سو جب اسکو شمع سنگ
گرچہ استغنا ہی شہ کی بے شمار | ہیں ہمیں تو لُطف کے امیدوار
جب کہے پنچھیاں نے توں باقی صدق و سوز | ہو گئی اُن پر شب تاریک روز
فضلِ ربانی ہوا فریاد رس | جو نرس تھے سو ہوے سب سو سرس
تختِ عزت پر مکاں سارا یاں نے پائے | صدر پر عزت کے سب کو بیسلائے
بعد ازاں رقعہ دیئے لیا سب کے ہاتھ | پس کہا اسکو پڑو تم غور ساتھ
جیوں کہ او پنچھیاں نے او رقعے پڑھائے | شرم سو ہرگز نہ اپنا سر اُٹھائے
پچھاں جو کچھ فعلاں کئے تھے سو تمام | یک بیک رقعاں منے تھا والسلام
سخت سب افعال سو تھا فعل یو | جو چلے تھے نفس کی خواہش منیا او
یوسف اپنے کو کوے میں ڈال کر | بیچ کھائے تھے خدا کو کچھ نہ ڈر

اوّل تو ہیچ ہو چیا ستو منیں اد
ہنا کی خراب ہی خیراب
بسکی پیچ مرا اچھا جاب
دانا ... خراب ... کہا

اوّل اسی بشری اچھی ہی
دوجے کو خواص اچھی کہتے ہیں
تیسرا عوام کو دنے ہیں

حکایت آمدن برادران بطلب علہ نزد یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف پیمبر حق پسند — جن پہ ہوتا تھا ستاروں کا سپند

پنج ڈالے انکو وس بھایاں نے تب — لکھ لیا مالک نے یک خط ان سو جب

از قضا یوسف ہوے جب بادشاہ — لیکے مالک سو رکھے رقعہ نگاہ

جب او بھایاں مصر میں کنعاں سو آئے — قحط سو روٹی بدل پانی کو آئے

نیں پچھانے شاہ کو جو کون ہے — کچھ بہ انگے کس وضع کا لون ہے

پس کہے یوسف کہ ای یاراں مگر — خط عبری جانتے ہیں پانچ کر

جو ہمارے پاس عبری ایک خط — گر تمیں پانچینگے تو ہی نیک خط

پڑ سناو نیگے اگر او خط ہمن — جو منگینگے تم سو دیونگا بے سخن

بسکہ عبری خوان تھے سب یار او — پس کہے او خط کہاں ہے لیاد سو

بعد ازاں اس خط کو جب یوسف دئے — شرم سو سب یار سر نیچے کئے

خاک ہو گئے اگ میں جل کر سگل — آب ہو گئے خوے میں گل کر سگل

خوف سو خط پڑھ نہ سک لرزیں لگے — دل منے اپنے ہزاراں خوف کھائے

ہو گئی منہ میں زباں تڑپنے سو بند — تن کے سارے سست ہو گئے بند بند

پس کہے یوسف کہ یوں چپ کیوں ہیں تم — ہو رہے ہیں کیا سبب اسمعانت گم

بعد ازاں بولے او ای شاہ دکہا کن — خوب ہی اس خط سو گردن مارنا

کیا سمجھتا ہی تو ای مرد عقل — ہو نہ آوینگا صباں تجھ پر خلل

[illegible]

پنچیا ہی یوسف اپنے کو خوب یوں ہوویگا آخر کو تیرا حال یوں

ہوویگا جس دن او یوسف بادشاہ کیا کریگا عذر تو ای رو سیاہ

انمن تو بھی گدایاں کے ہمن جائیگا بھوکا منگا یوسف کدن

ہوویگا آخر پشیمانی سو حیف پس نکو یوسف کو اپنے بیچ مفت

محو ستن مرغان بمقام فنا

جیوں خجل پنچھیاں ہو خط دیکھے اشک حسرت سوں لیے نینوں کو بھر

آگ سینے غم کے ہو جل بجھ خاک دل منیں دکھ سینے منے آہ و درد

ہوگئے اس بات نا امید جب بخت بیش کو آیا جوش تب

بہ گئے سارے گناہ یکموج سوں سرفرازی کا لگیا سر اوج کوں

آفتاب قرب نے کیتا ظہور محویت منیں ہو گئے سب غرق نور

عکس سو سیمرغ کے سب اکبار چہرہ سیمرغ دیکھے آشکار

جیوں اپس پر بھی گئے پنچھی نظر آپ بھی ہو تھے سیمرغ دگر

ہو گئے حیران پنچھی دل منیں تو جو اپے سیمرغ ہو گئے یا کہ او

پس اپس منیں آپ حیران ہو رہے تو اپے سیمرغ او اسکوں کہے

تیں رہی اتنی کسے ہرگز نہ جان جو او منیں ہو یا ہیں او آخر ندان

جب ہو سیمرغ سگلے اک رنگ ہو رہا ہر یک پنچھی حیران دنگ

تیں ہوا معلوم کس کا کس کو حال پس گئے درگاہ حضرت سوں سوال

[illegible]

ای جناب پاک تو کیا ہی سبب ۔ جو ہمیں ہو گئے ہیں سیمرغ ای عجب

انت اسکو نہیں سکتے پچھان ۔ پر آپس کو نہیں سکتے پچھان

بعد ازاں درگاہ سوں آیا خطاب ۔ جو مثال آرسی ہی یو جناب

ہو دیکھی جس کو طلب جس چیز کی ۔ شکل اسکی ہو دیکھی تس چیز کی

او اگر دیکھے خواص اپنے بصر ۔ آویگی اسکو وہی صورت نظر

تیس پنچھی تم جو یہاں لگ آئے ہیں ۔ تم اپسکو آپ ظاہر پائے ہیں

گر تمیں چالیس اچھتے یا پچاس ۔ یو پچھ کر لیتے اپس آپے شناس

گرچہ کم یا بیش سب تم آئے ہیں ۔ آپ کو دیکھے اپس کو پائے ہیں

نیں تو مجھکو دیکھنا کس کو تاب ۔ کب جھا سکتا ہی شپرک آفتاب

ل پنچھی اتنے جو آئے تھے ادھر ۔ پس گئے ہیں وار ہو مارگ سو پھر

ہر ایکس کو صورت مقصود اچھے ۔ ہر یکیس کا حب لے معبود اچھے

جیوں تمیں تیسو پنچھی سیمرغ کاج ۔ آئے ہیں یہاں لگ تمیں محنت سوں آج

پس تمیں سیمرغ ہونا نیں عجب ۔ محو ہیں تم آپ اپس کے حب میں سب

اصل میں سیمرغ سمجھو مجھکو تم ۔ سایہ تھا سو ہو گیا سورج میں گم

در بیان حقیقت بقا بعد از فنا

جیوں فنا میں گم ہوئے پنچھی جو سب ۔ پس گئے مدت کوں پھر کرایا ہوش

بیخودی میں جا سکے با خود آئے پھر ۔ سر فنا میں دے بقا کوں پائے پھر

اِس فنا اَور اِس بقا کا کوئی بیاں ــ جو پوچھے تو نیں دیا جا تا نشان

جیوں کہ اسرا بقا بعد از فنا ــ نیں سمجھ سکتا ہے یک نا آشنا

منزکوں سے ہات کے اُو پا سکیگے ــ جن دنیا سوں ہات دھوکر اُ ٹھ سکے

ہے جہاں تک تو عدو جاں دود رعدم ــ رکھ سکیگا کب تو اِس رہ میں قدم

اِس فنا اَور اِس بقا سوں جا گذر ــ تا تجھے ہووے بقا کی کچھ خبر

دیکھ اول تو کیا تھا اَور کیا ہے اَب ــ اب نہیں سمجھا تو سمجھیگا تو کب

اصل میں نطفہ تھا تو خوار و زار ــ بعد ازاں عاقل ہوا اَور ہوشیار

پس تجھے اسرار سوں واقف کئے ــ معرفت ہور تسپہ آگاہی دئے

پھر تجھے دنیا سوں کر ڈالے فنا ــ تس فنا میں راز پنہاں بج کنا

اِس فنا کے بعد اگر بخشے بقا ــ ہر جز اُتھ دیکھتا تیرا الف

گر نہیں اسبات کا تو راز دار ــ تمکر ہشیار ہو اَور کچھ بچار

جب لگوں یہاں نیں ہوا اَز وجود خلق ــ ہو ویگا مقبول کب اے مرد دلق

جب تلک دیکھا نہیں اول فنا ــ پائیگا تو کس سوں عز بقا

جب تلک دیکھا نہیں ہے درد و رنج ــ کب ملیگا کسو ضع تجھکو تو گنج

نیست ہو تو تا تجھے ہستی ملے ــ جب تلک تو ہے تو ہستی کیوں ملے

تیں جو ہے لک مجہ خواری و فنا ــ کاں سوں دیکھیگا تو عزت اَور بقا

حکایت بادشاہی کہ در بیمار و شد سر عاشق شد بود

حکایت

بادشاہ کوئی تھا جہاں میں بے نظیر ہفت کشور جسکو تھا فرماں پذیر
جانتے تھے خلق اسکندر اُسے قاف سو تا قاف تھا لشکر اُسے
جاہ کا اسکے اتھا رخ ماہ پر ماہ کا رخ شاہ کے تھا جاہ پر
از قضا اُس شاہ کا تھا یک وزیر تس کو بیٹا ایک تھا بدرِ منیر
آفتاب آسمان دلبری جگ کے محبوباں پہ اُسکو سروری
دن کو گر اُو ماہ نکلے گھر سوں بھار جگ منے ہووے قیامت آشکار
مکھ ہے نورانا غیرتِ خورشید و ماہ تسپہ کالے ابر کی چتری سیاہ
نوش لب سو چشمۂ آب حیات تسپہ خطِ سبز ہریالی کی دھات
نین سو دکھلاتے یوں افسوں گری جسکے آگے شرمندہ ہو سامری
سیم تن سیمیں بدن سیمیں ذقن عاشقاں کا دام زلفاں کی شکن
فتنۂ جان وو جہاں خالِ سیاہ سو قیامت کے برابر یک نگاہ
شرح اُسکے حسن کی میں لگ کروں عمر گر اس فکر میں ساری بھروں
الغرض شہ اُسکو یکدن دیکھ کر ہو گیا بیہوش بے سُدھ بے خبر
نقدِ جاں اُسکے محبت میں دیا آرزو سو عشق کا سودا کیا
رہ نہ سک محبوب بن یک تِل گم کیا سُدھ بُدھ گنوایا دین و دل
خلوت و جلوت منے اُسکے بغیر صلح کُل غم سو کیا راحت سو بیر
رات دن اُسکو رکھے اپنے حضور تا کرے یک تِل جدا نینوں سوں دور

دن کو سنو دنیوا سے جھلے مکھیاں — رات کو دیو تیاں کرے اُس پر انکھیاں
صبح سو تا شام دھاں سوتا صباح — دل کو الفت میں کیا اُسکے مباح
کب بجھاوے حسن کا اُسکے بہار — کب کرے رو رو گھڑا اُس پر نثار
کب پیوے دیکھ اُسکے مست نین — کب گنوان فالے ایس دل سو چین
ایک تن کب رہ سکے نا اُسکے باج — تا ہُوا وہ بھی بچارا لا علاج
شاہ کے ڈر سو کہیں نا جا سکے — نا کبھی ماں باپ کے پاس آسکے
باپ ما بھی دیکھنے ترسے مدام — کیا کریں لیکن کہ تھا مشکل سو کام
یو نچہ گذرا جو کتیک دن روزگار — تا کہ اِس نوخیز پر آیا بہار
از قضا اس بھار سو شہ کے گھر — کوئی اتھی خورشید سو نازی نگر
کیں سو دیکھ اُسکو یو فرزند وزیر — ہو گیا یکبارگی اُسکا اسیر
اُو سُندری بھی اُتے ہو گئی مبتلا — ایک نس ناگاہ اُسے لیتی بُلا
اتفاقاً بادشاہ ہی پر ست — سو رہا تھا ایک نس ہو جا مست
جاگ اُٹھا سو یار کو نا دیکھ کر — دھوندھتا نا خوش ہو نکلا ہر کدھر
عاقبت جیس ٹھار او دونوں جنے — تھے سو نکلا شاہ جا وئیں منے
دیکھتا کیا ہے تو دونوں دلبراں — شاد بیٹھے ہیں خوشی سو کامراں
شاہ کے دل میں تری غیرت سو اگ — پیچ کھایا تلخ ہو کر جیوں ناگ
ست عاشق اور تیسرا بادشاہ — کیوں کرے دلبر کوئی اُسکے نگاہ

او چھو چلا و اصل تھا اگے
جاس پیون کی ریت ہو ڑا گی
جھڑ کا اس آگ سیتی نکالیں
ہنی کی راہ بچھا ر وا لیں

پس لگیا کہنے کو شہ یوں دل سے | کیا کہوں اپنا گنہ میں کس سے
میں تو اس چھوڑے کو کتنے نازسوں | پال کر کیتا ہوں واقف رازسوں
مال و دھن جیو جان سگلا کر نثار | ہاتھ میں اسکے دیا سب اختیار
اوسو مجھکو چھوڑ کر اوروں کے سات | جیو ہوا اب سو تو کیسی ہی بات
اب مجھے واجب ہوا یوں بالضرور | خون کروں دنیا سو اسکا نام دور
بات اتنی بول کر او شہریار | بند کر مارو کہا خوب استوار
تا کہ اس کا تن گیا سب پھاٹ پھاٹ | سر ہو دھرتی رکت کو چاٹ چاٹ
پس کہا شہ نے کہ صوفی لیجاو | پوست اسکا کھینچ کر سولی دلاؤ
و نیچ لے گئے اسکو ننگی کھینچ کر | تا جدا کر کھال دیویں دار پر
یو خبر سنکر وزیر آیا وہیں | خاک بچھایا پیٹتا دھایا وہیں
مارنے ہارو لیا کتیں خلعت دیا | ہمیکو نقد اور عظمت دیا
پس کہا تیں اس جوان کا کچھ گناہ | تا سپہ ہیگا مست کیفی بادشاہ
جائیگی جب کیف کی مستی اتر | بعد ازاں پچتائیگا دلکے بھتر
اس جوان کو آج ماریگے خبر کوئی | جیو سو بچیا کس وضع اسکا ہوئی
پس دئے او مارنے ہارے جواب | یو خبر کچھ تو تولا ہی نیں صواب
آج اگر نیں مارہیں ہم اسے | بادشاہ جیو سو بچھوڑیگا کسے
پس بندیخانے سے جاکر وزیر | لنگ واجب قتل کا لایا اسیر

اوآگ

پوست اسکا کھینچ کر سولی دیا | بعد ازاں بھیجے کیتی پنہاں کیا
شاہ دوسرے دن ہوا ہشیار جب | یار نے یاروں کو پوچھا حال سب
سب نے بولے حکم جیوں تھا تیوں کئے | کھال اسکی کھینچکر سولی دئے
بادشاہ سنکر خوشی دل میں کیا | ہر کسیکو نقد و زر خلعت دیا
پس کہا شہ دو پنج رہنے دیو اسے | تا جہاں پایہ ہو عبرت ہر کسے
جو سنے یو شہر کے لوگاں خبر | دیکھنے آنے لگے سب سر بسر
غرق لہو میں دیکھ کر یک گوشت کوں | خیف کھا رونے لگے افسوس سوں
چند روز اس شہر میں ماتم ہوا | درد سوں اسکے گھرے گھر غم ہوا
شاہ پھر آخر کو بعد از چند روز | دل منے پکڑا پشیمانی و سوز
یاد کر باتاں کو اس دلدار کے | دلبر شیریں شکر گفتار کے
دمبدم غم اور غصہ کھانے لگا | دل سو آہ آتشیں بجھانے لگا
جوش مارا عشق غصہ کم ہوا | عیش جا کر درد و غم ہمدم ہوا
بادشاہ کا عشق او ہور یاد یو | او خوشی صحبت کی ہور دلدار یو
وہ محبت اور یہہ بزم شراب | جائے سب تو کیوں نہو وو شہ کباب
پس ہوا اول سو شیاں بادشاہ | خار ہو سلنے لگی سینے میں آہ
دل تی سب جا بارہا صبر و قرار | گلشن زیبا لگا دسنے کو خار
طاقت کترے رنگا کر نیل [illegible] | جا کے بیٹھا ماتمی ہو سر نگوں

در بیان عشق

ترک اوس پانی کیا یکبار کا — لے رہا سینے منے غم یار کا

آخرش یک رین کو او شہریار — آپ آیا چل کے سولی کے تھار

دیکھ کر اس تہ بچر کو حیف کھا — دیکھ سو روٗ روٗ سر پہ لیا خاک بھا

بات یکبک اُس جواں کی یاد کر — درد سوں روٗنے لگیا فریاد کر

دل پہ اُسکے درد و غم بھاری ہوا — زخم شمشیر الم کاری ہوا

کات کرنیں لگا داستاں سوں مات — صد ہزاراں آہ اور افسوس سات

لوتنے بھیں پر لگا مچھلی نمن — ہو گئی لہو کی ندی روٗ روٗ نین

دیکھتا انجواں کو اسکے کوئی اگر — یاد ساون کی جھڑی کرتا مگر

رات ساری اکیلا دن ہی لگوں — شمع کے مانند جلتا سوز سوں

جب گگن سوں صبح کا چلتا پون — شاہ جاتا اُٹھ کو وہاں سوں گھر کدن

پڑ کے رہتا کنیں تو بھی پیاسا بھوکا — بند کر رہتا زباں کو جیوں موکا

کس کو نہ قدرت تھی خوشا سات — کچھ کہے یا کچھ نکالے مُنہ سو بات

اس وضع چالیس دن جب گئے گذر — سوک جاکا تاہوا شہ جیچ کر

از قضا اس سوز کے گرداب میں — دلبر اپنے کوں نجھایا خواب میں

چاند سا مکھڑا شفق میں غرق خوں — غم سولا کے نمن تھا سر نگوں

بعد ازاں شہ نے کہا ای دلربا — کیوں ڈوبا ہی لہو منے تو اس وضا

جواب تب اُسنے دیا ای بادشاہ — تہ جو نا ہی مجھے توں بیگناہ

جو میں تیری آشنائی سوں ہوتیں | یو ر سو تیری بیوفائی سو ہوئیں
کیا تھا میں جو تو نے یوں کیا | کہاں میری کا تر کر سوال
سو یوں یار کرتا ہے بدی | جو کرے کافر سو کافر نا کبھی
میں تجھ چھوڑونگا قیامت میں تجھے | وہ دوناں دیوے خدا جب لگ مجھے
سو ونگا دیوان محشر کا جدھاں | میں اس کا دادا مانگوں گا تدھاں
جب سنیا دلبر سو شہنے یوں جواب | تاب دل سو گئی نکل انکھیاں سو خواب
جو میں اس کے سوز و غم تازہ ہوا | درد و دکھ بے حد و اندازہ ہوا
ہو گیا دیوانہ سدبد چھوڑ کر | زندگانی سو گیا کچھ ہو تر کر
پس کہا ای مجھ دکھیاری کی دکھی | ہور تو ہے تو مرجا سو سکھی
ظلم سو تیرے تو لئی دیکھا ہے دکھ | کیا دکھاؤنگا صبا میں حق کو مکھ
کر نواے دلبرا تا مجھ پر نظر | جیوں کیا ہوں میں تو ہرگز یوں کر
گرچہ میں کرتا ہوں تیرے سو بدی | تو بدی ہرگز نکر مجھ سو کدی
میں جو یوں غمناک ہو دل چاک چاک | خاک پر تیرے ای منیر سر پہ خاک
اب تجھے میں کس طرح ڈھونڈوں کہاں | رحم کر میرے پہ ای جان جہاں
گر کیا میں بیوفائی سو جفا | تو بھی مجھ بے وفا سو کر وفا
میں کیا گر خون تیرا ظلم سوں | تو نکو کر غم سو میرے دل کو خوں
[illegible] کر یوں کیا ہوں میں خطا | تو گذر کر اس خطا سو کر عطا

حکایت

تو کیا ہی چھوڑ کر جب تو جہان
نیں بھی یہاں تجھ باج رہتا ہوں کہاں

میں رہا ہوں غم سوں تیرے جاں بلب
تا تو جیو دیوں خوں بہا میں میں سو کب

موت کا کچھ ڈر نہیں مجھکو اتا
ہی مجھے تیری جفا کا ڈر جتا

عمر سب میں عذر خواہی میں بھروں
اس گنہ کا عذر سو کیوں کر کروں

کاش کے کوئی کاتا میرا گلا
تا نچنت اس غم سوں ہوتا بھلا

نیں رہا اب مجھکو کچھ تاب فراق
جیو ہوا ہی ناب اور طاقت سو طاق

جیو میرا لے فضل سوں ای داد گر
نیں رہی ہی مجھکو اب طاقت دگر

کیا کروں دکھ سوں ستایا ہوں لگو
خوش سوں نیں جتن دل رہتا اجولا

یو بچن یک کر ہوا خاموش جب
تا حسنی میں ہو گیا بیہوش تب

پس ہوا ویسے میں فضل کردگار
کتی جو تھا نیہاں وزیر نامدار

شاہ کوں یوں دیکھ کر بیہوش داب
لیکو آیا جا کے بیٹے کوں شتاب

بعد ازاں بھیجیا اسے نزدیک شاہ
شہ نے انکھیاں کھول کر دیکھیا اتا

لے گیا درحال اسے اپنے منڈھیر
لگی خوشی سوں بھر کہ دونوں کے سریر

ایک کسی سوں ہمراز و بیں
ہو گئے آپس منے دسا دو بیں

نیں کسے وہاں کی خبر ای راز جیو
کیا کہے اور کیا سنے آپس میں او

کوئی سو وہاں کا واقف اسرار نیں
راز دان اس یار کا اغیار نیں

کس کو طاقت جو کرے کوئی وہاں کی بات
جو کرے تو سر گنوائے بات بات

وھاں سو عارف اپس میں لگا ہو جا | بات وھاں پھیر آسکے اندھلا ہو جا
وھاں سو خاموشی بغیر از بات نئیں | بات کہنے کو رضا کس دھات نئیں
ہو گیا یہاں تو پنچھی باجا تمام | کیا کہوں استی اگے ہیں والسلام

خاتمہ کتاب

شکر کر وحدی کہ بہ وجہ صواب | ختم ہوئی توفیق حق سوں یو کتاب
اصل میں یو تھا کلام فارسی | اہل معنی کو نشانِ آرسی
خوش تریں تصنیف شیخ نامدار | پیشوائے عارفانِ روزگار
شیخ جنہا سید ل فرید نا ہور | خاص جنکا ہے لقب عطار کر
اُو نکالے ہیں جو یو عطر سخن | عطر پروردہ کئے ہیں تو گلن
ہر بچن یک تحفۂ اسرار ہے | مغز جاں کو طبلۂ عطار ہے
عارفاں کے پاس یہہ استاد ہے | طالباں کے حق منے ارشاد ہے
فکر سو جن کوئی کرے اسمیں نظر | مقصد بینی سو ہووے بہرہ ور
نفس اُسکا دمبدم تنبیہ پائے | غیر کا وسواس دل سوں اُٹھ کے جائے
بخت گر یاری کریں تو کیا عجب | مارے مردار دنیا کی طلب
تھا ولے جوں فارسی میں یہہ کلام | کم سمجھ سکتے تھے اسکو خاص و عام
بلکہ بعضی فارسی خواں بھی کہیں | حرف مشکل کو سمجھ سکتے نہیں
گرچہ ہیں بھی کچھ نہیں معنی شناس | کاں مجھے اُنکے سمجھنے کا قیاس

لیکن اسکی دیکھ کر حسب نزول
ٹیک ٹیک یوں دکھنے آیا کلول

جو موافق فہم اپنے کے ضعیف
اس کتاب خاص کا نظم شریف

قصد کر دکھنی زباں میں لکھے آؤں
تا رہے دنیا منے تیرا بھی ناؤں

پس مدد منگ شیخ کی ارواح سوں
التجا کر عجز اور الحاح سوں

میں قلم جاری کیا اوراق پر
جب ہوا پورا یو نظم مختصر

نام اسکا میں پنچھی باجا رکھا
یادگاری خلق عالم پر رکھا

بس کہ محنت سو کیا ہوں لہو کو خشک
یا الٰہی کر دکھا اس لہو کو مشک

یا الٰہی تجھ سوں یو دھرتا ہوں آس
جو جہاں اس مشک سوں بھر جاوے باس

یو سے سولا سکے اچھے ہر کوئی مگن
ہر کسی کے دل کو دے اسکی لگن

یا الٰہی کر میری محنت کو چیز
کر تو اس گفتار کو ہر دل عزیز

ہر کسے پڑھنے پہ اسکے ذوق دے
جن سنے اسکو زیادہ شوق دے

دے مجھے بھی اسکے پڑھنے پر عمل
دور کر سب حب دنیا دغل

فیض لاریبی سوا اپنے ای غنی
کر مجھے گنج قناعت کا دھنی

دے بحق حرمت حضرت رسول
اس مشقت کو میرے فیض قبول

ای عزیزاں میں تو لیایا کھینچ رنج
شیخ کے اسرار کا لیایا ہوں گنج

کے یو ولایت بدخشانی رتن
قصد کر لایا ہوں در ملک دکھن

ہاتھ میں جس کے اچھیگا نقد ذوق
ہووےگا اسکی خریداری پہ ذوق

اِس تجارت کا مجھے بس یو نفع — جو کریں مجھکو دعا دل سے صفا

تا کہ بخشے نجاشیں سب میرے گناہ — ہووے اُجلا یو میرا نامہ سیاہ

اِس منے یارب میرا ہوتا ہے کام — شکر ہے جو ہوی پنچھی باجا تمام

جب کیا تاریخ کا دلمیں حساب

تب ہوا میزان میں کیا خاصا کتاب

للہ الحمد کتاب پنچھی باجا مصنف وجدی رحمۃ اللہ حسب فرمائش برگزیدہ دارین جناب منشی غلام حسین صاحب سلمہ اللہ الواہب بستم رمضان المبارک سنہ ۱۲۰۳ ہجری علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التحیات در شہر مدراس حرسہا اللہ من الادناس بمطبع مجمع عظیم الاخبار بحلیۂ طبع مُحلّی و بزیور تحریر مرصع گردید

جبوں نوں لگے بیچ نون دو ہے ۔ یوں دو او ہلال روبرو ہے

کیا کاں کر جس غلام یو گل ۔ کیا بال کر جسکوں سیو سنبل

کرا سمیں برابری تو ہے ۔ تو جان کہ وہ سیاہ رو ہے

نینیاں منے جسکے لاج کا جل ۔ ہو ... وو نجھ بی نکھ پہ لاج کا جل

جیبے کی کلی جو او ہی اَت پاک ۔ جس ناک کے رشک ہوئے ہی غمناک

جس دیکھے سیکر دل میں گر جائے ۔ نا ... ہار کھند کیے سو بے مرجائے

لب دیکھ بھرے جو لال کا لہو ۔ اسفید ہو جا جیوں کہ بلور

ہیں ... دسن کوں دیکھ سیانے ۔ ناداں ہی انار دانے

جھل کھائے تھدی طرف سو نرمو ۔ بل سیب ... بیر بر ...

اس کچ کو کہے کنتک کیج کچ ۔ ... بیچ ... تمن ہو ہیچ

جسکے جو جلات ہو نارنگ ۔ جامن کے تمن سیاہ جا رنگ

کرتا کمر کوں جسکے کرتار ۔ آت زیب دیا ہے جیوں کہ زرتار

اس تار کوں جن جو خوب جانا ۔ زرتار کوں ریشم کر پچھانا

جاں لگ جو نو سرو ہیں رسیدے ۔ اس قد سوں تھے راست یعنی سیدے

اچھتے جو تو نجھ بیچ اچھتے ۔ جیوں جھاڑ جنگل کے بیچ اچھتے

لے پاوں کے ... تاکہ تالو ۔ لب زیر تھے تلچ میں جیوں لجالو

نکلے تجھے کوں تھری کے کد بھار ۔ ... الاین کوں بو جتے تھے بار بار

دم دیتے بھرنے ہوا ارا
کالج کے اپر یوں جیوں بھرارا

کیا درد جو دیو دیسند جانے
کیا اگ جو دل جلے پچھانے

اس اگ کے کیا بیاں کروں میں
کیا اسکو جراؤں کیوں جروں میں

چھاتی میں یکایک آ دیسلکے
دونوں شاباں بیچ بلکے

کایا میں بھیرو تاں سوں کاوا
کایا نہ اگن بھریا علاوا

گر آہ کروں تو اگ جل جاے
آنسو کو انگار دیکھہ بل جاے

ہر عضو اپر ہزار زاری
ہر بال پہ لاک بیقراری

نا سد کے سر پر ہی سایا
نا بد کے بدن اپر ہی مایا

نا تاب رہی ہی کچھہ نہ طاقت
دل صبر کے سر کیا ازاقت

بن یار نہ کوئی اور ہی یار
بن دوست نہ دوسرا ہی غمخوار

جب دیہ تمام درد بھر جاے
تب دل کے اپر ہی گذر جاے

وہ قیس جو عشق میں علم ہی
مشہور عرب تی تا عجم ہی

اس کے بی تو دیکھہ میں ہجا دستی
پن درد میرا دو کن ہی اشتی

تیرے جو دھی تھی دلکو آوتار
جیوں کوٹ کو قلعہ دار مختار

اگر لی ہی او من پٹن میں شاہی
بن تن ہنسے اسکی تھی دراہی

ہر چند نکالنے کیا کس
جو کا زبل تھا نوں پارس

اس نور کو پاک دل میں جا دیوں
اس نار کتیں اتھا چلا دیوں

ایسے میں سورج نکل کر آیا — مرغ رات یہ راگ چل کر آیا
لے رات اسکے سات کے لوک — گئی بھاگ چند کیے طبل کو ٹھوک
تارے جو تھے دیکھ بھان کا بل — گنجفے کے جیوں ورق کئے جل
سیراب ہوے من سکھے من — آت فیض سو صبح کے سکل بن
ہر جھاڑ ایری لہلہانا — ہر ڈال پہ مرغ چہچہانا
ہر پھول کئے کر تازگی ہی — ہر پات میں تازگی جگی ہی
بن میں جو اتھا نیت زاسی — مجنوں ہوا جو پھول باسی
کیوں کر جو کرو کیے آد مورت — مجھ دل نے دیکھ آت کدورت
تا دل میں دھسے نہ مجھکو جا ہے — کیوں مجھکو روا رکھے الٰہی
اب بوج بھلا دسیا جو مرنا — اس کھیل میں نو حیات ہرنا
کیا پھیر گرو کے سامنے جاؤں — کیا اسکو نو سوکہ پھیر کے دکھلاؤں
دل اسکے خیال سوں اگر بند — تا ہوے تو کیوں رہے رضامند
ہور میں تو غلام ہوں میرا کام — خود سو نہ خیال سو سر انجام
ناچار ہو بھی کیا کرو گھر — جیا نے سیس دھرت پر دھر
نزدیک ہوا اس رین کے احوال — آپکے ملول من کے احوال
اسرار کرو کے شاد مورت — تھا دل میں جو لیونا ضرورت
او بیچ میں آ دیا تخیل کا — تھے جا جو دل تمام بل کا

میں گرچہ بڑھا او نوجوان ہے — تو آہ میں تجھ انجھو دلوان ہے
جس شکل کی توں کیا شکایت — مُصحف سوں بچا معنوی یک آیت
جن عشق کو کچھ پچھانتا ہے — معشوق ہی کیا سو جانتا ہے
معلوم ہوا کہ جیو تیرا — کرتا ہے پرت پتن میں پھیرا
معلوم ہوا کہ انکھ تیری — اٹھی ہے یک انکھ سو کھنیری
یک زلف جو او ہے اصل تیری — تجھ یک کو ہیی ہے پانوں بیڑی
جس دیکھ تو آپسے کیا بھول — اچھ آپ بھی ہسی مُہن سو مشغول
اب اسکو اول کیے تیوں بچار ک — محبوب تیرا تجھے مبارک
او کار ہے جاں تلک ہنر اشغال — یک باندھ پھتر تلاو میں ڈال
ہر قوم کی یک جُدی عبادت — درویش کو بیخودی عبادت
بن عشق او کون ہے زبردست — جو خاک کیے تیوں خودی کرے پست
گر عشق ہوا ہے کوت کردا — کیا شغل کی تجھ تری ہے پردا
گر عشق نہیں تو شغل ناچار — جاں عشق تہاں نہ شغل کو بار
تو جیوں کہ گگن او گو ٹیا کر — تو مشک سباس تیوں لا او چیکر
تو ناک لتا و لا او ناری — تو دھر ہے او جا بجا پھرا ری
تو جیوں کہ اگن او گھانس کے گھر — تو پاچ ہے بے بہا او پتھر
پس دو میں سنیتر ہوا ہے کم گم — تو جیوں کہ وضو ہے او تیمم

جب مجھ کو دیا تو کیا ان تو کن / تب ہار کند یا تو پھول چن چن

بیٹھا ہے جنے الس کے نیں تھار / تو ہار ہے اُس گلے سزاوار

پامال کیا ہے جن خود ھن مال / اُس گل نیں سہاد تو ھن مال

ہجری تو ہی کنیک برس تھے / بارا اُپر ایک سو برس تھے

تب سیس الس کیا ہے بالا / اِس جگ منیں تو قدرتی جیالا

نیں شعر تو بول جانتا تیں / تو نیت نیت پچھانتا تیں

مجھ کو نہ سفر سبق نہ صحبت / تو کی منے گئی تو عمر اکارت

مانس کوں ملے سفر سو مایا / پاوے انساں سفر سو پایا

ہوتا ہے کچیک سو سینچ نہ گھر سوں / تو آدمی آدمی سفر سوں

دیکھا ہے جنے سفر کے کچھ درد / سوسہا ہے سفر کے گرم اور سرد

تن کچھ کرے آپے نمایاں / ور نیں تو ہے جیوں کہ چارپایاں

کتب کو کس اب لگ گیا نیں / مخدوم سو کس شکل بھایا نیں

یک حرف مجھے نہ کن پڑھایا / والی جھاتا بہ خبر خبر آیا

جس بیت اپر پڑے نہ والی / لکھا نہ دے پس انگی کد الی

تا سب منیں کسی سبب سوں منظور / هزدور هو جا پڑے کہیں دور

والی ہے دلیں دولتاں کوں / والی ہے دکیل دولتاں کوں

صحبت تو نہیں کدھی کسی سوں / ہندی دکھنی نہ فارسی سوں

تھا باپ پیر امرید اس گھر
اُس گھر سو مجھے بھی بندگی ہے
مجلس میں عیرا تھی سدا کامل
جس بیچ جو پالک ہندوی ہے
میں سول کہوں بجا سوت
کارن جبروت ماہ کارن
میں نور کو جوت کر کیا ہوں
میں من جو کہوں اُسے تو دل جان
اور جیو کی جا پران نو لا
کر فکر اسی تا بس اوپر
اچھ کو تو چھوڑ ارت کو دیکھ
گر کوئی شکر اچھو دگر کو ر
نو لوگ کہاں نو گیان نو نگت
کوئی چھاچ منے شکر نہ بھاوے
جب لگ جو سکت نکو کا ہے
بولے تو او تھات توٹ جاتا
خاموش کو بولتے پرس ہے

اس گھر نے دیا ابس ابر
مجھ جیو میں جوت ہو لگی ہے
اس شہ کے کلام کی بہت چال
ست بید او اسی کی پیری ہے
سکشم تو اسے سمجھ تو ملکوت
لاہوت ابس حساب میں گن
جیو جو کو بجا تو میں سیا ہوں
اس دل کو لگی ہے شے عرفان
عرفان نبول گیان نو لا
ای بھائی بچانوں بھاس اوپر
ست بو پچپن نوبت کو دیکھ
بحری کراتال بس نو مذکور
نو بھید کہاں تو بے حقیقت
اور دو دکتیں نمک نہ لاوے
لاہل تو مقام موت کا ہے
کی بھابت بچار کچھ دکھاتا
کہتے تو ہیں کہ تو الہوس ہے

فرہنگِ من لگن

باب الالف +اد+ اول قدیم وازل اناد
آخر انت معنے الک زلف وگیسو ال
پیروی اکاس بگداز آگل روبرو ادھرم
ظلم وبی انصافی انت نہایت اوکل مشکل
آن لحہ اجت واجیت آفتاب
آئین خلاصہ ابوج بے بوج اپایا اُگایا
اننت بے نہایت انصاف گندکرہ
ایجنا اوکنازمین آکار آبادو تشبیہ اکہم آسمان وقنیز
ایچار خلقت انوقی نادر ارکن ستارہ
استری زن اَمت لامذہب الٰہی دکھن
اسنوت مدح آتی بیچ ودیو اکہت غامض و
جلاوطن وتشبیہ ادھورے ناقص آکاس
آسمان اپار بلاساحل اَمول بے قیمت
انجن سرمہ اگن آتش اچھر لفظ
آدرمان تعظیم وتوقیر آخوند مولا انبک

ات بسیار احرف حرف نفی بمعنی لا اپندت

لاعلم باب الباء برم خداتعالی برکن لباس

بچن سخن بھون زمین بُدھ عقل بناتی عرض

بنتی عرض بن عدل و ثواب و نصیب پُرس مرد برل

مرد باشان صف نقال بنت ردوبہ باسی بسیار

پنڈت عالم پانت کھانا ہاتاں دست

بیستاس نام حکیم بقراط نام حکیم باوک آتش

باج فدیہ و محصول بیال سانپ بس زہر بند

خشم بک زہر بہجن درد کننده پتواس پتی

برت انوت بھاو روشن پتی پتنگ و حسن یابی

مکتوب بھیت دیوار کہنہ پیچ تاخوری بونز

گوسفند بھیج بادو بندگی بیبری گرداگرد بھگت

اعتقاد پیتا پدر پریس خواہش پرمیس

خداتعالی بلیت منعکس بید پوتی پیران پوتی

پرمان سوگند پرکھت ظاہر بھان آفتاب

پیاپ تشنہ دیدار بھوک بہرہ بیچہ برق بیج

تجارت بھجنا موافقت کرنا بھارت پوتی پیران

جان بھوپ خاوند بھوک خورو خواب پلار
بھکیلنا روان کرنا پربت کوہ بیر دشمنی
بن باغ پون باد بہی گوسپند بیتوا اسر
برگ درختاں بوتہ شتر بچہ پرتھمی و پرتھی زمین
پرکاس بکھیرا کرنا پرد ببار پانچنا خواندن
بس اختیار بگس خوشتھا بھالس لغت
بھیت ملاقات بیراگ اداسی بھوسیلب
گوناگوں پیت محبت پریت محبت برہمند
جہان بنواس جنگل بٹاؤ مسافر بہمن فن و ہنر
پیچ بینج عنصری بین نام ساز پرم عشق بیت
تخت پایک پیادہ بن بغیر پرپچ بیگا نگا
بکھان تفصیل پر بیگانہ پاتک عذاب و ظلم و
برگ درخت پات التا تتک نہوزہ ترلوک
جن و انس و ملک تلملی بیقراری ترنگ موج و قوت
تمر تیرگی توک دست پارہ ترپھون زمین و
آسمان و خالی تمت تار و مال تانت پائمال
تریاک زہر مہرہ تارہ چراغ و کشتی تھان

جاے تماس ساعت تخصول جسم ناسوتی تہیر
قائم تالان تالاب تیرلئی تشخیص ترکتی
جہت سہ گوشہ آتش و دل و روح ترد سہ ترنا جوان
تلملک قلق و اضطراب باب الجیم جل آب
جل ترنگ موج جگ عالم جیون خلاصۂ جان
چندر مہتاب جناوی پیدا کری چمامہ نعلین
جہان جاے چور ریزہ چیت خیال چنت
فکر چوکھنڈ ربع مسکون چتر نقش چتارا
نقاش جونا ڈھونڈھنا چنچل چلبلا چک
چشم جبا پرستش چنار دہن و آفتاب جچمان
خداوند جاگرت ہوشیار چہچہانا بولیاں بولنا
جوت نور چھیچ بکھیڑا جاق چاک جالنا
جلانا چھایہ سایہ جگت پال حق تعالی جبھا
جتر کار نوازندہ چنین دیکھنا چین آرام
جاچ تنگ آوردن چک جف باب الدال
داتا بخاوند دھن دھنی خاوند دیل
تیزآب درسنی طالب دیدار درن آشینہ

درشت

درشٹ نظر دشٹ نظر دِیا چراغ دیا
مہر دبیر عطارد دوش بدنما و حرف دستور
وزیر دھرت زمین دھرتی زمین دانا
عقل دعز نان دُھن آواز دلیسی توڑی
دشٹ کوتمک کوتاہ نظر دند دشمن دمور
گاؤ داس باندی دسن دانت دکن دوخیدان
دھنک خیال دھگی تلخی دِک والی دائرہ
دف دھرم انصاف دھیر توقف دمکر
آفتاب دَد درندہ باب الراء راس تودہ
رتی ذرہ رین شب رتن جوہر رخن
طرف روپ جمال و نور رک نور کا گیت
خون روش غیرت روی آفتاب ر
بالو ریت چال رُچ خوبی رنگتا
رنگ گیرندہ باب السین ساگر تالاب سور
آفتاب سمندر دریا سمدر دریا سرپ
سانپ سیت سرک سیف ملک سکھر
چاتر سلچھن. اچھوتی سیوال گنجار

سپت هفت سرگ فلک سرنی برابری
شرن سجود سُدھ خبر و ہوش سوجھ دیدن
سیوت آخر سنپورن مملو سمند
سپ آپ سول ناسوت سوکشم ملکوت سمبد
گفتار سرور تالاب و عفت ست راستی
سراپ بددعا و کوسنا سیس سر سینہ
محبت سیوا پرستش سکن خوبی سیو
غلام سیک جلاد و مرید سالی سوالات
سکھمن یوتی سمور نادر و در و برد سغیات
سردی سیم سوت سم خلخال سماچار قصہ
سپنا خواب سینور بھرا ہوا سیہ سرپ مار سیاہ
سباس خوشبو سہس ہزار سمن گل
سجن محبوب سبیس و سبسی ماہتاب سیتبار
حکمت سا مانند سرب بھند سریر جسم
سدا کال ہمیشہ سنگا اوگنا سنجر حیلہ
سنک خرمہرہ سید دیوار اب الشاہین
ثنا ستر موتی شرنکھ زہر شاطر قاصد

باب القاف قلندری خیمہ چوب

کھنس گھٹ کچہ گرم آبی کپچن

عرفان کودال نادان گنکار منزہ

ستون بھدیکا فنا گرنگا کلول

شمشیر کوت حصدار کرب مینا کھنیر

آسمان کیل راہ کوکی نام شہر کاس نوت

بلیت کات بکری گرپال پرندہ ماہی گیر کیچ

کاک گندم کھتور در گیرندہ کچہ پستان کفتہ

کرتار اللہ تعالی کھم آسمان کھٹ دل گرنج

کیہاں جہان کسبت خاشاک کارن جبرو کور طعام

کون قصد کوالک غرور گبی تالاب کھیر

کوپ غصہ کاپا چہرہ و ظاہر جسم کال دشمن

گلاں پھولاں کیر طوطہ کس قوت کوت حصدار

گنام اجلاف گرا بھلا کجری چوک کیوان زحل

کواڑ دروازہ کھن بالاخانہ کمت باطن

فیں کوپیان سہیلیاں کان نام کشن کنٹک شہر

کنکال سبدی کلاں باب المیم لیبھا نا ذلیقہ کرنا لوبھا نا

تازگی لوانقی گزلتی. لیکہ قلم لچہ ولاج شرم باب المیم مچہ
ماہی منت مذہب منڈیکا بسابکا منشکل فیل تلکہ
سرداری ملک تاج میت ماتی زمین مانس آدمی
شراب مات سلوی کلان متیا مہر ماس گذشت منولی
اصلی بیتا نگن اگھانا مرہم مجھید مارگ راہ مرگ آہو
مرگ گنوار مایا بضاعت و باطن میگ بادل مہتر ابر
مین ماہی باب النون نت ثابت ماتی نردام کنارہ
نکسو ناتھہ خاوند نیت بسیار نردا قدونی نجن پاک
نیت راہ وراست نرلیپی دارو نکسا تنکنا لوا آواز ناد
آواز ندرا خواب نشٹ نقصان نزاد نرباز شد لپیر
نس شب ناماں عزت وآبرو نار زن نبکی خوب
نایک سوار وعہد نانی متوالی نر حرف نفی نرانت
لانہایت نردھن بے آواز نروپ بے صورت نرادھار
بے آدھار نرملہ صاف نراکار منزہ باب الہا ہیچہ
دیوانہ ہیہ دل ہیچول ہمہ ہت ماتھ ہست
ماتی تمام شد فرہنگ من لگن م م م

صحت نامہ منطق الطیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	واحدانیت	وحدانیت	۸	۱۵	اسادیں	اسادیں
۴	۱۷	نورزاغ	نورباغ	ایضاً	۱۶	آہنین	آتشین
۵	۵	نزدیک	غنچۂ زیب	۹	۲	ہوئے	ہوآئے
ایضاً	۹	ناؤ باوے	ناؤ باوے	ایضاً	۵	پرینیں	پربت میں
ایضاً	۱۱	اسے	اسے	ایضاً	۱۰	سہیگا	رکھیگا
ایضاً	۱۷	ابرنا	مارنا	۱۰	۱	تجھکویں	تجھکوں
۶	۳	لس	ایس	ایضاً	۴	خطاب باد را لجبل ج	خطاب با بلبل
ایضاً	۷	دہ	وہ	ایضاً	۱۳	صدرۃ طوبی	سدرۃ طوبی
ایضاً	۱۳	شہع شمع	شرع و شمع	ایضاً	۱۴	اسرار	اسرار
۷	۱	نہاں	نہاں	ایضاً	۱۶	خطاب بابئیر	خطاب باتبیں
ایضاً	۵	ہرتی	ہرنی	۱۴	۳	بیک	پیک
ایضاً	۷	جسرج	چرخ	۱۴	۱	معا	معما
ایضاً	۹	سرست	حرمت	ایضاً	۱۱	جب گھڑی	جس گھڑی
۸	۱۴	سعود	مسعود	ایضاً	۱۵	حاؤں	جاؤں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٦	٥	گیا	کیا
١٩	٦	مرو	فرو
ایضاً	٧	ثرت	ثروت
٢٠	٣	جواب بعد ازاں	جواب وقتی بعد ازاں
٢١	١	نہ	نیر
٢٢	١	شرمندہ ہستی	شرمندہ ہی ہستی
٢٣	١	ایک شاگرد تھا	ایک تھا شاگرد کہیں
ایضاً	٨	سیچہ اسکے لاستوں کئی الجے عم کے بہار	صاحب جمال سیرت اسکے لاستوں عم کے بہار
٢٤	٣	اوی کہو	او کہو
٢٥	٣	کی اسباب سوں	کے اسباب سوں
٢٦	٢	لوہو کا ڈلا	لوہو کا ڈلا
ایضاً	٣	انگوتھی	انگوٹھی
ایضاً	١٣	پادتانک	پاؤتانک
٢٧	٨	بین	ہیں
٢٨	٣	نام سوں	ناؤسوں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	١١	میری	تیری
٢٩	١٣	جب بھٹکتا	چپ بھٹکتا
٣١	١١	گھٹا ہی	گھٹتا ہی
٣٣	١٣	دریا جواب نے	دریا جواب
ایضاً	ایضاً	اصطراب	اضطراب
ایضاً	١٣	نین ہی	نین ہوں
٣٣	٦	صعود	صعوہ
٣٤	١٤	پیر	پیر
ایضاً	٨	سُف	یوسف
ایضاً	١٠	اکھے	آگے
٣٥	١١	ڈال ہوں	ڈالتا ہی
ایضاً	ایضاً	کرتا ہوں	کرتا ہی
٣٦	١٢	شاہ جہاں	اوبادشاہ
٣٧	٦	کس بات	کس بات
ایضاً	١٦	پہنچا	پنچھیاں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳	۱۱	گھر گھر	گھر گھتے	۷	۱۳	ہرکسیکا	ہرکسکا
۴۴	۱	زہدمیں	زہدمیں ہوں	۷۱	۵	یاکہ یہہ کچھ	یاکہ یہہ
۴۶	۱۲	تارہاں کا لگے	تارہاں کھچے لگے	ایضاً	۱۷	اُن	اَن
ایضاً	ایضاً	ہرتازہ	پھر تازہ	ایضاً	ایضاً	خلق	حلق
۵۰	۸	زاہدا	زاہدال	۷۴	۸	کب بکت	کیا بکت
۵۱	۹	بادشاہ کیا کامراں	کیا بادشاہ کامراں	۷۵	۱۳	زور آور اتیرا	زور آور تیرا
۵۲	۷	بیخود بے جوش	بیخود وہ بے ہوش	۷۶	۱	تیہی	بچھتے
۵۳	۳	مستی کا	ہستی کا	۷۷	۷	قارن و گرد	فرعون
۵۴	۷	دونج	دوزخ	ایضاً	۹	قاروں	فرعون
۵۸	۱۰	شیخ اور حق کے	شیخ کے اور حق کے	۸۰	۱	السمان	ای سبحان
۶۱	۸	حک سوں لھو	حک سوں تھی لہو	ایضاً	۲	شیداہر	شیدا ہوا
۶۳	۶	اس وضا	اس وضع	ایضاً	۱۰	حول	ہول
ایضاً	۱۰	تاج افسری	تاج سری	ایضاً	۱۵	بھوکیاں یو	بھوکیاں کو یو
۶۴	۱۲	پیچھیاں نیڑے ہاک	پیچھیانے ہاک	۸۱	۱۱	نبیت	بیت
۶۶	۸	نظ	نظر	۸۴	۵	و دور	و درد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩٣	١	سکر	شکر
ایضاً	١٧	متہرپن	ہرپن
٨٦	١٤	رانا	راناں
٨٨	٣	پنچھی	پہنچے
ایضاً	١١	لوں	یو
٨٩	١٣	رنجیت	نجیت
٩١	١	عب عمر	عمر سب
٩٢	١١	لمتے	لئی
٩٣	٩	پیے	نبی
٩٧	١٢	تن بدل	تن بدن
ایضاً	١٦	تو دیرماں	تو نادرماں
٩٨	١٦	معنی جو بی	معنی کی جو بی
٩٩	١٣	بیش فراسبت	ہوش و فراسبت
١٠٢	٣	بیش نیی	بیش نیش
ایضاً	١٣	اے سرا	یہ سرا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٠٣	١٢	رنگ وروے	رنگ روے
١٠٥	٣	شیخ کے جی	شیخ کے جیو
ایضاً	٧	خوش	خوشی
١٠٦	٦	لکاں	لکڑیاں
١٠٨	١٥	ررررر	زیر و زبر
١٠٩	١١	حم	خم
١١٠	١١	دلمیں	دل میں
ایضاً	١٦	وسواس کا	وسواس سکا
١١١	٣	شاکنے کبو جائیگا دہلیز سوں	شاکے کبوں جایگا دہلیز کروں
١٢٤	٧	روگار	روزگار
١٢٩	٣	اوفوا بالعقود	اوفوا بالعقود
١٣٠	٦	جوتمیں	جو تمیں
١٣٠	١٣	نیں اس	نیں ہے اس
١٣٣	٣	جنک	جلک

صحت نامہ منطق الطیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۲	۲	بب	جب
۱۵۵	۱۶	خاک آہ	خاک راہ
۱۷۱	۱۵	از قضد	از قضا
۱۷۴	۱۲	چل کر	جل کر
۱۷۷	۱۴	من	ثمن
ایضاً	۱۵	مجھ	سمجھ

صحت نامہ من لگن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۵	گودان	گودال
۶	۱۱	گہسر	گہر
۸	۸	سعود	مسعود
۱۰	۹	آدم نہ	آدم نے
۱۱	۷	رلت	رات
ایضاً	۱۱	سوٗ	سو
۱۴	۶	اس بہاتت	اس بہانت
۱۸	۱۲	گرپیاہی	گرپیارہی
۲۳	۳	نوری	نوری
۲۳	۱۰	دو جگہ گینا	دو جگہ گینا

صحت نامہ من لگن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۳	جفتہ	جغتہ
۳۷	۹	پربت کا	پربتی کا
۴۲	۷	دروو بن	دربدین
۵۰	۷	ررول	مرسوں
ایضاً	۹	تداسوں	تدسوں
۵۸	۴	سیری بجی عمر	میری بجی تو عمر
۶۰	۱	شدیل اور کت	شدید تجہ اورت
۶۱	۱۰	پاپی	پانی
۶۳	۱۴	نظم	معظم
۶۴	۳	آئی ہت	آئی ہی ست
۶۵	۷	بے دو شہت	بادشہت
۶۶	۲	کشن	کشتی
۶۷	۶	احمدی	احدی
۶۸	۱	نہ ہوسکے	ہوسکے
۷۱	۱۴	کدبانو	کدبانو
۷۴	۹	عنبر کو	عنبر کوہ
۷۷	۴	وفو	ودو

صحت نامہ من لگن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۹	۱۳	نہ کوس کہے	گر کوئی کہے
۹۰	۸	گیا گھر	گیان گھر
ایضاً	۱۰	یک نخواہی	یک نوا نوا ہی
۹۲	۱۲	اس جو	یک جو
۹۴	۱۱	بھی	یہی
ایضاً	۱۲	[illegible]	بہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نبولنے کی
۱۰۶	۱۴	میر ہی	سنیتر با ہی
ایضاً	۱۶	میں راہنما	بان راہ نما
۱۱۳	۵	نید	پنڈ
۱۱۸	۱۵	مدس	تن
۱۳۱	۸	کوکپت کو	کوکیت کو
۱۲۹	۹	اس سر	اس سوب
۱۳۴	۸	لبا نیم دے	کیا نیش دے
۱۴۱	۱	اس دو کونہ دو	نہ یعنے دو
ایضاً	۵	متہماجان	مہاجان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۶	۳	نوخر	نوخیز
ایضاً	۵	گرکوی ہے	گرکوئی کہے جو
ایضاً	ایضاً	ایضاً	سنیسار باج
ایضاً	۱۲	دوجود	موجود
۱۴۷	۱۲	کبوں رے	کبوں پڑے رنگ
۱۴۹	۱	بومرد	اومرد
ایضاً	۴	پھول پہ کے	پھول پہ پھل گے
ایضاً	۱۶	حدنق	خورنق
۱۵۱	۹	کی صفت	کی سب صفت
۱۵۲	۲	سوبل	سوربل
۱۵۴	۱۵	نہ بوتے ہی	بنوتی ہی

فقط